

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ائمہ صحاح ستہ اور دوسرے جلیل القدر
ائمہ حدیث کے فقہی مذاہب کا تذکرہ

مذاہب المحدثین

طاہرہ

مؤلف

مُعَظَّم اُمِّ اَبْنِ اَسَدِی

مکتبہ زاویہ لاہور

ائمہ صحاح ربشہ اور دوسرے جلیل القدر ائمہ حدیث کے فقہی مذاہب کا تذکرہ

مذاہب المحدثین

حسب الحكم

پیر طریقت علامہ پیر سید
اسد اللہ شاہ غالب
سجادہ نشین چورہ شریف

مؤلف

مفت محمد عظیم رضا سی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب مذاہب ائمہ شیعہ
 مؤلف محمد معظم رشید اسدی
 کمپوزنگ محمد جمیل 0300-4979605
 زیر اہتمام مکتبہ زادویہ 10 مرکز الاونٹین دربار مارکیٹ لاہور

7117152

اشاعت مئی 2008ء رجب الثانی 1429ھ

قیمت 80 روپے

..... ملنے کے پتے

- آستانہ عالیہ چور و شریف
- مکتبہ زادویہ دربار مارکیٹ لاہور
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز سٹیج بخش روڈ لاہور
- قرینہ بک سٹائل اردو بازار لاہور
- شبیر برادر اردو بازار لاہور
- مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ مجاہدین سٹیج بخش روڈ لاہور
- منہاج القرآن پبلیکیشنز اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات
9	○ اقتباس
10	○ انصاف و عدل
11	○ غرض و مقصد
14	○ مجتہد
23	○ مذاہب
31	○ امام محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ عنہ
35	○ امام طحاوی رضی اللہ عنہ
41	○ امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ
52	○ امام مسلم بن الحجاج القشیری رضی اللہ عنہ
55	○ امام محمد بن یحییٰ ترمذی رضی اللہ عنہ
57	○ امام ابو داؤد ظہری رضی اللہ عنہ
61	○ امام نسائی شافعی رضی اللہ عنہ
65	○ امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ
66	○ امام دارقطنی شافعی رضی اللہ عنہ
69	○ امام بیہقی شافعی رضی اللہ عنہ
73	○ امام ابو عوانہ شافعی رضی اللہ عنہ
77	○ امام ابن خزیمرہ شافعی رضی اللہ عنہ
78	○ امام بیہقی ابن سعید القسطلانی رضی اللہ عنہ
81	○ امام وکیع بن الجراح رضی اللہ عنہ

84	○ امام احمد ثین عبد اللہ بن المبارک حنفی رحمۃ اللہ علیہ
88	○ امام مکی بن ابراہیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ
89	○ علامہ ابن تیمیہ حنبلی
92	○ سیدنا امام عبد القادر جیلانی حنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
98	○ امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ
100	○ امام ابن جزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ
102	○ امام ابن عبد البر مالکی رحمۃ اللہ علیہ
104	○ امام ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ
105	○ امام ابن جوزی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ
107	○ امام ابن الصلاح شافعی رحمۃ اللہ علیہ
108	○ امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
109	○ امام احمد ثین قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ
110	○ امام طبرانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
111	○ امام خطیب بغدادی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
112	○ امام ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ
113	○ امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
114	○ امام ابو بکر الخلال حنبلی رحمۃ اللہ علیہ
115	○ امام ابن کثیر حنبلی رحمۃ اللہ علیہ
116	○ امام بغوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
118	○ امام سمعانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
119	○ امام شرف الدین دسماطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
120	○ امام ابو الفضل المقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

121	○ امام ابن العربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ
122	○ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ
131	○ نواب صدیق حسن بھوپالی کی کتاب التاج المکمل اور احوال سے مقلدین ائمہ عظام اور محدثین کے متعلق مزید حوالے
131	○ امام بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ
131	○ امام عبد العزیز الدارکی شافعی
131	○ امام ابو القاسم قشیری شافعی المتوفی ۳۶۵ھ
132	○ امام ابن عبد الحکیم المتوفی ۳۱۳ھ مالکی
132	○ امام الباجی مالکی المتوفی ۴۷۳ھ
132	○ امام ربیع شافعی المتوفی
132	○ امام ابن مطلق شافعی المتوفی
132	○ امام قاسم بن قطلوبغا حنفی المتوفی
132	○ امام زرقانی مالکی
132	○ امام البیہقی شافعی
133	○ امام تلمسانی مالکی
133	○ امام رضی الدین صفائی حنفی
133	○ امام نسفی حنفی
133	○ امام زکریا شافعی
133	○ امام بزدوی حنفی
133	○ امام حرملة الزبیلی المصری الشافعی
133	○ امام علی بن الشافعی
134	○ امام ابو الفرج الحرانی المتوفی ۵۹۶ھ حنبلی

134	○ امام آغا میرزا شافعی التوفی ۱۵۰۳ھ
134	○ امام ابن فضل اللہی مالکی
134	○ امام غلیبی شافعی التوفی ۱۲۹۲ھ
134	○ امام محمد بن نصر المذنبی الشافعی التوفی ۱۲۹۵ھ
134	○ امام قتال شافعی
134	○ امام قطعی شافعی
135	○ امام ابن زکی الدین دمشقی شافعی التوفی ۵۹۸ھ
135	○ امام سرحدی حنفی التوفی ۴۳۸ھ
135	○ امام مرغینانی حنفی التوفی ۵۹۳ھ
135	○ امام غزالی شافعی التوفی ۵۰۵ھ
135	○ امام بیضاوی الشافعی التوفی ۶۸۵ھ
135	○ امام مازری مالکی التوفی ۵۳۶ھ
135	○ الامام ابن الدیمی شافعی التوفی ۶۳۷ھ
136	○ امام ابن حجر عسقلانی شافعی التوفی ۸۵۲ھ
136	○ امام محمد بن العلاء البخاری حنفی
136	○ امام زین الدین حنبلی
137	○ امام ابو حفص کبیر حنفی رحمۃ اللہ علیہ
138	○ امام ابو بکر حصص حنفی رحمۃ اللہ علیہ
139	○ امام حاکم شافعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ
140	○ حافظ الحدیث امام زہبی شافعی کی کتاب تذکرۃ الحفاظ سے مزید
140	○ محمد شین کے مذاہب کا بیان
140	○ امام عبد اللہ بن ابی داؤد حنبلی

140	○ فقیہ مصر احمد بن سلیمان زہری شافعی
140	○ حافظ الحدیث ابو بکر ابن الحداد شافعی
140	○ امام غلی بن حسین بن جندیہ رازی التوفی ۲۹۱ھ
140	○ امام غلال بغدادی حنبلی التوفی ۳۱۱ھ
141	○ امام ابن مرتب شافعی التوفی ۳۰۶ھ
141	○ امام ابن الجباب قرطبی مالکی التوفی ۳۲۲ھ
141	○ امام ابن زیاد نیشاپوری التوفی ۳۲۳ھ
141	○ امام ابو العرب مغربی مالکی التوفی ۳۳۳ھ
142	○ امام سجاد حنبلی بغدادی التوفی ۳۲۸ھ
142	○ امام وھب بن مسرہ مالکی التوفی ۳۲۶ھ
142	○ امام ابو النضر طوسی التوفی ۳۲۳ھ
142	○ امام ابو الولید قزوینی نیشاپوری التوفی ۳۲۳ھ
143	○ ابن الحداد کنانی مصری التوفی ۳۳۳ھ
143	○ امام اسماعیلی جرجانی شافعی التوفی ۳۷۱ھ
143	○ امام قاضی ابو زرعہ رازی شافعی التوفی ۴۲۳ھ
143	○ امام ابن السقاء السمرقانی شافعی التوفی ۳۷۲ھ
143	○ امام اصیلی اندلس مالکی التوفی ۳۹۲ھ
144	○ امام نقاش صہبانی حنبلی التوفی ۳۱۳ھ
144	○ امام برقانی شافعی التوفی ۴۲۵ھ
144	○ امام محمد بن ناصر حنبلی التوفی ۵۵۰ھ
145	○ غیر مقلدین کے امام نواب صدیقی بھوپالی کی کتاب ایجد العلام سے محدثین کا فقہی مذاہب کا بیان

انتساب

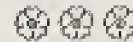
میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو اپنے مرشد کامل، رہبر شریعت و طریقت عالم
باعمل، نائب مجدد الف ثانی الشاہ سیدنا مختار الحسن شاہ نقشبندی مجددی چودا ہی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ ہے کس پناہ میں پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاک پائے نقشبند
محمد معظم رشید اسدی



145	امام جصاص حنفی المتوفی ۳۷۰ھ	○
145	امام فخر الاسلام ہزدوی المتوفی ۳۸۲ھ	○
145	امام شاشی المتوفی ۳۳۶ھ	○
145	امام سراج الدین ابوالکنا المتوفی ۶۸۲ھ	○
145	امام یافعی شافعی المتوفی ۶۷۷ھ	○
146	محدث عماد الدین الکاتب المتوفی ۵۹۷ھ	○
146	امام بدر الدین عینی حنفی المتوفی ۸۵۵ھ	○
146	امام سمعانی شافعی المتوفی ۵۶۲ھ	○
146	امام سیوط ابن الجوزی حنفی المتوفی ۷۵۳ھ	○
146	ابوالفرج ابن الجوزی حنبلی المتوفی ۵۱۳ھ	○
146	حافظ ابن کثیر شافعی المتوفی	○
146	امام میری شافعی المتوفی ۸۰۸ھ	○
146	امام ابن رجب حنبلی	○
146	امام سراج الدین بلقینی شافعی	○
147	محمد بن عبداللہ بن مالک الطائی الشافعی	○
147	عثمان بن عمر بن ابوبکر بن یونس مالکی	○
147	امام قطب الدین شیرازی شافعی	○
147	امام شریف جرجانی حنفی	○
147	امام قاضی عسک الدین الانبکی شافعی	○



اظہار تشکر

میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کی بزرگوار میں مجدد و شکارا کرتا ہوں جس نے اپنے حبیب پاک امام الانبیاء رحمۃ اللعالمین سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدیق سے مجھے توفیق بخشی۔ اس کے بعد میں الحدیث اکبر، المصنف الضمیر، یقینہ اسلاف استاذ العلماء علامہ محمد عبدالعظیم شرف قادری مدظلہ العالی کا ہے جنہوں نے مختلف مواقع پر میری رہنمائی فرمائی۔ استاذ العلامہ والخطباء علامہ علی احمد سندیلوی صاحب جامعہ اظہار مہاروضویہ لاہور کا شکر کہ انہوں نے اپنے وسیع کتب خانہ سے نادر اور نایاب حوالہ جاتی کتب دیکھنے کا شرف بخشا۔

آخر میں والد محترم حضرت علامہ منیر احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جنہوں نے ہوں گا جو کہ ہے ہکا ہے میری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ (قبلہ والد محترم اب اس وارثی سے کوئی فرما چکے ہیں)

محمد معظم رشید اسدی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

ان الحمد للک یا اللہ والصلوة والسلام علیک یا سیدی
یا رسول اللہ ﷺ

آج سے کچھ عرصہ پہلے میں فقیر اعظم مولانا ابویوسف محمد شریف محدث کوٹلوی کی کتاب فقہ الفقہ کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس کتاب میں محدثین کے فقہی مذاہب کا تذکرہ بھی نظر سے گذرا۔ امام بخاری اور امام نسائی کے متعلق لکھا ہوا تھا کہ یہ حضرات محدثین امام شافعی کے مقلد تھے۔ اس طرح ولی میں یہ شوق پیدا ہوا کہ تحقیق کی جائے کہ محدثین عظام کے فقہی مذاہب کیا تھے۔ اسی اثنا میں چند غیر مقلد علماء کی تحریریں نظر سے گذریں جن میں برے شہود کے ساتھ یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ تمام ائمہ محدثین مثل امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، دارقطنی، بیہقی و طحاوی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ غیر مقلد تھے۔ اس کے علاوہ غیر مقلدین اپنی تقریروں میں بھی ان حضرات محدثین کو اپنا ہم مذہب یعنی غیر مقلد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ اس سے بھی مزید شوق پیدا ہوا کہ تحقیق کی جائے کہ ان جلیل القدر محدثین عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ ان جمیع کے فقہی مذاہب کیا تھے۔ یعنی یہ حضرات ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، اور امام شافعی میں سے کس کے مقلد تھے یا کسی کی طرف مائل تھے۔ دوران مطالعہ میں نے دیکھا کہ بعض علمائے ائمہ محدثین مثل امام بخاری گوشائے المذہب لکھا ہے اور بعض علمائے انہیں محدثین کو مجتہد بھی لکھا ہے تو اس بات میں تطبیق کیسے ہو۔ اسی اثنا میں محدث ہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب الانصاف پڑھنے کا موقع ملا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ امام بخاری مجتہد تھے مگر مجتہد مستقل نہ

تھے۔ آپ منتسب الی الشافعی تھے۔ یعنی آپ مقلد شخص نہ تھے بلکہ مجتہد منتسب کی صورت میں امام شافعی کے مقلد تھے۔ چونکہ مجتہد مطلق منتسب بھی اپنے امام مجتہد مطلق مستقل کے تابع ہوتا ہے اور اصول اجتہاد اور قواعد میں اس کی تقلید کرتا ہے۔ اس لحاظ سے امام بخاری شافعی المذہب تھے۔ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ کتاب کے شروع میں سب سے پہلے مجتہد اور اس کی اقسام پر بحث کی جائے کیونکہ غیر مقلدین حضرات اکثر لفظ مجتہد سے عوام کو دھوکے میں رکھ کر ائمہ عظام کو غیر مقلد ثابت کرنے کے کوشش کرتے ہیں۔ جس کسی محدث کے نام سے پہلے لفظ مجتہد پڑھ لیا تو فوراً اسے غیر مقلدین کے زمرے میں شامل کرنے کی سعی نامشکور کرتے ہیں۔ اس لیے مناسب سمجھا کہ بتایا جائے کہ اگر کسی کے نام سے پہلے ائمہ عظام نے لفظ مجتہد لکھا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ وہ کسی قسم کے مجتہد ہیں۔ مجتہد مطلق مستقل ہیں یا مجتہد مطلق منتسب، مجتہد فی المذہب ہیں یا مجتہد فی المسائل وغیرہ۔ اس کے بعد جس قسم کا وہ مجتہد ہوگا وہی حکم اس کے لیے ہوگا۔ مجتہد مطلق مستقل کسی کی تقلید نہیں کرتا نہ اصول میں نہ فروع میں۔ اور باقی مجتہدین اپنے مربے کے لحاظ سے مجتہد مطلق مستقل کی تقلید کرتے ہیں۔ اس کے لیے دیکھئے باب مجتہد۔

اس کے علاوہ میں نے مناسب سمجھا کہ لفظ مذہب کے متعلق بھی لکھا جائے کیونکہ غیر مقلدین اس لفظ سے بھی اکثر عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔

ہم اہل سنت و جماعت مذاہب اربعہ کو حق مانتے ہیں۔ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی سب اہل السنۃ ہیں۔

غیر مقلدین حضرات مذہب حنفی، مذہب شافعی یا مذہب حنبلی وغیرہ کے الفاظ سے چڑتے ہیں۔ اور اکثر اپنی تقریروں اور تحریروں میں کہتے ہیں کہ یہ دین میں تحریب کاری ہے۔ چاروں مذاہب دین میں تفرقہ بازی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ غیر مقلدین اکثر لفظ مذہب کو دین بنا کر لوگوں کو فریب دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ لفظ مذہب کا

مطلب دین ہی ہو۔ اس کیلئے دیکھئے لفظ مذہب کی تحقیق۔ ہمارے نزدیک مذہب سے مراد راستہ، طریقہ، رائے یا مسلک کے بھی ہوتے ہیں۔ یعنی مذہب حنفی سے مراد وہ راستہ، طریقہ یا رائے یا مسلک جو سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ نے قرآن و سنت سے اخذ کر کے بتایا۔ اسی طرح مذہب شافعی سے مراد وہ طریقہ، رائے، راستہ یا مسلک جو سیدنا امام شافعیؒ نے بتایا (صرف فروعی جزئیات ہی) مگر حیرت ہوتی ہے غیر مقلدین پر جو عوام کو گمراہ کرنے کے لیے مذہب حنفی یا مذہب شافعی کو ایک علیحدہ دین کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ نفوذ بانہ من ذلک۔ حالانکہ دین تو صرف ایک ہی دین اسلام ہے جو سب کا دین ہے اور یہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

بے شک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

اس تمام جدوجہد اور تحقیق میں میرے والد محترم علامہ منیر احمد نقشبندی سیالکوٹی اور میرے برادر اکبر صاحب بابر حمید پوری صاحب نے میری بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔ قبلہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ اب اس دنیا سے رخصت فرما چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین



مجتہد

مجتہد کے لغوی معنی یوں بتائے گئے ہیں۔

جدہ جہد کرنے والا، درست راستہ نکالنے والا، اجتہاد کرنے والا، کتاب و سنت سے دینی مسائل نکالنے والا۔ شاد ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب انصاف میں مجتہد مطلق کے متعلق اس طرح لکھتے ہیں۔

المجتہد المطلق من جمیع خمسة من العلوم ... ما يتعلق بالاحکام وخاصة وعامة ومجملہ ومبہتہ وناسخہ ومنسوخہ ومتواتر السہ وغیرہا والمتصل والمرسل وحال الروافق قوة وضعفاً لسان العرب لغة ونحواً وقبول العلماء من الصحابة ومن بعدهم اجماعاً واختلافاً والقباس بالواقعہ.

ماننا چاہتے کہ مجتہد مطلق وہ ہے جو پانچ علوم کا حاوی ہو۔۔۔۔۔ قرآن اور حدیث متعلق باحکام کو اور ان کی ناسخ و عام اور مجمل اور مبین اور ناسخ و منسوخ کو پہنچانے۔ دوم حدیث کی متواتر اور غیر متواتر اور متصل اور مرسل اور راویوں کی قوت اور ضعف کا حال جانتا ہو۔ سوم عربی زبان کو لغت اور نحو کی راہ سے واقف ہو۔ چہارم اقوال علمائے صحابہ اور تابعین کو رجوع اور اختلاف کے لحاظ سے جانتا ہو۔ پنجم قیاس کی سب قسموں سے آگاہ ہو۔

(الانصاف مع ترجمہ و صاف ص ۷۱)

علامہ احمد یار نعیمی محدث گجراتی نے مجتہد کی تعریف اس طرح کی ہے "مكلف منان و طرح کے ہوتے ہیں ایک مجتہد اور دوسرے غیر مجتہد۔ مجتہد وہ ہے جس میں اس قدر عقلی قابلیت اور لیاقت ہو کہ قرآنی اشارات اور رموز کو سمجھے اور کلام کے مقصد کو پہچان سکے۔ ناسخ و منسوخ کا پورا علم رکھتا ہو۔ علم صرف محمود بلاغت وغیرہ میں اس کو پوری مہارت

ہو۔ احکام کی تمام آیتوں اور احادیث پر اس کی نظر ہو۔ اس کے علاوہ خوش فہم ہو۔

(جہان الحق ص ۱۵۱)

شاد ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الانصاف میں جو مجتہد کی تعریف بیان کی ہے بالکل اسی طرح غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بدایونی نے شاہ صاحب کے حوالے سے اپنی کتاب الخط فی ذکر صحاح السدس ص ۹۷ کے حاشیہ پر تحریر کیا ہے۔ علامہ شاہ علیہ الرحمۃ نے طبقات الفقہاء کی بحث میں مجتہدین کے چھ طبقات کا ذکر کیا ہے۔ وہ چھ طبقات مندرجہ ذیل ہیں۔

مجتہد فی الشرع

وہ حضرات جنہوں نے اجتہاد کرنے کے قواعد اور اصول بنائے جیسے امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین۔

مجتہد فی المذہب

وہ حضرات جو مجتہد فی الشرع کے بنائے ہوئے قواعد کی تقلید کرتے ہیں مگر ان اصول اور قوانین سے مسائل شرعیہ فرعیہ خود استنباط کرتے ہیں۔ جیسے امام محمد بن حسن، امام ابو یوسف، امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین کہ یہ قواعد اور اصول میں تو امام ابو حنیفہ کے مقلدین اور مسائل میں خود مجتہد ہیں۔

مجتہد فی المسائل

وہ حضرات جو قواعد اور مسائل فرعیہ دونوں میں مقلد ہوں مگر وہ مسائل جن میں ائمہ کی تصریح نہیں ملتی ان کو قرآن و سنت وغیرہ دلائل سے نکال سکتے ہیں جیسے امام طحاوی۔

اصحاب ترجیح

وہ حضرات ہیں جو اجتہاد تو بالکل نہیں کر سکتے مگر امام میں سے کسی کے محل قول کی تفصیل فرما سکتے ہیں جیسے امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔

اصحاب ترجیح

وہ حضرات ہیں جو امام کی چند روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں۔ یعنی اگر کسی مسئلہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو اقوال روایت میں آئیں تو ان میں سے کسی کو ترجیح دے یہ وہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہو تو کسی کے قول کو ترجیح دے سکتے ہیں کہ ہذا اولیٰ یا ہذا اصح وغیرہ۔ جیسے امام قدوری اور صاحب ہدایہ

اصحاب تمیز

یہ وہ حضرات ہیں جو ظاہر روایت یا ظاہر مذہب اور روایات ناوردہ اسی طرح قول ضعیف اور قوی میں فرق کر سکتے ہیں اور صحیح روایت اور معتبر قول کو لے سکتے ہیں۔ جیسے صاحب کنز اور صاحب درمختار۔

ان تمام درجات میں سے مجتہد فی الشرع کسی کی تقلید نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اصول و قوانین اجتہاد خود مرتب کرتا ہے۔ باقی تمام مجتہدین حضرات اپنے مجتہد فی الشرع کی تقلید کرتے ہیں۔

امام احمد شہنشاہی فی الحمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الاضاف اور اپنی دوسری کتاب العقد الجدید میں بھی مجتہدین کی اقسام بیان کی ہیں۔ چنانچہ شاہ صاحب اپنی کتاب العقد الجدید فی احکام الاجتہاد و التقليد میں مجتہد کی چار اقسام بیان کی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

وقد صرح الرافعی والنووی وغيرهما عن لایحصى كثرة ان المجتهدا المطلق الذی مرتفسیره على قسمین مستفل ومنتسب و یظهر

من كلامهم ان المستقل یمتاز عن غیره بثلاث خصال احداها التصرف فی الاصول الثانی علیہا بناء مجتہداتہ وثانیہا تتبع الایات والاحادیث والآثار لمعرفة احکام الثانی سبق بالجواب فیہا واختیار بعض الادلة المتعارضة علی بعض و بیان التراجع من محتملاتہ والتنبی لماخذ الاحکام من تلك الادلة والثانی نری واللہ اعلم ان ذالک ثلثا علم الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ والثالث الکلام فی المسائل الثانی لم یسبق بالجواب فیہا اخذ من تلك الادلة والمنتسب من سلم اصول شیخہ واستعان بکلامہ کثیرا فی تتبع الادلة والتنبی لماخذ وهو مع ذلك مستیقن بالاحکام من قبل ادلتها فادیر علی استنباط المسائل منها قل ذلک منه او کثر وانما یشرط الامور المذکورة فی المجتهد المطلق واما الذی هو ذونہ فهو مجتہد فی المذهب وهو مستقل لامامہ فیما ظهر فیہ نصد لیکنه یعرف قواعد امامہ وما ینبئ علیہ مذہبہ فاذا وقعت خادئة لم یعرف لامامہ فیہا نصا اجتہاد فیہا علی مذہبہ وعرضها من اقوالہ وعلی منوالہ وذونہ فی المرتبة مجتہد الغیا وهو المتبصر فی مذهب امامہ المتتمکن من ترجیح قول علی آخر ووجہ من وجوه الاصحاب علی آخر واللہ تعالیٰ اعلم

امام رافعی اور امام نووی وغیرہ نے صراحتاً بیان کیا ہے کہ مجتہد مطلق (جس کی تقلید گزر چکی) کی دو قسمیں ہیں۔ مستقل اور منسب اور ان علماء کے کلام سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مجتہد مستقل دوسرے مجتہدوں سے تین باتوں میں ممتاز ہوتا ہے (۱) اصول میں تصرف کرنا جن پر اس کے اجتہادی مسائل کی بنیاد ہے (۲) جن احکام کا پہلے جواب ہو چکا ہے ان کو معنوم کرنے کیلئے آیات و احادیث اور آثار کی تلاش و جستجو کرنا، متعارض دلائل میں سے کسی ایک کو اختیار کر کے اس کے راجح معانی کو بیان کرنا اور ان دلائل سے ماخذ احکام پر

منتہب ہونا واللہ اعلم جہاں تک ہمارا گمان ہے، یہ بات امام شافعی کے علم کی دو تہائی ہے (۳) اور ان دلائل سے ان مسائل میں کام کرنا جن کا جواب نہیں ہوا ہے۔ اور مجتہد منتسب وہ ہے جو اپنے شیخ کے اصول کو برقرار رکھ کر اکثر و بیشتر دلائل کی تلاش اور ماخذ پر منتہب حاصل کرنے کے لیے اس کے کلام سے مدد لے، اور اس کے باوجود وہ ان دلائل سے احکام فقہی پر یقین رکھتا ہو اور یہ کہ ان دلائل سے مسائل کے استنباط پر قدرت حاصل ہو کم یا زیادہ مسائل اور امور مذکورہ بالا صرف مجتہد مطلق میں شرط ہیں۔ اور جو مجتہد منتسب سے کم ہو مجتہد فی المذہب ہے۔ یہ جن مسائل میں امام کی رائے صراحتاً مذکور ہو اس میں اپنے امام کی تقلید کرتا ہے لیکن امام کے قواعد اور اس کے مذہب کی بنیاد سے بخوبی واقف ہوتا ہے چنانچہ جب ایسا کوئی واقعہ نہیں آئے جس میں امام کی صریح رائے موجود نہیں ہوتی تو یہ مجتہد امام کے اقوال سے اسی کے طریقہ پر اجتہاد کر کے مسئلہ کا استنباط کر لیتا ہے۔ اور مجتہد فی المذہب سے بھی کم مرتبہ مجتہد فی الفتویٰ (مفتی) ہوتا ہے۔ یہ اپنے امام کے مذہب سے پوری طرح واقف اور اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ امام کے ایک قول کو دوسرے پر اور امام کے اصحاب کی ایک وجہ کو دوسری پر ترجیح دے سکے واللہ اعلم۔ (العقد الجدید ص ۱۵)

اس سارے کلام میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجتہد کی چار قسمیں

بیان کی ہیں۔

(۱) مجتہد مطلق مستقل

(۲) مجتہد مطلق منتسب

(۳) مجتہد فی المذہب

(۴) مجتہد فی الفتویٰ یا اصحاب ترجیح

اسی طرح شاہ صاحب نے الانصاف فی بیان سبب الاختلاف میں بھی مجتہدین

کی اقسام بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

ثم اعلم ان هذا المجتهد قد يكون مستقلا وقد يكون منتسبا الى المستقل

ترجمہ: پھر یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ مجتہد کبھی مستقل ہوتا ہے اور کبھی منتسب بہ مستقل۔

(الانصاف مع ترجمہ و صاف ص ۱۷)

یاد رکھیں کہ مجتہد مطلق مستقل جیسے امام ابوہریرہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ہیں۔ یہ حضرات نہ اصول و قواعد میں تقلید کرے ہیں اور نہ ہی فروع میں۔ بلکہ یہ اپنے اجتہاد میں مستقل ہوتے ہیں۔ جبکہ باقی تمام مجتہدین مقلدین کے زمرے میں آتے ہیں جبکہ مجتہد متغای منتسب صرف قواعد اور اصول ہی میں تقلید کرتا ہے فروعی مسائل میں خود اجتہاد کرتا ہے اپنے مجتہد مطلق مستقل کے قواعد سے اسی لیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی الانصاف میں فرماتے ہیں۔

والمجتهد المطلق المنتسب هو المقلد

ترجمہ: اور مجتہد مطلق منتسب وہ پیروی کرنے والا ہے۔ (الانصاف مترجم ص ۱۷)

امام المحمّد ثین فی المحدثات شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب فتاویٰ عزیزی میں بھی اجتہاد اور اس کی اقسام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ "مختلفین حنفیہ کے نزدیک ثابت ہے کہ اجتہاد کے چار مرتبہ ہیں۔

(۱) اجتہاد استقلالی

(۲) اجتہاد استنبائی

(۳) اجتہاد فی المذہب

(۴) اجتہاد ترجیح (فتاویٰ عزیزی مترجم ص ۲۱۴ ج ۱)

اس کے بعد آپ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ "یہ دونوں امام یعنی امام اعظم

اور امام شافعی مجتہد مستقل ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۲۱۴ ج ۱)

اس کے بعد تمام درجات مجتہدین کی مزید وضاحت بھی فرماتے ہیں چنانچہ

آپ لکھتے ہیں کہ

”صاحبین (امام محمدؒ اور امام یوسفؒ) اور امام زفرؒ اور ان کی مانند اور اجلہ اصحاب امام اعظمؒ کے کہ یہ امر مجتہد منتسب تھے۔ اور مجتہد منتسب تابع مجتہد مستقل کا ہوتا ہے اور بالاستقلال مجتہد نہیں ہوتا۔ اور مجتہد منتسب کا وہی مذہب رہتا ہے جو مذہب اس مجتہد مستقل کا ہوتا ہے جس کا وہ مجتہد منتسب تابع رہتا ہے اور ایسے ہی اجتہاد کا باقی دوسرے دوسرا ہی بالا جماع تابع اجتہاد استقلالی کا ہوتا ہے۔“ (فتاویٰ عزیزی ترجمہ سرور عزیزی ص ۲۱۴ ج ۱)

مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہوا کہ مجتہد کے چار مراتب ہیں۔ جن میں سے صرف پہلا طبقہ مجتہد مستقل ہی صاحب مذہب اور صاحب اجتہاد مستقل ہوتا ہے جبکہ فقہاء مجتہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین کے باقی تینوں مراتب اپنے مجتہد مستقل کے تابع یعنی مقلد ہوتے ہیں۔ اسی طرح کا مضمون شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے الانصاف فی بیان سبب الاختلاف میں اور ثواب صدیق حسن بھوپانی غیر مقلد نے اپنی کتاب اہلہ میں بھی بیان کیا ہے۔

اب اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مجتہدین کے مراتب اس طرح ہوں گے جسا کہ الانصاف اور فتاویٰ عزیزی میں بیان کیا گیا ہے۔

مجتہد مطلق مستقل

مجتہد مستقل وہ ہے کہ باقی مجتہدین سے چار باتوں میں امتیاز رکھتا ہو۔

- (۱) ان اصول اور قواعد میں جن سے فقہ کا استنباط ہوتا ہو تصرف کرے۔
- (۲) احادیث اور آثار کو جمع کرے اور ان کے احکام کو یکجہ پہنچے اور ان میں سے ماخذ فقہ پر واقف ہو اور ان میں مختلف کی تطبیق کرے اور بعض کو بعض رزح دے اور بعض اختلافات کو منعیں کرے۔

(۳) جو مسائل اس پر ایسے پیش ہوں جن کا جواب پہلے نہیں ہوا یعنی تینوں قرون میں

جن کے بہتر ہونے کی شہادت ہو چکی ہے ان مسائل کی تفریضات نکالے یعنی جواب دے۔ حاصل یہ کہ ان تینوں باتوں میں اس کا بہت سا تصرف ہو اور اس میں اپنے ہمسروں پر فوقیت اور میدان مسابقت میں گوئے سبقت رکھتا ہو اور اس معرکہ میں سب سے بڑھا ہوا ہو۔

(۴) اس کے لیے مقبول ہونا آسان سے اترے کہ اس کے علم کی طرف علمائے مفسرین اور محدثین اور ارباب اصول اور کتب فقہ کے حافظ گروہ کے گروہ جھک پڑیں اور اس مقبولیت اور علماء کے متوجہ ہونے پر زمانہ بے دراز گذر جائیں یہاں تک کہ یہ قبول دلوں کی تہہ میں گھس جائے۔ (الانصاف ص ۷۱)

مجتہد مطلق منتسب

مجتہد مطلق منتسب وہ بیروی کرنے والا یا تقلید کرنے والا ہے کہ مجتہد مطلق مستقل کی اول بات کو ماننا ہے۔ اور دوسری باتوں میں اس کی روش اختیار کرتا ہے۔ یعنی اصول اور قواعد میں تو تقلید کرتا ہے مجتہد مستقل کی مگر اس کے قواعد سے اجتہاد خود کرتا ہے۔ (الانصاف ص ۷۳)

مجتہد فی المذہب

اور مجتہد فی المذہب وہ ہے جو مجتہد مستقل کی پہلی اور دوسری بات ماننا ہے مگر تیسری بات میں یعنی تفریع مسائل میں اس کی چال چلتا ہے۔ (الانصاف ص ۷۳)

معزز قارئین اس تمام بحث میں آپ نے دیکھا کہ مجتہدین کے مختلف مراتب ہیں۔ اگر کوئی محدث یا فقیہ کسی دوسرے امام محدث یا فقیہ کے بارے میں مجتہد کا لفظ استعمال کرے تو سب سے پہلے اس بات کی تحقیق کی جائے کہ وہ کسی درجے کا مجتہد ہے۔

پہلا درجہ مجتہد فی الشرع یا مجتہد مطلق مستقل کا ہے۔ اگر امام عظام مثل امام محمدؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ یا امام بخاریؒ اور دوسرے محدثین کے بارے میں کسی امام

محدث یا فقیہ نے مجتہد فی الشرع یا مجتہد مطلق مستقل لکھا ہے تو پھر یہ تمام حضرات مقلد نہیں ہوں گے اور اگر دوسرے یا تیسرے درجے میں مجتہد مطلق منسوب یا مجتہد فی المذہب لکھا ہے تو پھر یہ حضرات مقلدین کے زمرہ میں آئیں گے۔ صرف لفظ مجتہد کے پڑھ لینے سے بات نہیں بنے گی۔ اور نہ ہی اس سے کسی کو کوئی فائدہ ہوگا۔

مزے کی بات یہ ہے کہ ہم نے آج تک یہی سنا اور پڑھا تھا کہ مجتہد مطلق مستقل یا مجتہد فی الشرع تقلید نہیں کرتا اور وہ خود صاحب مذہب ہوتا ہے مگر انھوں نے آج کے غیر مقلدین پر جن کا ہر بچہ بڑا، نو جوان یا بوڑھا مجتہد کہلاتا ہے۔ اس طرح ہر ریڑھی بان، روائی فروش، کوچوان وغیرہ جو سو فی صد ان پڑھ اور دین اسلام کے جملہ علوم اور فنون سے ذرا بھر بھی لگاؤ رکھتا ہو وہ غیر مقلد یعنی مجتہد کہلاتا ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔

پھر اس پر طرہ یہ کہ جس کسی محدث کے نام سے پہلے لفظ مجتہد پڑھ لیں فوراً اس کے غیر مقلد ہونے کا فتویٰ جزدیتے ہیں خاص طور پر امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، امام طحاوی، امام بیہقی، امام ابونعیم اور امام دارقطنی علیہ الرحمہ کے معاملے میں تو ان حضرات محدثین کو غیر مقلد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیتے ہیں حالانکہ یہ جملہ محدثین عظام اور فقہا کرام کی اکثریت ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی امام کی طرف منسوب ہیں۔ آگے چل کر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مدعا کو دلائل سے ثابت کریں گے۔

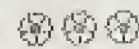
مجتہد اور اس کی انقسام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے درج ذیل کتب سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف۔ مصنف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

(۲) العقد الجید فی احکام الاجتهاد و استنباط شاہ ولی اللہ

(۳) النہج فی ذکر الصحاح الستہ۔ لکھنؤ اب صدیق حسن بھوپالی۔

(۴) فتاویٰ عزیزی۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی



مذہب

مذہب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی راستہ، طریقہ، رائے یا مسلک کے ہیں۔ یہ لفظ اکثر اوقات مسلک کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ محدثین کرام اور فقہائے عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین لفظ مذہب کو مختلف جگہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً فروعی احکامات یا اعمال کے بارے میں محدثین یا فقہاء کے مسلک رائے یا طریقہ کو بھی مذہب کہا جاتا ہے۔ مگر جہت کی بات یہ ہے کہ عہد حاضر میں غیر مقلدین حضرات یہ لفظ یعنی مذہب صرف اور صرف دین کے معنی میں ہی استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے نزدیک دین صرف اور صرف اسلام ہے اور یہی حکم ربی بھی ہے کہ۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

اور دوسری جگہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليکم نعمتي و رضيت لكم

الاسلام دینا

آج کے دن تمہارے لیے تمہارا دین کو میں نے کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر

اپنا انعام تام کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کیلئے پسند کر لیا۔ (سورۃ مائدہ)

مفسر قارئین اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ہی دین قرار دیا ہے اور اسی کو پسند بھی کیا

ہے۔ جبکہ عہد حاضر کے غیر مقلدین حضرات لفظ مذہب کو صرف اور صرف دین کے معنی پہنا

کر آقائے کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بخوبی بھالی امت کو گمراہ کرتے ہیں۔ چونکہ

مقلدین حضرات یہ لفظ مذہب کثرت سے استعمال کرتے ہیں جیسے مذہب ابوحنیفہ، مذہب

شافعی، مذہب حنبلی یا مذہب مالکی وغیرہ تو غیر مقلدین جنہیں عرف عام میں وہابی بھی کہتے

ہیں ان الفاظ سے بڑے سخت پاہونے ہیں اور اکثر اپنی تقریروں اور تحریروں میں مقلدین

حضرات کو کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دین میں تخریب کاری اور تفرقہ بازی ہے۔ حنفیوں، مالکیوں اور شافعیوں نے نئے نئے دین ایجاد کر لیے ہیں وغیرہ اسی طرح کی خرافات کا مظاہرہ اکثر اپنی تقریروں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں اور مذہب کو دین کے معنی پہنا کر اتحاد طوفان برپا کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔

محدثین کرام اور فقہائے عظام لفظ مذہب کو مختلف مواقع پر استعمال کرتے ہیں۔
(۱) فقہی مباحث میں علماء بیان کرتے ہیں کہ یہ فلاں محدث یا فقیہ کا مذہب ہے اور یہ فلاں کا مذہب۔ یعنی مختلف ائمہ کرام کی فقہ یا اصولی فقہ میں جو رائے طریقہ یا راستہ یا مسلک ہوتا ہے اس پر اس محدث یا فقیہ کا مذہب بولا جاتا ہے مثلاً مذہب ابی حنیفہ، مذہب مالک وغیرہ۔

(۲) علم حدیث میں متن حدیث کے بارے میں مختلف محدثین یا فقہاء کی رائے یا مسلک پر بھی لفظ مذہب بولا جاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے ہذا مذہب انسائی، ہذا مذہب البخاری وغیرہ۔

(۳) جرح اور تعدیل کے علوم میں مختلف محدثین کی رائے یا طریقے پر بھی لفظ مذہب بولا جاتا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ لفظ مذہب مختلف جگہوں یا مواقع پر استعمال ہو سکتا ہے۔ جب کہ غیر مقلدین وہابی حضرات محض اپنی رائے سے لفظ مذہب کو دین کے معنوں میں ہی لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے (یعنی مقلدین حضرات نے) مختلف مذہب ایجاد کر کے نئے دین بنا لیے ہیں اور دین اسلام کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ صرف ان غیر مقلدین حضرات کا پراپیگنڈا اور امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ لوگ یعنی غیر مقلدین حضرات مقلدین حنفیوں شافعیوں وغیرہ کو کہتے ہیں۔ بلکہ زیادہ زور امام ابو حنیفہ کے مقلدین کے رد میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے غیر مقلدین صرف اور صرف اپنی

کو تا دہمی اور متعصبانہ نظریہ کی بنیاد پر مذہب کو دین کے معنی پہنا کر اعتراض کرتے ہیں۔ محترم قارئین یاد رکھیے لفظ مذہب، رائے، طریقہ، راستہ یا مسلک کے معنی میں بھی بولا یا لکھا جاسکتا ہے۔ ابھی ہم غیر مقلدین وہابی حضرات ہی کی کتابوں سے سب سے پہلے اپنا مدعا ثابت کریں گے کہ لفظ مذہب رائے، طریقہ، راستہ یا مسلک پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو ہم نے شروع میں بیان کیا ہے۔ معروف غیر مقلد عالم محمد عبدہ سنن نسائی مترجم وحید اکرمان کے مقدمہ میں امام نسائی کی شروط کا ذکر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ۔

ان (یعنی امام نسائی) کا یہ مذہب تھا کہ جب وہ کوئی اور صحیح روایت نہ پاتے تو صحیفہ ہی کو نقل کر دیتے۔ (مقدمہ سنن نسائی مترجم ص ۱۳)

اب ہم یہ بات پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کوئی نیا دین ایجاد کیا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہاں مذہب مراد رائے یا طریقہ ہی ہے۔ غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب اپنی معروف کتاب اھلہ میں امام ترمذی کی جامع ترمذی کے تعارف میں لکھتے ہیں کہ ترمذی نے جامع میں صحابہ تابعین اور فقہاء کے مذاہب کا بیان بھی کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

و زاد علیہا بیان مذاہب الصحابة والتابعين وفقهاء الامصار

(الخطابی ذکر الصحاح المستوی ص ۷۸)

اب غیر مقلدین حضرات سے پوچھا جائے کہ صحابہ کرام اور تابعین علیہم السلام رحمہم اللہ تعالیٰ وجمعین جہاں علیہ اصولہ والسلام کے مقررین ہیں اور جن کی عدالت اور صداقت پر قرآن وحدیث گواہ ہیں نے کتنے مذاہب ایجاد کیے تھے اور وہ کون کون سے نئے مذاہب تھے۔ اب غیر مقلدین ذرا صحابہ کرام پر بھی بہتان لگائیں کیونکہ بقول نواب صدیق حسن کے کہ ترمذی نے صحابہ تابعین اور فقہاء کے مذاہب کو بھی بیان کیا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں مذہب سے مراد صحابہ کرام اور تابعین عظام کا

طریقہ، رائے یا مسلک ہی ہے جو کہ ہماری مراد ہے۔ یہاں اس لفظ مذہب سے مراد دین نہیں ہے۔ کیونکہ تمام صحابہ کرام، تابعین اور فقہاء کا دین الحمد للہ اسلام ہی تھا اور ہے۔ یہی نواب صدیق حسن بھوپالی امام نسائی کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ۔

”کان من مذہب النسائی“ (الخطہ ص ۱۱۳)

ترجمہ امام نسائی کے مذہب میں

یہاں بھی مذہب نسائی سے مراد دین نہیں بلکہ رائے یا طریقہ یا مسلک ہی ہے۔

اسی طرح غیر مقلد عالم علامہ وحید الزمان تیسیر الباری شرح صحیح بخاری میں ایک حدیث کے تحت رقم طراز ہیں کہ

”اس سے امام شافعی اور احمد اور اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوا“

(تیسیر الباری شرح صحیح بخاری ص ۳۶۶ ج ۱)

اب غیر مقلدین و راہمولی وحید الزمان سے پوچھیں کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ نے کونسا یا دین ایجاد کیا تھا۔ مولوی وحید الزمان نے اہل حدیث کا مذہب بھی ثابت کیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اہل حدیث بھی ایک نیا مذہب اور دین ہے۔ کیونکہ غیر مقلدین حضرات مذہب کو صرف اور صرف دین کے معنی ہی میں لیتے ہیں۔

یہی غیر مقلد عالم مولوی وحید الزمان صاحب تیسیر الباری میں لکھتے ہیں کہ ”بعضوں نے کہا کہ امام بخاری کا وہ مذہب ہے کہ عالم امامت کا زیادہ حق دار ہے یہ نسبت قاری کے۔“ (تیسیر الباری ص ۴۷)

یہاں بھی علامہ وحید الزمان غیر مقلد نے امام بخاری کا مذہب ذکر کیا ہے۔ محترم قارئین ان غیر مقلد وہابی علماء سے دریافت کریں کہ کیا امام بخاری نے کوئی نیا مذہب ایجاد کیا تھا جس کا ذکر علامہ صاحب فرما رہے ہیں۔ کیا یہ دین بخاری کہلائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہاں بھی امام بخاری کے مذہب سے مراد میرے نزدیک امام بخاری کی رائے یا طریقہ

یا مسلک ہی تھا۔

ایک اور غیر مقلد عالم شیخ عبدالرشید صدیقی ناظم جمعیت اہل حدیث مانان اسپے ایک مضمون میں مولانا ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

”اہل حدیث مذہب کی اشاعت کا جذبہ ان میں اس قدر بے بناوٹ تھا“

(مسلک شافعی ص ۱۱)

ایک اور جگہ پر یہی غیر مقلد عالم شیخ عبدالرشید صاحب یوں رقم طراز ہیں ”حضرت مولانا مرحوم نے زندگی بھر جماعت اہل حدیث کی تبلیغ اور مذہب اہل حدیث سے مجنونانہ شفقت کے ساتھ پر خصوص خدمات سر انجام دیں۔“ (مسلک شافعی ص ۱۱)

میں کہتا ہوں کہ اگر مذہب سے مراد غیر مقلدین کے نزدیک دین ہے تو مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد ساری عمر اسی دین کی جو اس کا اپنا ایجاد کردہ تھا تبلیغ کرتا رہا۔ اس طرح آپ کے نزدیک اہل حدیث بھی ایک دین ہوگا۔ جو کہ غیر مقلدین وہابی حضرات کا ایجاد کردہ ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو دین صرف اسلام ہے نہ کہ اہل حدیث۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے واضح ہوا کہ اگر غیر مقلدین کے نزدیک مذہب دین ہی کا نام ہے تو پھر غیر مقلدین نے بھی ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی۔

ہم نے غیر مقلدین کے اکابر کی عبارات سے ثابت کیا ہے کہ مذہب سے مراد رائے، استہ یا مسلک کے ہیں۔ اسی طرح اگر غیر مقلدین ہمارے اس مدعا کو سمجھ لیں تو پھر مذہب حنفی، مذہب شافعی، مذہب مالکی اور مذہب حنبلی جیسے الفاظ کو بخوبی سمجھ لیں گے کہ یہ مذہب اربعہ دین اسلام کے اندر کسی نئی شریعت کا اضافہ نہیں ہیں بلکہ مسائل شرعیہ فرعیہ میں ان ائمہ عظام یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ کے اجتہادات کے طریقہ، رائے اور فقہی مسائل میں قرآن و حدیث۔ استنباط کے طریقہ کار، رائے یا مسلک کا نام ہی مذہب حنفی، مذہب مالکی یا مذہب شافعی ہے۔ یا مزید سادہ الفاظ میں ہم یہ

بھی کہہ سکتے ہیں کہ مذہب حنفی سے مراد فروعی جزئیات میں قرآن و سنت سے مسائل اخذ کرنے کا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ یا راستہ یا رائے یا مسلک ہے۔

اب لفظ مذہب کے بارے میں مختلف محدثین کی عبارات بھی تحریر کرتے ہیں جس سے واضح ہو جائے گا کہ لفظ مذہب کا مفہوم کیا ہے۔ چنانچہ امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں ایک مسئلے کی وضاحت کرتے ہیں کہ امت مسلمہ کے جمہور فقہاء کے نزدیک مسلمان کا فرکی وراثت نہیں لے سکتا لیکن بعض کے نزدیک لے سکتا ہے۔ اور پھر امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ۔

وهو مذهب معاذ بن جبل و معاوية

حضرت معاذ بن جبلؓ اور معاویہؓ کا یہی مذہب ہے۔ (نووی شرح مسلم ص ۳۳)

اب غیر مقلدین ہی بتائیں کہ یہاں مذہب سے مراد رائے یا مسلک کے ہیں یا دین کے ہیں۔ اگر مذہب سے مراد یہاں دین ہے تو معاذ اللہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ کے ان مقررین نے نئے دین ایجاد کئے ہرگز نہیں بلکہ دین تو ان کا اسلام ہی تھا۔ اور یہاں اس مسئلے میں حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت معاویہؓ کی اپنی تحقیق اور رائے مراد ہے۔

ایک دوسری جگہ پر امام نوویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ

ومذهبه النسائي... اور نسائی کا مذہب۔ (مقدمہ شرح مسلم ص ۱۵)

یہاں بھی مذہب نسائی سے مراد امام نسائی کی رائے یا طریقہ ہے۔ سید الحفاظ

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب الحاوی للفتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ

والاصح انه يعجب على العامي وغيره ممن لم يبلغ رتبة الاجتهاد

التزام مذهب۔ معین

عامی وغیرہ جو رتبہ اجتہاد کو نہ پہنچے ہوئے ہوں تو ان پر واجب ہے کہ وہ مذہب

معین کا التزام کریں۔ (الحاوی للفتاویٰ ص ۲۹۵ ج ۱)

معزز قارئین یہاں مذہب معین سے مراد کوئی ایک خاص مذہب حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی ہی ہے۔ یہاں مذہب سے مراد کوئی بنیادین نہیں ہے جو دین اسلام کے خلاف ہو۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ بستان المحرمین میں فرماتے ہیں کہ

”کتاب موطا تصنیف حضرت امام مالک است کہ صاحب مذہب متبوع اند“

یہ موطا حضرت امام مالکؒ کی تصنیف ہے جو کہ صاحب مذہب اور لوگوں

کے مقتدا ہیں۔ (بستان المحرمین مترجم ص ۱۱)

محترم قارئین امام مالکؒ نے کسی نئے دین کی بنیاد تو نہیں رکھی تھی بلکہ آپ کے

طریقے، رائے اور مسلک کی بنیاد پر ہی آپ کو صاحب مذہب کہا جا رہا ہے۔ یہی شاہ

عبدالعزیز محدث دہلویؒ ایک دوسری جگہ امام دارقطنی کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

و کثرت ابو الحسن در مذهب شافعی است

اور آپ کی کثرت ابو الحسن ہے اور شافعی المذہب تھے۔ (بستان محدثین ص ۱۱۹)

معزز قارئین یہاں بھی شاہ صاحب نے محدث دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا لقبی

مذہب شافعی بیان کیا ہے۔ کیا یہ مذہب دین اسلام کے خلاف کوئی اور دین ہے۔ ہاں

غیر مقلدین کے ہاں تو یہ دین اسلام کے خلاف ایک عیحدہ دین ہو سکتا ہے مگر اہل سنت کے

ز نزدیک شافعی مذہب سے مراد صرف اور صرف امام شافعی کے فقہی جزئیات یا فروعی مسائل

سے متعلق قرآن و سنت سے استنباط کرنے کے طریقہ، رائے یا مسلک کے اپنانے کو ہی

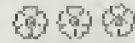
شافعی المذہب کہتے ہیں (جبکہ یہ بھی صرف فروعی مسائل کی حد تک نہ کہ عقائد سے متعلق)

ابھی ہم نے دیکھا کہ مذہب سے مراد رائے، راستہ، طریقہ یا مسلک ہی ہے۔

اور مذہب حنفی اور مذہب شافعی سے مراد امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعی کے قرآن و سنت سے

مسائل فرعیہ اخذ کرنے کے طریقہ اور رائے یا مسلک پر عمل کا نام ہے۔

یاد رکھیے کہ ان جلیل القدر محدثین فقہائے عظام کی رائے پر بھی اس وقت عمل ہو گا اگر وہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور اجماع کے خلاف نہ ہو اور یہ صرف مسائل فرعیہ شرعیہ، معاملات اور اعمال میں ہو نہ کہ عقاید میں۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ تمام ائمہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین جیسے امام الحرمین امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے تمام مسائل قرآن و سنت اور اجماع صحابہ و تابعین ہی سے اخذ کیئے ہیں۔



امام محمد بن الحسن الشیبانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام الحرمین والفقہ امام محمد بن الحسن الشیبانی عالم اسلام کے عظیم محدث اور حنفی فقہ کے عظیم نقیب ہیں۔ آپ کا نام نای محمد بن حسن بن فرقد ہے۔ آپ کے والد دمشق کے شہر حرما کے رہنے والے تھے۔ مگر بعد میں ہجرت کر کے عراق کے شہر واسطہ چلے آئے۔ آپ واسطہ ہی میں ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت کو فہم کام کر رہا تھا۔ امام محمدؒ نے امام ابو حنیفہؒ، امام یوسفؒ اور امام سفیانؒ ثوریؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں امام مالکؒ اور امام ابو زاعبہؒ بھی شامل ہیں۔

امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء میں آپ کے اساتذہ میں ربیع بن صالحؒ، اور یکیر بن عمارؒ کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپ کے شاگردوں میں امام محمد بن اوریش شافعیؒ، اسماعیل بن قتبہ، ہشام بن عبید اللہ رازیؒ، ابوسلمہ بن جوز جانیؒ اور ابوعبید القاسم بن سلامؒ زیادہ مشہور ہیں۔ امام محمدؒ نہایت عابد و زاہد اور بے حد زہین تھے۔ نہایت غیور اور مستقل مزاج تھے۔ حاکم وقت کی آنکوں میں آنکھیں ڈال کر گشت کرتے تھے۔

امام محمدؒ نے تصنیف و تالیف کا کام بھی بہت زیادہ کیا۔ مولانا فقیر محمد چلمیؒ نے لکھا ہے کہ آپؒ نے ۹۹۹ نو صد نانوے کتابیں تحریر کیں۔ آپ کی زیادہ مشہور کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

موطا امام محمد فمن حدیث میں آپ کی تصنیف

کتاب الحج

المسوط

الجامع الکبیر

الجامع الصغیر

السیر الکبیر

السیر الصغیر

زیادات

امام محمد امام ابو حنیفہ کے عظیم شاگردوں میں سے تھے۔ امام اعظم کی تقلید کرتے تھے۔ آپ صرف مقلد محض ہی نہ تھے بلکہ آپ مجتہد مطلق منسوب تھے۔ یعنی اصول اور قواعد میں امام اعظم کی تقلید کرتے تھے مگر مسائل میں خود اجتہاد کرتے تھے۔ آپ کو طبقات فقہاء کے دوسرے درجے میں شمار کیا گیا ہے۔ امام محمد کا شمار امام ابو حنیفہ کے صاحبین میں ہوتا ہے۔ آپ کا حنفی ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ بہت سے ائمہ اور محدثین نے آپ کو طبقات حنیفہ میں شمار کیا ہے اور آپ کو حنفی لکھا ہے۔ آپ نے فقہ حنفی کی تحصیل براہ راست امام اعظم امام ابو حنیفہ سے کی۔ اب آپ کے متعلق محدثین کی آراء ملاحظہ کریں۔

حافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۴ھ کی رائے

محدث ابن حجر اپنی تصنیف تجلید المسند میں لکھتے ہیں کہ

ولازم ابا حنیفہ وحمل عنه الفقہ والحديث

اور آپ نے امام ابو حنیفہ کے درک کو لازم کر لیا اور ان سے فقہ اور حدیث کی تحصیل کی۔

حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ اپنی معروف کتاب الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار میں لکھتے ہیں کہ

محمد بن الحسن بن فرقد الکوفی ابو عبد اللہ ولد بواسط

ونشاب کوفہ و تفقہ باپی حنیفہ

محمد بن الحسن بن فرقد الکوفی ابو عبد اللہ واسط میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں آکر امام

اعظم ابو حنیفہ سے فقہ (حنفی) کی تحصیل کی۔ (الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار ص ۲۲)

محدث ابن النذیم المتوفی ۳۸۵ھ

معروف مؤرخ اور محدث علامہ ابن ندیم نے اپنی کتاب الفہرست میں بہت

سے ائمہ حضرات کا ذکر کیا ہے جو حنفی ہیں یعنی وہ فقہاء جو امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد اور پیروکار ہیں۔ ان میں امام محمد کا ذکر بھی کیا ہے۔ (الفہرست ص ۲۹۸)

بہت سے محدثین کرام نے آپ کو امام اعظم کے صاحبین میں شمار کیا ہے۔

امام ابن العزیز از کردری المتوفی ۸۴۷ھ

امام ابن العزیز از کردری نے آپ کو امام اعظم ابو حنیفہ کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔

(مناقب ابو حنیفہ ص ۵۰ ج ۱)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ ذہبی نے اپنی معروف تصنیف تذکرۃ الخلفاء میں امام محمد کو صاحب ابی حنیفہ

لکھا ہے۔ اس کے علاوہ الفہرست میں بھی آپ کو صاحب ابی حنیفہ لکھا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کریں۔

(الفہرست فی فہرست ص ۳۰۲ ج ۱)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

امام جلال الدین سیوطی نے بھی تاریخ الخلفاء میں آپ کے متعلق لکھا

ہے کہ ”محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفہ“۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۸)

اسی طرح غیر مقلدین حضرات کے امام علامہ صدیق حسن بھوپالی نے بھی آپ کو

من الحنفیہ لکھا ہے۔ ملاحظہ ہوا۔ (ابجد العلوم ص ۱۲۲ ج ۳)

امام محمد بن الحسن الشیبانی کے حنفی المذہب ہونے پر کتب فقہ اور تاریخ گواہ ہیں۔

تمام محدثین اور فقہاء نے آپ کا شمار ائمہ اور فقہائے حنیفہ کی فہرست میں کیا ہے۔ اس بات کا

انکار سوائے مجاہول کے کوئی نہیں کر سکتا۔

پھر امام محمد بن الحسن کی تالیفات فقہ حنفی کا ایک عظیم ذخیرہ تصور کیا جاتا ہے۔ آپ

کی تالیفات جامع وغیرہ کبیر، موطا امام محمد اور کتاب الحجہ وغیرہ فقہ حنیفہ کا قدیم ترین اور عظیم

ماخذ ہیں۔ ان جلیل القدر محدثین اور ائمہ کے علاوہ موجودہ دور کے غیر مقلد علماء بھی آپ کا شمار امام ابو حنیفہ کے اصحاب اور حنفیوں میں ہی کرتے ہیں۔ آخر میں علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی۔ غیر مقلد کی معروف تصنیف التاج مکمل سے امام محمد کا اعتراف پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں آپ صراحت کے ساتھ امام محمد کو فقیہ حنفی لکھتے ہیں۔

ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی بالولاء الفقیہ الحنفی
(التاج المکمل سن جو اہر مآثر الطراز الآخرو الاول ص ۹۷)

ابھی ہم نے دیکھا کہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو صراحت حنفی فقیہ لکھا ہے۔

❦ ❦ ❦

امام طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد ثین امام ابو جعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے عظیم محدث اور فقیہ اعظم تھے۔ آپ ایک جامع شخصیت تھے۔ ایک بے بدل محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم فقیہ بھی تھے۔ آپ کا نام نامی ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامیہ المصری الطحاوی ہے۔ آپ ۲۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ حافظ ابن حجر نے آپ کے اساتذہ میں یونس بن عبد اعلیٰ، ہارون بن سعید ابی، محمد بن عبد اللہ بن الحکم، یزید بن نصر، ابراہیم بن ابی داؤد، ابو بکر بن قتیبہ کو شمار کیا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے ماموں سے حاصل کی پھر فقہ حنفی مصر میں مشہور محدث احمد بن ابی عمران سے پڑھی امام طحاوی حنفی المذہب تھے۔ آپ امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد تھے۔ ابتداء میں آپ شافعی المذہب تھے بعد میں حنفی مذہب اختیار کیا۔ محدثین نے حنفی مذہب اختیار کرنے کا ایک واقعہ اپنی کتب میں تحریر کیا ہے چنانچہ علامہ عبد العزیز پر ہاروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ان الطحاوی کان شافعی المذہب فقرأ فی کتابہ ان الحاملۃ اذا ماتت ولی بطنہا ولد حی لم یبق فی بطنہا خلافا لابی حنیفۃ وکان طحاوی ولد مشقوقا فقال لا ارضی مذہب رجل یرضی بھلا کی فترک مذہب الشافعی و صار من عظماء المجتہدین علی مذہب ابی حنیفہ

(النیراس ص ۱۱۱)

امام طحاوی شروع میں شافعی المذہب تھے ایک دن آپ نے شافعی مذہب کی کتاب میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو بچہ نکالنے کے لیے اس کے پیٹ کو چاک نہ جائے برخلاف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے، امام طحاوی کو مذہب حنفی کے مطابق پیٹ چاک کر کے نکالنا گیا تھا۔ اس کو پڑھ کر امام طحاوی

نے کہا کہ میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں جو میری ہلاکت پر راضی ہو۔ اس پر آپ نے مذہب شافعی چھوڑ کر حنفی مذہب اختیار کیا۔ اور عظیم حنفی مجتہد بن گئے۔

امام احمد ثین امام تاج الاسلام ابو سعید عبدالکریم سہانی الشافعی المتوفی ۵۷۲ھ اپنی تصنیف لطیف الانساب میں آپ کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ۔

وكان للميزان ابي ابراهيم اسماعيل بن يحيى المزني، فانقل عن مذهبه الى مذهب ابي حنيفة.

امام طحاوی امام ابوالبرکات اسماعیل بن یحییٰ المزنی (شافعی) کے کے شاگرد تھے۔ پھر ان کے مذہب سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی طرف منتقل ہو گئے۔

محدث ابن النديم کی رائے

مشہور مؤرخ علامہ ابن ندیم المتوفی ۳۸۵ھ نے اپنی معروف کتاب الفہرست میں بہت سے فقہاء اور محدثین کا ذکر کیا ہے جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ ان میں امام طحاوی رحمۃ اللہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ (الفہرست لابن النديم ص ۲۹۸)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مصر میں ریاست حنفیہ کا سہرا انہیں کے سر ہے آپ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

بہر حال تصانیف مفیدہ دو مذہب حنفی دار و بزرگم خود در نصرت این مذہب مساعی جملہ بتقدیم رسانیدہ

بحر حال مذہب حنفی میں ان کی مفید تصانیف ہیں اور حتی الوسع اپنی مساعی جملہ سے مذہب (حنفی) کی نصرت کی۔ (ریستان الحمد ثین ص ۲۲۹)

امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مصروف تصنیف العبر میں آپ کے متعلق کچھ ان الفاظ سے تحریر کیا ہے۔

الطحاوی شیخ الحنفیہ

امام طحاوی شیخ الحنفیہ ہیں۔ (البر فی خبر من عمر ص ۱۸۶ ج ۲)

محدث ابی اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ابی اسحاق شیرازی نے بھی آپ کو حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ (طبقات الفقہاء ص ۱۲۸)

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

الامام الحافظ ابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم المتوفی ۴۵۶ھ نے اپنی تصنیف جوامع السیرۃ میں کچھ یوں تحریر کیا ہے۔

ومن المالکین الى قول ابي حنيفة كذا لك احمد بن ابي عمران، ابو بكر بكار بن قتيبة القاضي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوی اور اسی طرح وہ لوگ جو امام ابو حنیفہ کے قول کی طرف مائل ہیں جیسے احمد بن ابی عمران، ابو بکر بکار بن قتیبہ القاضی اور ابو جعفر بن محمد بن سلامۃ الطحاوی۔

(جوامع السیرۃ لابن حزم ص ۳۲۲)

حافظ ابن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد بن حضرات کے نزدیک ایک مستند اور ثقہ شخصیت ہیں اور علم حدیث میں آپ ایک بلند پایا مقام کے حامل ہیں آپ نے بھی امام طحاوی کے امام ابو حنیفہ کی طرف مائل ہونے کی تصریح کی۔

محدث ابی عبداللہ الصمیری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۳۶ھ کی رائے

امام ابی عبداللہ حسین بن علی القاضی الصمیری نے بھی اپنی تصنیف اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ میں آپ کو حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ (اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۱۶۲)

حافظ ابن قیم حنبلی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۵۱ھ کی رائے

امام ابن قیم حنبلی امام طحاوی کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ

امام الحنفیہ فی وقتہ فی الحدیث والفقہ ومعرفۃ اقوال السلف

امام طحاوی حدیث، فقہ اور اقوال السلف کی معرفت میں حنفیوں کے امام تھے۔

(اجتماع الخیرات اسلامیہ ص ۹۶ بحوالہ طحاوی منصورہ)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ

حنفیہ لکھا ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۷۱)

علامہ محمد بن جعفر الکلتانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

مشہور محدث علامہ محمد بن جعفر الکلتانی المتوفی ۱۳۳۵ھ اپنی تصنیف الرسالة

المستطرفة میں آپ کو حنفی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

المصیری الحنفی علامہ الامام الحافظ

آپ المصیری مشہور ہیں حنفی ائمہ ہب علامہ امام اور حافظ الحدیث ہیں۔

(الرسالة المستطرفة ص ۳۸)

معزز قارئین! بہت سے غیر مقلد غنائے بھی امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو حنفی

المدہ ہب یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد لکھا ہے۔

معروف غیر مقلد عالم مولانا عبدالرحمن مبارکپوری

مولانا عبدالرحمن مبارکپوری غیر مقلد بن حضرات کے باندہ پایہ محدث اور عالم ہے آپ نے اپنی تصنیف تحفۃ الاحوذی میں امام طحاوی کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے۔

(مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۹۲)

علامہ عطا اللہ حنیف بھوجپانوی

موجودہ دور کے معروف غیر مقلد عالم اور شیخ الحدیث علامہ عطا اللہ حنیف

بھوجپانوی نے بھی امام طحاوی کی حنفی ائمہ ہب یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد لکھا

ہے۔ مولانا عطا اللہ حنیف صاحب نے شہادۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف اثناف النبیہ پر

تعلیقات لکھیں ہیں۔ جس کا نام تعلیقات الظراف علی اثناف النبیہ ہے۔ اس کتاب میں

آپ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف یوں لکھتے ہیں۔

امام ابو جعفر احمد بن سلامہ الطحاوی حنفی متوفی ۳۸۱ھ

(التعلیقات الظراف علی اثناف النبیہ ص ۹)

ابھی حال ہی میں غیر مقلدین کے ایک اشاعتی ادارے انصار السنۃ الحمدیہ لاہور

نے الجامع الغرید کے نام سے (۸) آٹھ رسائل کا مجموعہ الجامع الغرید کے نام سے شائع کیا

ہے جس میں سات عدد رسائل جناب محمد بن عبدالوہاب حنبلی التیمی نجدی کے ہیں اور ایک

عدد کتاب امام طحاوی کی جس کا نام العقیدۃ الطحاویہ ہے اس العقیدۃ الطحاویہ کا اردو ترجمہ

تفہیم غیر مقلد عالم مولانا محمود احمد غفطر صاحب نے لکھا ہے۔ ان صاحب نے امام

الحمد ثین سیدنا امام امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ بڑے اچھے انداز میں کیا ہے چنانچہ

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ”علامہ موصوف نے تین صدیوں (۲۰۰) سے کس فیض اور

تربیت حاصل کی۔ مصر میں آنے والے ہر عالم کی خدمت میں حاضر ہوتے تاکہ ان سے

تبادلہ خیال کریں۔ اس طرح آپ متنوع قسم کے علوم سے مستفیض ہوئے اور علمی میدان میں اپنا لوہا منوایا۔ بہت بڑے امام، محدث، فقیہ اور محاذِ دین کہلائے۔ علامہ ابن پونس رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، جید عالم، فقیہ اور ایسے دانشمند انسان تھے کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔

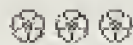
علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں۔

”امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فقیہ، محدث، حافظ، معروف شخصیت، ثقہ راوی، جید عالم اور نزدیک انسان تھے۔“ علامہ حافظ ابن کثیر المذہبی والنہایہ میں رقم طراز ہیں۔
”علامہ طحاوی جید عالم اور بلند پایہ محدث تھے۔“

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق خاطر

علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ کے طرزِ استدلال سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ اس لیے عمر بھر حنفی مسلک کی نشر و اشاعت کرتے رہے۔ اسی بنا پر آپ کو حنفی مسلک کا بہت بڑا وکیل سمجھا جاتا تھا۔
(الجامع القرید ص ۱۰۴)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ اتنا ضلیل القدر امام اور محدث بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تلمذ ہے۔ جس کی گواہی بڑے بڑے محدثین اور علما حضرات نے دی ہے۔



امام محمد بن اسماعیل بخاری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد شین، امیر المؤمنین فی اللہ یت امام محمد بن اسماعیل بخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام اسماعیل بن ابراہیم تھا جو کہ ایک صالح بزرگ تھے جو کہ نہایت ہی دولت مند تھے۔ محدث احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا وہ کہنے لگے میرے پاس جتنا بھی مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبہ نہیں ہے۔ آپ کے جدا احمد بخاری تھے جو کہ بخارا کے حاکم کے ہاتھ پر مشرف ہوا اسلام ہوئے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے نام نامی محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بردزبہ ہے ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے۔ امام بخاری بچپن میں ہی نابینا ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے ان کی والدہ سخت پریشان رہتی تھیں۔ اور رو رو کر اپنے بیٹے کی بصارت کیلئے دعائیں مانگتی تھیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کا ایک واقعہ بستانِ محمد شین میں تحریر کرتے ہیں۔

روزی حضرت ابراہیم ضیل اللہ علیہ والصلوٰۃ والسلام را خواب دید کہ گویا می فرماید خوش باش کہ حق تعالیٰ بصارت پسر ترا عنایت فرمود و ایں سمیت بسیاری دعا و گریہ و زاری و تسبیح صبح کہ برخاست چشم پسر را بینا دید۔

ایک شب کو ان کی والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری گریہ و زاری اور دعا کے سبب سے تیرے بزرگ کو بصارت عنایت فرمائی۔ جب صبح کو انھیں تو اپنے لخت جگر کی آنکھوں کو روشن و بینا پایا۔

(بستانِ محمد شین ص ۲۶۷)

امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد ایک ہزار سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ آپ کی سب

سے پہلے تصنیف قضایا اھم ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے تاریخ کبیر تصنیف کی۔

آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوت حافظہ عنایت کی تھی بلکہ محدثین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ آپؑ اپنے قلم و کاغذ پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تھے جتنا اپنے حافظہ پر۔ محدث شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی نصیحت ارشاد الساری ج ۱ میں ایک واقعہ قلم بند کرتے ہیں کہ ایک مرثبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مخاطبہ دینے کیلئے شام کی احادیث کی اسناد عراق کی اسناد میں اور عراق کی شام کی اسناد میں داخل کیں اسی طرح حرم کی اسناد یمن میں اور یمن کی حرم میں وہ لوگ سات دن تک لگا تار اس قسم کے مخاطبہ آمیز متون اور اسانید امام بخاریؒ پر پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی امام بخاریؒ کو نہ سند میں مخاطبہ دے سکے نہ متن میں۔

(ارشاد الساری ص ۳۴ ج ۱ تذکرۃ محدثین ص ۱۷۹)

نصائح ذیلیف: امام بخاریؒ کی تصانیف کی تعداد جن سے زیادہ ہے کچھ کتب کے نام یہ ہیں۔
الجامع الصحیح، التاريخ الکبیر، التاريخ الاوسط، التاريخ الصغیر، کتاب الصفیاء، کتاب الکلی، الادب المفرد جز ۱، رفع الدین، جز ۱، القرأ و خلف الامام، کتاب الاشراف، کتاب الہب، کتاب العلل، برا الوالدین، الجامع الکبیر، الشفیر الکبیر، المسند الکبیر، مطلق افعال العباد، قضایہ الصحاہ و التابعین، کتاب الوجدان، کتاب المہموط، کتاب لافوائد۔ اسامی اھم ہے۔

(تذکرۃ اھلحدیثین ص ۸۱۹)

ان تمام کتب سے صحیح بخاری کو سب سے زیادہ مقبولیت اور شہرت ملی۔ تمام علماء کا اب بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد اگر کوئی کتاب صحیح ہے تو وہ صحیح بخاری ہے۔

امام بخاریؒ شافعی المذہب تھے۔ فقہی مسائل میں امام شافعیؒ کی تقلید کرتے تھے۔ امت کے جمیل القدر محدثین اور علمائے کرام نے آپؑ کے متعلق حراست کی ہے کہ آپؒ شافعی المذہب تھے۔

میں اپنے مدعا کو ثابت کرنے کیلئے جمیل القدر محدثین کی آرا پیش کرنا چاہتا ہوں اور آخر میں غیر مقلدین حضرات کی بھی عبارات پیش کی جائیں گی۔

حافظ ابو عاصم المتوفی ۳۵۸ھ

محدث ابو عاصم ۳۵۷ھ میں پیدا ہوئے جب کہ امام بخاریؒ کی وفات یکم شوال ۲۵۶ھ میں ہوئی۔ اس طرح امام ابو عاصم کا زمانہ امام بخاریؒ کے انتہائی قریب ہے۔ امام کی طبقات الشافعیہ میں محدث ابو عاصم کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ

و ذکر ابو عاصم العبادی ابا عبد اللہ فی کتابہ الطبقات

امام ابو عاصم العبادی نے امام بخاریؒ کو شافعیہ میں شمار کیا ہے۔

(طبقات الشافعیہ الکبریٰ ص ۳ ج ۲)

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۷ھ

امام تاج الدین سبکی شافعی نے اپنی کتاب طبقات اھمافعیہ میں امام بخاریؒ کے متعلق لکھا ہے کہ آپؑ نے فقہ شافعی پڑھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

وسمع بمکة من الحمیدی و علیہ تفقہ عن الشافعی

امام بخاریؒ نے مکہ میں امام حمیدی سے سماع کیا اور آپؑ ہی سے فقہ شافعی پڑھی۔

(طبقات الشافعیہ ص ۳ ج ۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

حافظ احمدیث امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں امام بخاریؒ کے متعلق فرماتے ہیں کہ
ان البخاری فی جمیع ما یوردہ من تفسیر الغرائب النما یتقلہ عن اھل ذالک الفن کتابی عیبہ و التصرین شمل و القرأ و غیرہم و اما المباحث الفقہیہ فذالیھا مستمدة لہ من الشافعی ر ابی عیبہ و امثالہم

امام بخاریؒ غریب احادیث کی تمام تفسیر اس فن کے اہل جیسے ابو عبید نصر بن شمل اور فرآ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور جو فقہی مباحث ہیں تو انہوں نے اکثر امام شافعیؒ اور ابو عبیدہ وغیرہ سے استفادہ کیا۔
(فتح الباری ص ۱۹۵ ج ۱)

علمائے دیوبند میں سے مفتی رشید احمد صاحب نے ارشاد اللہ ربی الی صحیح البخاری ص ۵۰ ج ۱ میں اور علامہ سرفراز صفر صاحب نے الکلام المفید اور طاکفہ منصورہ میں حافظ ابن حجر کے اس فرمان کو نقل کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے ظاہر ہے کہ آپ فقہی مسائل میں امام شافعیؒ سے استفادہ کرتے ہیں یعنی فقہ شافعی پر عمل کرتے ہیں اور ابو عبیدہ تو خود شافعی المذہب مذہب ہیں آپ کا وصال ۲۲۴ھ کو ہوا۔
(طبقات شافعیہ ص ۲۵۰ ج ۱)

امام ابن قاضی شہبہ المتوفی ۸۵۱ھ

محدث ابن قاضی شہبہ جن کا نام نامی ابی بکر بن احمد بن محمد بن عمر بن محمد بن شافعی الدین ابن قاضی شہبہ الدمشقی ہے نے اپنی معروف تصنیف طبقات شافعیہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شافعی ہونے کی تصریح ان الفاظ میں کی ہے۔

محمد بن اسماعیل بن ابراہیم ابو عبد اللہ البخاری صاحب الصحيح اخذ عن اصحاب الشافعي الحميدي والزعفراني والكرابيبي وابي ثور عن الكرابيسي وابي ثور مسائل عن الشافعي ولهذه ذكره

العبادي وغيره في طبقات الشافعية

محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ بخاری صاحب صحیح نے امام شافعی کے اصحاب حمیدی، زعفرانی، کرابیسی اور ابی ثور سے استفادہ فیض کیا اور کرابیسی اور ابی ثور سے مسائل شافعی دریافت کیے اور اسی لیے عبادی نے آپ کو طبقات الشافعیہ میں شمار کیا ہے۔

(طبقات شافعیہ لابن قاضی شہبہ ص ۴۰ ج ۱)

امام قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۳ھ

امام شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی لکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

وقد ذكره يعنى البخارى ابو عاصم فى طبقات اصحابنا الشافعية

کہا امام ابو عاصم نے امام بخاری کو ہمارے طبقات شافعیہ میں بیان کیا ہے۔

(ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ص ۳۳ ج ۱)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محمد بن ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم محدث مدینہ حبیبہ امام ابو طایب محمد بن ابراہیم کردی مدنی بھی امام بخاری کو شافعی المذہب فرماتے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الانصاف میں فرماتے ہیں کہ۔

واستدل شيخنا العلامة على ادخال البخارى في الشافعية

اور ہمارے استاد علامہ (ابو طایب مدنی) نے امام بخاری کے شافعیہ میں سے

ہونے پر حجت پکڑی ہے۔ (الانصاف مع ترجمہ و صاف ص ۶۷)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بخاری کو طبقہ شافعیہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

ومن هذا القبيل محمد بن اسماعيل البخارى فانه معدود في

طبقات الشافعية

اور محمد بن اسماعیل بخاری بھی اسی جنس کے ہیں کہ وہ طبقات شافعیہ میں گئے

جاتے ہیں۔ (الانصاف مع ترجمہ و صاف ص ۶۷)

العلامة سيد غلام جيلاني کی رائے

المحدث العلامة سيد غلام جيلاني صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ اپنی معروف تصنیف بشیر القاری شرح صحیح بخاری میں امام بخاری کو صراحۃً امام شافعی کا مقلد بیان کرتے ہیں چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

(امام بخاری کو) امام شافعی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو مقلد شافعی (بشیر القاری شرح صحیح بخاری ص ۱۸) کہا جاتا ہے۔

فقہیہ اعظم علامہ ابو یوسف محدث کوٹلوی المتوفی ۱۹۵۱ء

فقہیہ اعظم علامہ ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بخاری کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ ملاحظہ کریں۔ (فتاویٰ الفقہیہ ص ۶۷)

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ نور بخش توکلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ ایک کتاب لکھی جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ امام بخاری شافعی المذہب ہیں آپ نے اس کتاب کا نام ہی امام بخاری شافعی رکھا ہے۔ اس کتاب میں علامہ توکلی نے بڑے مضبوط دلائل سے امام بخاری کا شافعی ہونا ثابت کیا ہے اور ان لوگوں کی زبردست تردید کی ہے جو امام بخاری کو مجتہد مطلق کہتے ہیں۔

(امام بخاری شافعی ص ۵۷)

نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ۱۴۰۷ھ

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنی مشہور کتاب اھلہ فی ذکر اصحاب السنۃ میں امام بخاری کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

كان البخاري امام المسلمين وقدوة المؤمنين وشيخ الموحدين
والمعول عليه في احاديث سيد المرسلين قال وقد ذكر ابو عاصم في
طبقات اصحابنا الشافعية

امام بخاری امام المسلمین، قدوة المؤمنین، شیخ الموحدین، اور احادیث سید المرسلین میں معتد علیہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ ابو عاصم نے امام بخاری کو شافعیہ میں شمار کیا ہے۔

(الھلہ فی ذکر اصحاب السنۃ ص ۲۹۰)

اس طرح نواب صاحب نے بھی امام ابو عاصم کے قول کو برقرار رکھا گویا نواب صاحب بھی امام بخاری کے شافعی ہونے کے قائل تھے۔ اگر آپ امام بخاری کو شافعی المذہب نہ سمجھتے تو کبھی امام ابو عاصم کے قول کا ذکر نہ کرتے۔ اس لیے نواب صاحب کے ہاں بھی امام بخاری شافعی المذہب تھے۔ اگر شافعی نہ سمجھتے تو ضرور انکار کرتے اور امام ابو عاصم کے قول کی تردید کرتے کیونکہ غیر مقلدیت کا بھوت ان پر بھی سوا تھا۔ بعض غیر مقلد مولوی یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ نواب صاحب نے تو صرف امام ابو عاصم کا قول نقل کیا ہے یہ ان کا اپنا بیان نہیں ہے۔ معزز قارئین اگر نواب صدیق حسن بھوپالی امام ابو عاصم ہی اس قول سے متفق نہ ہوتے تو ضرور تردید کرتے بلکہ آپ اپنی تصنیف ابجد العلوم میں مدعی العلوم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

ولسند كمر بعد ذالك نبذامن آئمة الشافعية ليكون الكتاب كامل
الطرفين حائز الشرفين وهو لاصفان . احد هما من تشرف بصحبة الامام
شافعي والاخر من تلاهم من الآئمة اما الاول فمنهم احمد الحلال وابو جعفر
البلدادي..... واما الصنف الثاني فمنهم محمد بن ادريس ابو حاتم الرازي و
محمد بن اسماعيل البخاري و محمد بن علي الحكيم لرمدي.

اور ہمیں اب کچھ امر شافعیہ کا تذکرہ کرنا چاہیے۔ تاکہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرفوں کی جامع ہو جائے اور ائمہ شافعیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو امام شافعی کی صحبت سے شرف ہیں جیسے امام احمد خلیل اور ابو جعفر بغدادی دوسری قسم کے ائمہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس رازی، محمد بن اسماعیل بخاری اور حکیم ترمذی۔ (المجملہ العلوم ص ۱۲۶ ج ۳)

بعض محدثین امام بخاری کو مجتہد بھی لکھتے ہیں۔ غیر مقلدین جب امام بخاری کے نام سے پہلے لفظ مجتہد پڑھ لیں تو فوراً انہیں اپنے طبقہ یعنی غیر مقلدین میں شامل کر لیتے ہیں حالانکہ یہ تو صرف اور صرف جہالت ہے کہ صرف ایک لفظ مجتہد پڑھ لینے سے ہی امام بخاری یا کسی اور محدث کو غیر مقلد ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی محدث نے امام بخاری کے نام کے ساتھ مجتہد لکھا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ وہ کسی درجے کے مجتہد ہیں۔ امام بخاری کو مجتہد فی الشریع یا مجتہد مطلق مستثنیٰ کسی نے بھی نہیں کہا۔ البتہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے امام کو مجتہد منتسب الی الشافعی ضرور لکھا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ جبہ منتسب ہونے سے آپ طبقہ شافعیہ سے باہر نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الانصاف میں فرماتے ہیں کہ

المجتہد المطلق المنتسب هو المقتدی المسلم له في الخصلة
الاولی الجاری مجراہ فی الخصلة الثانيہ.

مجتہد مطلق منتسب وہ پیروی کرنے والا ہے کہ مجتہد مستقل کی اول بات کو مانتا ہے اور دوسری بات میں اس کی روش اختیار کرتا ہے۔ (الانصاف ص ۷۳)

معزز قارئین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مجتہد منتسب اصول اور تو اہد میں اپنے صاحب مذہب کی تقلید کرتا ہے اور مسائل میں کو اجتہاد کرتا ہے۔ اس لیے مجتہد مطلق منتسب بھی اپنے مجتہد مستقل کے مذہب پر ہی ہوگا۔

بعض علمائے امام بخاری کو طبقات فقہاء کے تیسرے درجے پر رکھا ہے۔ چنانچہ مشہور محدث علامہ غلام رسول سعیدی شارح بخاری تذکرۃ المجتہدین میں لکھتے ہیں کہ۔

بحر حال امام بخاری شافعی ہونے کی تقدیر پر بھی مقلد محض نہ تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے اور طبقات فقہاء میں تیسرے درجے پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بعض مسائل میں امام شافعی سے اختلاف کرتے ہیں اور ان مسائل میں خود اجتہاد کرتے ہیں۔ اس لیے اہل علم کے نزدیک امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مثال شوافع میں ایسے ہے جیسے احناف میں امام طحاوی کی۔ (تذکرۃ المجتہدین ص ۸۷)

اسی طرح علامہ نور بخش نوکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ

”دنیا میں کسی نے امام بخاری کو مجتہد مطلق مستقل نہیں کہا اور نہ وہ ہیں ہاں بعض متاخرین نے ان کو مجتہد مطلق یعنی منتسب الی الشافعی بتایا ہے مگر یہ قول مرجوح و ضعیف بلکہ نادرست ہے۔ بخاری شریف کے تراجم ابواب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اجتہاد منتسب میں کوشش کی مگر وہ سنی نامشکور و غیرہ مقبول ثابت ہوتی حتیٰ کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں مذاہب فقہاء کو بیان کرتے ہوئے نہیں بھی اپنے استاد امام بخاری کا نام تک نہیں لیا، ہاں احادیث کے متعلق ان کا بہت جگہ ذکر کیا ہے۔ اگر ہم امام بخاری کو مجتہد مطلق منتسب الی الشافعی تسلیم بھی کر لیں تو بھی وہ مقلدین شافعی کے ذمہ سے خارج نہیں ہو سکتے جیسا کہ پہلے آچکا ہے اور ان کا بعض مسائل میں خلاف شافعی کرنا ان کو مزہ شافعیہ سے نہیں نکال سکتا۔ چنانچہ شیخ الاسلام مجتہد مطلق تاج الدین سبکی امام ابن المنذر کے ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

قال شيخنا الذهبي كان علي نهية من معرفة الحديث والاختلاف
وكان مجتهد لا يقلدا حداً (قلت) المحمليون الاربعة محمد بن نصر و
محمد بن جرير وابن عزيمة وابن المنذر من اصحابنا وقد بلغوا درجة
الاجتهاد المطلق ولم يخرجهم ذلك عن كونهم من اصحاب الشافعي

ہمارے شیخ ذہبی نے کہا کہ ابن ائمہ رکوع حدیث و اختلاف میں غایت درجے کی معرفت تھی اور وہ مجتہد تھے، کسی کی تقلید نہ کرتے تھے، میں کہتا ہوں کہ چاروں محمد یعنی محمد بن نصر اور محمد بن جریر اور محمد بن خزیمہ اور محمد بن منذر ہمارے اصحاب شافعیہ میں سے ہیں اور وہ اجتہاد مطلق کے درجہ کو پہنچ گئے تھے اور ان کے مجتہد مطلق ہونے نے ان کو امام شافعی کے ایسے اصحاب کے زمرہ سے خارج نہ کیا جو اصول شافعی پر تخریج مسائل کرتے اور مذہب شافعی پر چلتے تھے۔ خواہ ان کا اجتہاد امام شافعی کے اجتہاد سے فوقیت لے گیا بلکہ ان چاروں کے بعد ہمارے بعض خالص اصحاب شافعیہ مثلاً ابو علی وغیرہ نے دعویٰ کیا کہ ہماری رائے امام اعظم (شافعی) کی رائے سے موافق تھی اس لیے اہم نے امام شافعی کا اتباع کیا اور امام شافعی کی طرف منسوب ہوئے نہ یہ کہ ہم مقلد ہیں۔ پس ان چاروں کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو اگرچہ بہت سے مسکوں میں امام اعظم (شافعی) کی رائے سے نکل گئے ہیں مگر اغلب مسائل میں امام شافعی کی رائے سے نہیں نکلے اسے خوب سمجھ لے اور جان لے کہ یہ چاروں زمرہ شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور اکثر مسائل میں امام شافعی کے اصول پر تخریج مسائل کرنے والے اور طریق شافعی کے صاف کرنے والے اور مذہب شافعی پر چلنے والے اچھے۔

(طبقات شافعیہ لکھنوی جز ثانی ص ۱۲۶)

(عربی عبارت طوالت کے پیش نظر کم لکھی گئی ہے ترجمہ مکمل کچا گیا ہے۔ مؤلف)

اس عبارت سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ امام بخاری مجتہد مطلق منتسب بھی نہ تھے و نہ علامہ سبکی بجائے چاروں کے پانچوں لکھتے دوسرے یہ کہ بعض مسائل میں امام شافعی کے خلاف کرتے لہذا امام بخاری پر عدم تقلید شافعی کا اصرار نہایت غلط و باطل و افتراء ہے۔

(امام بخاری شافعی ص ۲۰ تا ص ۲۱)

یہ الفاظ تھے علامہ نور بخش نوکلی رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی رائے کے مطابق امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محدثین فقہاء کے دوسرے درجے یعنی مجتہد مطلق منتسب پر بھی نازل نہ تھے بلکہ

اس کے بعد ان کا نمبر آتا ہے۔ معزز قارئین اہم علامہ نوکلی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث سعیدی کی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر بالفرض آپ مجتہد مطلق منتسب بھی ہوں تو پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار شوافع میں ہی ہوگا۔ یہی فرمان امام سبکی کا ہے کہ اگر کوئی مجتہد اپنے امام سے بعض مسائل میں اختلاف بھی کرے تو پھر بھی وہ زمرہ شوافع سے خارج نہیں ہوگا۔

اب آخر میں میں غیر مقلدین وہابیہ کے مناظر مولوی محمد حسین بنالوی کا بیان بھی تحریر کرنا چاہتا ہوں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

”بہت سے اصحاب طبقات نے اس حدیث جامعین صحاح ستہ امام بخاری وغیرہ کو بھی امام شافعی کے مذہب کی طرف منسوب کیا ہے اور شافعی قرار دیا ہے۔“

(اشیاء النسیہ ص ۳۷ ج ۲ بحوالہ علماء اہل حدیث کے نام خط ص ۸)



امام مسلم بن الحجاج القشیری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

تیسری صدی ہجری کے عظیم محدث، فن حدیث کے امام، امام المسلمین امام مسلم بن الحجاج القشیری خراسان کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے آپ ۲۵۴ھ میں بنو قشیر کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کی طلب میں حجاز، شام، مصر، عراق، کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ میں یحییٰ بن یحییٰ، احمد بن حنبل، اسحاق کے محدثین پر فوقیت رکھتے تھے۔ آپ نے بہت سی تصانیف یادگار چھوڑیں مگر سب سے زیادہ شہرت آپ کی کتاب صحیح مسلم کو ہوئی۔ امام مسلم فن حدیث کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں اسی لئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان المحمد شین میں اس طرح رقم طراز ہیں کہ

موصوف کیے از کبراء ایں فن مست دایوز رہد رازی دایو حاتم بامامت و جلالت او گواہی داد و داورا پیچ شوائے ایں گردہ نہاد و اندر ابو حاتم رازی و دیگر اجلہ آن عصر مثل ترمذی و ابوبکر خزیمہ ازوے روایات دارند

(بستان المحمد شین مترجم ص ۲۷۸)

امام مسلم فن حدیث کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوزرعد رازی اور ابو حاتم نے ان کی امامت حدیث کی گواہی دی ہے اور انہیں محدثین کے پیشوا تسلیم کیا ہے ابو حاتم اور اس زمانہ کے دوسرے بزرگوں مثلاً ترمذی اور ابوبکر خزیمہ نے ان سے روایت کی۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ساری عمر کسی کی غیبت نہیں کی چنانچہ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ

از عجائب مسلم آنست کہ گاہے در عمر خود کسی را غیبت نکرد و نہ کسی را زد و نہ کسی را شتم کردہ

مسلم کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے عمر بھر میں کسی کی غیبت نہیں کی نہ کسی کو مارا اور نہ ہی کسی کو گالی دی۔ (بستان المحمد شین ص ۲۸۰)

سیدنا امام مسلم جلیل القدر محدث اور امام فن حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ مقلد بھی تھے اور شافعی المذہب تھے۔ بہت سے علماء و اور محدثین نے آپ کو طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے اور امام مسلم کو شافعی لکھا ہے۔

نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ۱۲۰۷ھ کی رائے

غیر مقلدین کے امام اور مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب اھل فی ذکر الصحاح السنہ میں امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی المذہب لکھا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

فی ذکر الصحاح الصحیح للامام الحافظ ابی الحسن مسلم بن

الحجاج القشیری الشافعی المتوفی سنہ احدى و ستین و مائین

امام الحافظ ابی الحسن مسلم بن الحجاج القشیری شافعی کی جامع صحیح کے بیان میں۔

(المجلد ص ۲۸۸)

نواب صدیق حسن بھوپالی نے بڑی صراحت کے ساتھ امام مسلم کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ متعصب غیر مقلدین علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی کے اس فرمان کو بغور پڑھیں۔ تمام غیر مقلد حضرات آج تک حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کو محض اس بنا پر مشرک اور بدعتی قرار دیتے ہیں کہ یہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی تقلید کرتے ہیں اب غیر مقلد حضرات لگائیں ان مشاہیر امت پر بھی کفر اور شرک کا فتویٰ نعوذ باللہ۔ اسی طرح نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب اتحاف المتلا میں بھی امام المحمد شین امام مسلم بن الحجاج کو شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔

(اتحاف المتلا ص ۵۷)

الشیخ محمد بن یحییٰ المعروف بحسن تریقی کی رائے

محدث محمد بن یحییٰ المعروف بحسن تریقی ایک بلند پایہ محدث تھے۔ آپ شیخ عبدالغنی مہاجر مدنی التوفی ۱۲۹۶ھ کے ہم عصر تھے۔ آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام الیالیغ الجبئی فی اسانید الشیخ عبدالغنی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے مختلف سندوں کا ذکر کیا ہے اس میں آپ نے امام مسلم کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

(الیالیغ الجبئی اسانید الشیخ عبدالغنی ص ۴۹)

ابھی ہم نے دیکھا کہ سیدہ امام مسلم ایک عظیم محدث ہونے کے ساتھ ساتھ سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد بھی تھے۔

جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ بہت سے علماء نے آپ کو شافعی المذہب قرار دیا ہے۔ کسی محدث یا مفسر نے امام مسلم کو مجتہد مطلق مستقل یا صاحب مذہب یا غیر مقلد نہیں لکھا اور نہ ہی ایسی کوئی تحریر ہماری نظر سے گزری ہے۔

علامہ ابن قیمؒ کی رائے کے مطابق امام مسلم کا شمار اصحاب امام احمد میں ہوتا ہے۔ مگر نواب صدیق حسن بھوپائیؒ نے نو صراحتاً آپ کو شافعی ہی لکھا ہے اگر اختلاف ہوتا تو ضرور بیان کرتے۔

❦ ❦ ❦

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی الخ کے شہر ترمذ میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ عابد و زاہد اور لیگانہ روزگار محدث تھے۔ ایک عظیم محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بے بدل فقیہ بھی تھے۔ بے پناہ قوت حافظہ کے مالک تھے۔ بے حد عبادت گزار تھے۔ آخر عمر میں کثرت گریہ و زاری کی وجہ سے نابینا ہو گئے تھے۔ آپ جلیل القدر محدث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب الجامع صحاح الستہ کی معتبر کتاب ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ بہتان المحمد میں لکھتے ہیں کہ

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کہ من ہر گاہ از تصنیف این جامع فارغ شدم اول آنرا بعلماء حجاز شریف نمودم ایشان ہمد پسند فرمودند بعد ازاں پیش علماء عراق بردم ایشان نیز متفق الکلمہ آنرا مباح کردند بعد ازاں بر علماء خراسان عرض کردم ایشان نیز رضا مند شد ند بعد ازاں ترویج و تشہیر نمودم و نیز گفتہ در خانہ ہو کہ این کتاب باشد پس گویا در خانہ او پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مت کہ تکلم می کنند

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جب میں اس جامع کی تالیف سے فارغ ہوا تو پہلے میں نے یہ نسخہ علمائے حجاز کو دکھایا انہوں نے بہت پسند فرمایا۔ پھر علماء عراق کی خدمت میں لے گیا۔ انہوں نے بھی یک زبان ہو کر اس کی مدح فرمائی۔ پھر علمائے خراسان کے اور برویش کیا تو انہوں نے بھی رضامندی ظاہر فرمائی۔ بعد ازاں میں نے اس کی تشہیر اور ترویج کی کوشش کی۔ امام ترمذیؒ یہ بھی فرماتے تھے کہ جس گھر یہ کتاب ہو گویا اس گھر میں پیغمبر علیہ السلام ہیں جو تکلم فرماتے ہیں۔ (بہتان المحمد میں مترجم ص ۲۹۲)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام شافعی کے مقلد تھے۔ بہت سے محدثین سے آپ کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ اسی لیے امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ

علیہ نے امام ترمذی کو طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے اور اپنی معروف تصنیف طبقات شافعیہ الکبریٰ میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

مفسر قرآن علامہ احمد یار خان محدث گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

مفسر قرآن مفتی احمد یار نعیمی محدث گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی المذہب لکھا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ”آپ کا نام محمد بن یحییٰ بن سورۃ ابن موسیٰ ابن صہبانی صہبانی ہے کنیت ابو یحییٰ نہر بن یحییٰ کے کنارے مقام ترمذ میں ولادت ہے وہاں ہی وفات شافعی المذہب ہیں۔ بڑے محدث عالم اور عابد بزرگ ہیں۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳ ج ۱)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث انور شاہ کشمیری المتوفی ۱۳۵۲ھ نے بھی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ (ملاحظہ کریں آپ کی کتاب المعروف الشذی علی جامع الترمذی ص ۲) بعض علمائے آپ کو حنابلہ میں شمار کیا ہے جیسا کہ ابن تیمیہ نے مگر آپ حنبلی ہوں یا شافعی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو مقلد ہی۔ مگر زیادہ تر محدثین کی آرا کے مطابق آپ شافعی المذہب ہی ہیں۔ اور امام شافعی کی تقلید کرتے ہیں۔

براہوتعصب کا کہ ایک غیر مقلد نے تو امام احمد شین امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو مجہول تک لکھ دیا ہے۔ نعوذ باللہ وہ صاحب ہیں غیر مقلدین کے امام علامہ ابن حزم ظاہری مگر ہمیں اس بات پر کہ علامہ ابن حزم نے امام ترمذی کو مجہول کہا کوئی حیرت نہیں ہوتی کیونکہ اس متعصب غیر مقلد امام نے امت کے جلیل القدر ائمہ عظام کے متعلق بھی کذب اور سفاهت جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔



امام ابو داؤد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد شین ابو داؤد جستانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابو داؤد سلیمان بن المافعت ہے۔ امام ابو داؤد ایک عظیم محدث بے بدل عالم اور عابد و زاہد تھے۔ بڑے بڑے علماء اور فضلاء آپ کے پاس حاضر ہوتے اور زیارت کرتے۔ آپ نے وقت کے مشہور اور جید ائمہ حدیث سے تعلیم حاصل کی۔ تحصیل حدیث کے لیے آپ نے دور دراز علاقوں کا سفر کیا۔ بلاد اسلامیہ خصوصاً حجاز، مصر، شام، عراق و خراسان وغیرہ میں سفر کیا اور علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں امام احمد بن حنبل، ابو الولید طحاوی، محمد بن کثیر العبیدی، مسلم بن ابراہیم اور سعید بن سلیمان واسطی وغیرہ شامل ہیں۔ امام ابو داؤد نے جس حدیث کا سماع امام احمد بن حنبل سے کیا آپ اس پر بے انتہا فخر کیا کرتے تھے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد یوں تو بے شمار ہے مگر آپ کے چار شاگرد محدثین کے پیشوا ہوئے ہیں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اس طرح لکھتے ہیں کہ

و جھار کس از جملہ شاگردان او حنبلی سر آمد محدثین شدند اول پسر ابو بکر بن ابی داؤد و دوم لؤلؤی سوم ابن الاعرابی جھارم ابن واسہ ابن کے شاگردوں میں سے چار شخص جماعت محدثین کے سردار و پیشوا ہوئے، ابو بکر بن ابی داؤد (ان کے صاحبزادے) ذوی، ابن الاعرابی اور ابن واسہ۔

(استان احمد شین مترجم ص ۲۸۴)

امام احمد شین امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی مذہب کے بارے علماء اور محدثین کی آرا ملاحظہ کریں۔

امام ابو اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابو اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب طبقات الفقہاء میں امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کو امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔ آپ کے اس بیان

کو مختلف محدثین اور مؤرخین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔ جن میں سے ابن خلکان،
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن بھوپالی شامل ہیں۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز
محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ

و مردم را در مذهب او اختلاف است بعضی گویند شافعی بود
و بعضی گویند حنبلی و الله اعلم۔ در تاریخ ابن خلکان مذکور است کہ اورا
شیخ ابواسحاق شیرازی در طبقات الفقہاء از جملہ اصحاب امام احمد بن
حنبل شمارہ است

ابوداؤد کے مذہب کے بارے میں لوگ مختلف رائے ہیں بعض کہتے ہیں کہ
شافعی تھے اور بعض حنبلی جاتے ہیں واللہ اعلم۔ اور تاریخ ابن خلکان میں مذکور ہے کہ شیخ
ابواسحاق شیرازی نے ان کو طبقات الفقہاء میں امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔
(بستان المحرثین ص ۲۸۸)

اور اسی طرح غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد نے بھی
اپنی معروف تصنیف المحلی فی ذکر اصحاب السنہ میں محدث ابواسحاق شیرازی کے اس بیان کو
برقرار رکھا ہے۔ گویا کہ نواب صدیق حسن بھوپالی کے نزدیک بھی آپ امام احمد بن حنبل
کے اصحاب میں شمار ہوتے ہیں اور حنبلی ہیں۔ چنانچہ نواب صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

وعده الشيخ ابواسحاق الشيرازي في طبقات الفقهاء من جملة
اصحاب الامام احمد

(الحطه ص ۲۸۸)
شیخ ابواسحاق نے طبقات الفقہاء میں آپ کو امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار کیا۔
اس بیان کے بعد نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ آپ کے
مذہب میں اختلاف ہے بعض آپ کو شافعی المذہب کہتے ہیں اور بعض حنبلی کہتے ہیں۔

اسی طرح فقیہ عظیم ابو یوسف محدث دہلوی نے بھی امام ابوداؤد کو حنبلی ہی لکھا ہے۔

(ملاحظہ کریں کتاب الفقه ص ۶۸)

علامہ ابن تیمیہ  کی رائے

علامہ ابن تیمیہ نے بھی امام ابوداؤد کو حنبلیہ میں شمار کیا ہے چنانچہ صاحب فیض
الہاری نے علامہ ابن تیمیہ کی رائے کو تحریر کیا ہے۔

(ملاحظہ کریں فیض الہاری شرح صحیح بخاری ص ۵۸ ج ۱)

علامہ اسماعیل پاشا بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ اسماعیل پاشا بغدادی نے بھی امام ابوداؤد کو حنبلی المذہب قرار دیا ہے۔

(ہدیۃ العارفین ص ۳۹۵ بحوالہ الکام المفید)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ ابن قیم حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی معروف تصنیف اعلام الموقعین میں
امام ابوداؤد کو حنبلی لکھا ہے۔
(اعلام الموقعین ص ۲۲۳ ج ۲)

بعض لوگ محدث ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو شوافع میں بھی شمار کرتے ہیں چنانچہ
نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ

و اختلف في مذهبه فقیل حنبلی و فیل شافعی

اور آپ کے مذہب کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ حنبلی تھے اور
بعض کہتے ہیں کہ شافعی تھے۔

چہرہ علماء اور محدثین کی آرا کے مطابق امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل
کے اصحاب ہی میں شمار ہوئے ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی کتاب سنن ابی داؤد کو مکمل کر لیا تو آپ
اس کو لے کر امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب اس جلیل القدر امام

نے سنن ابوداؤد کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور امام ابوداؤد بہت تحسین فرمائی۔ چنانچہ شاہ

عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

و چون از تصنیف این سنن فارغ شد پیش امام احمد بن حنبل
برد و عرض نمود امام دیدند و بسیار پسند نمودند

اور جب وہ اس سنن کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو امام احمد بن حنبل کی خدمت
میں لے گئے تو امام احمد نے اسے دیکھ کر بہت پسند فرمایا۔ آخر میں محدث موسیٰ بن ہارون کا
جملہ تحریر کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے امام ابو داؤد کیلئے فرمایا تھا۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

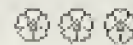
و موسیٰ بن ہارون کہد یکے از بزرگان آن عصر بود در حق او گفتہ
است کہ ابو داؤد در دنیا برائے حدیث و در عقبی برائے بہشت آفریدہ شد
اور موسیٰ بن ہارون نے جو ان کے معاصر تھے ان کے حق میں کہا ہے کہ ابو داؤد
دنیا میں حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کئے گئے ہیں۔

(بشان المحمد شین ص ۲۸۵)

ابھی ہم نے دیکھا کہ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کو اکثر ائمہ نے جنابی لکھا ہے اور
بعض آپ کو شافعی کہتے ہیں۔ مگر سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ کسی نے بھی آپ کو غیر
مقلد نہیں لکھا۔ ہماری نظروں سے ایک بھی ایسی تحریر نہیں گذری جس میں کسی محدث یا فقیہ
نے امام ابو داؤد کو مجتہد فی الشرح یا مجتہد مطلق مستقل لکھا ہو۔

اسی طرح علامہ صدیق حسن بھوپالی نے اپنی تصنیف التاج المکمل میں بھی آپ
کو امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں ہی شمار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

التاج المکمل من جواهر مآثر الطراز الآخر والاول ص ۴۲



امام نسائی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحمد شین امام نسائی المتوفی ۳۰۳ھ ملت اسلامیہ کے جلیل القدر محدث تھے۔
آپ کا نام نامی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی ہے۔
نساخر اسان کا ایک مشہور شہر ہے جس کی نسبت سے آپ کو نسائی کہتے ہیں۔

آپ کے متعلق امام ابو الحسن بن المظفر نے بیان کیا ہے کہ مصر میں تمام علماء امام
نسائی کے تقدم اور آپ کی امامت کا اعتراف کرتے تھے۔ اور حافظ علی بن عمر کہتے ہیں کہ امام
نسائی علم حدیث میں اپنے تمام ہم عصرین پر فائق تھے۔ (تہذیب اہل بیت ص ۳۸ ج ۱)
امام نسائی نے علم حدیث حاصل کرنے کیلئے بہت دور دراز علاقوں کا سفر کیا جن
میں حجاز، عراق، شام اور خراسان وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں جن قابل ذکر
حضرات محدثین کا شمار ہے ان میں قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، حشام بن عمار، محمد بن نصر
المرزبی، امام ابو داؤد اور امام بخاری کا نام شامل ہے۔ آپ کے تلامذہ میں بہت سے
معروف محدثین شامل ہیں جن میں عبد الکریم بن احمد نسائی، حافظ ابو القاسم اندلسی، علی بن
ابو جعفر طحاوی، ابو جعفر عقیلی اور ابو القاسم طبرانی وغیرہم ہیں۔

سیدنا امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر محدث ہونے کے ساتھ ساتھ فقہی مکتب
بھی رکھتے تھے۔ جمہور محدثین کے نزدیک امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے مشہد تھے۔
یعنی آپ شافعی المذہب تھے۔ عالم اسلام کے جلیل القدر محدثین اور ائمہ دین نے آپ کی
شافعی المذہب لکھا ہے۔ چنانچہ علماء کی تصریحات ملاحظہ کریں۔

امام ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبید اللہ الخطیبؒ

امام المحمد شین امام ولی الدین خطیب جن کی حدیث کی کتاب مشکوٰۃ المصابیح ایک
معروف کتاب ہے اور تقریباً ہر فرقے کے مدرسے میں پڑھائی جاتی ہے آپ نے بھی اپنی

کتاب اکمال فی اسما الرجال میں امام نسائی کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

(ملاحظہ کریں اکمال ترجمہ امام نسائی)

امام تاج الدین بسکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

تاج الملک والدین امام تاج الدین بسکی نے بھی امام شافعی کا شارح طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور شافعی المذہب لکھا ہے۔ اور آپ شارح نہایت ہی شرح و بسط کے ساتھ طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں کیا ہے۔ (ملاحظہ کریں طبقات الشافعیہ الکبریٰ ص ۸۲ ج ۲)

امام ابن قاضی شصیہ

امام ابن قاضی شصیہ نے بھی طبقات شافعیہ میں امام نسائی کا ذکر کیا ہے۔

(ملاحظہ کریں طبقات الشافعیہ ص ۳۵ ج ۱)

محدث ہند شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق بھی امام نسائی امام شافعی کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

چنانچہ آپ اپنی معرکہ آرا تصنیف حجۃ اللہ البالذس تحریر فرماتے ہیں کہ:

وکان صاحب الحدیث ایضاً قد بنسب الی احد المذاهب لکثرة

موافقة له کالنسائی والبیہقی بنسباً الی الشافعی

اور محدثین بھی کثرت موافقت کی وجہ سے کسی خاص مذہب کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ جیسے امام نسائی اور امام بیہقی امام شافعی کی طرف منسوب ہوتے تھے۔

(حجۃ اللہ البالذس ص ۳۵ ج ۱)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تحت جگر عظیم محدث شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی بہتان المحدثین میں امام نسائی کو شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

واو شافعی مذهب بود

اور آپ کا مذہب شافعی تھا۔

(بہتان المحدثین ص ۲۹۹)

فقید اعظم علامہ ابو یوسف محدث کوٹلووی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابو یوسف محدث کوٹلووی نے بھی امام نسائی کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

(ملاحظہ کریں فقہ الفقہ ص ۲۸)

محدث النور شاہ کشمیری شارح بخاری نے العرف اللندی میں امام نسائی کو شافعی

المذہب لکھا ہے۔

مولوی خیر محمد جالندھری نے خیر الاصول میں امام نسائی کو شافعی المذہب لکھا ہے

مولانا ذکریا نے تقریر بخاری ص ۴۱ میں آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

آخر میں ہم غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی کی رائے بھی

پیش کرتے ہیں۔

نواب صدیق حسن بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

معروف غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ۱۳۰۷ھ نے بھی اپنی

معروف تصنیف المجلد فی ذکر اصحاب السنہ میں امام نسائی کو صریحاً شافعی لکھا ہے چنانچہ آپ کا

تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

وکان شافعی المذہب

اور آپ شافعی المذہب تھے۔ (اختصار ص ۲۹۳)

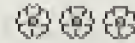
اسی طرح نواب صدیق حسن بھوپالی نے ابجد العلوم میں بھی امام نسائی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کی شافعی لکھا ہے۔ (ابجد العلوم ص ۱۲۷ ج ۳)

معزز قارئین! جلیل القدر محدثین اور ائمہ عظام کی تصریحات کا مطابق آپ

نے دیکھا کہ امام نسائی شافعی المذہب تھے۔ کسی امام محدث یا فقیہ نے امام نسائی کو غیر مقلد

یا مجتہد فی الشرع نہیں لکھا ہے۔



امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

امام الحدیث سیدنا امام ابن ماجہ کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن یزید الرقی بن عبد اللہ ابن ماجہ قزوینی ہے۔ آپ ملت اسلامیہ کے جلیل القدر محدث ہیں۔ آپ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کے حصول کیلئے آپ نے دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کیا جیسے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ، ہرات، ہمسرا اور واسطہ وغیرہ۔

آپ کے اساتذہ میں محمد بن عبد اللہ غیر، ابراہیم بن اسمٰئیل، عبد اللہ بن معاویہ، ہشام بن عمار، ابو بکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے سنن ابن ماجہ کو بہت مقبولیت حاصل ہے۔ یہ صحاح ستہ کی آخری کتاب شمار ہوتے ہیں۔ محدث ابن ماجہ کے فقہی مذہب کے متعلق علما کی بہت کم تصریحات ملتی ہیں جو تحریریں ہماری نظر سے گزری ہیں وہ تحریر کرنا ہوں۔

محدث انور شاہ کشمیری نے امام ابن ماجہ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔

(ملاحظہ کریں العرف اللہی علی جامع الترمذی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نزدیک امام احمد بن حنبل کی میاں تھا۔ شیخ الحدیث مفتی رشید احمد صاحب نے ارشاد القاری الی صحیح البخاری ص ۵۰ ج ۱ میں محدث انور شاہ کشمیری کے حوالہ سے آپ کو شافعی لکھا ہے۔ ممتاز نویسنده مکتبہ فکر کے عالم دین علامہ محمد حنیف گنگوہی صاحب نے اپنی معروف کتاب ظفر المصلین باحوال المصلین میں کچھ اس طرح لکھا ہے "امام ابن ماجہ کا مسلک متعین طور پر معلوم نہ ہو سکا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے نزدیک امام احمد کے مسلک کی طرف میاں تھا۔ علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ امام ابن ماجہ شافعی تھے۔" (ظفر المصلین باحوال المصلین ص ۱۴۰)

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ جو بھی فقہی مذہب رکھتے ہوں جنہی ہوں یا شافعی، مگر غیر مقلد نہیں تھے۔ کسی نہ کسی امام کے مقلد ضرور تھے۔ کسی محدث یا فقیہ نے محدث ابن ماجہ کو غیر مقلد نہیں لکھا۔



امام دارقطنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

الامام الکبیر امام دارقطنی کا نام نامی علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدارقطنی ہے آپ ایک جلیل القدر محدث تھے۔ آپ ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔ بغداد کا ایک محلہ دارقطن ہے وہاں رہتے تھے۔

آپ کے اساتذہ میں ابوالقاسم بغوی، ابوبکر بن ابی داؤد بن صاعد، حسین بن محاطی اور دوسرے بڑے بڑے محدثین شامل ہیں آپ نے حصول حدیث کے لیے بغداد کے علاوہ کوفہ، بصرہ، شام، واسطہ اور مصر جیسے شہروں کا سفر کیا۔

بڑے بڑے جلیل القدر محدث آپ کے شاگرد ہیں۔ جن میں امام حاکم، عبدالحق، امام مفذری صاحب ترمذیہ والترہیب اور امام ابو نعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الاولیاء شامل ہیں۔ آپ کی کتاب سنن دارقطنی حدیث کی ایک معتبر کتاب ہے۔ امام دارقطنی کا فقہی مذہب شافعی تھا۔ آپ نے فقہ شافعی امام ابی سعید الاطرشی سے پڑھی بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ عظام اور محدثین نے آپ کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔

امام تاج الدین سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام تاج الدین سبکی نے محدث دارقطنی کو طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے اور آپ کا ذکر اپنی کتاب طبقات الشافعیہ اکبری ص ۳۱۰ ج ۲ میں کیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ ابن تیمیہ حنبلی نے بھی امام دارقطنی کے متعلق تصریح کی ہے کہ آپ کا میلان امام شافعی کی طرف تھا۔ چنانچہ آپ اپنے فتاویٰ میں تحریر کرتے ہیں کہ:

والدارقطنی هو ایضاً یميل الى مذهب الشافعی.

(فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۳۱ ج ۲۰)

محدث سمعانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام سمعانی رحمۃ اللہ کے مطابق آپ نے فقہ شافعی پڑھی ہے اور وہ بھی امام ابو سعید سے۔ چنانچہ آپ الانساب میں فرماتے ہیں کہ:

الہ درس ففہ الشافعی علی ابی سعید الاصطخری

یعنی امام دارقطنی نے فقہ شافعی امام ابی سعید الاطرشی سے پڑھی۔

(الانساب ص ۲۷۳ ج ۵)

محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تصنیف العصر میں امام دارقطنی کے فقیہ شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔ ملاحظہ ہو آپ کی کتاب۔ (العصر فی خبر من عمر ص ۲۹ ج ۳)

علامہ محمد بن جعفر الکلتانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ محمد بن جعفر الکلتانی نے اپنی مصروف تصنیف الرسالة المستطرفة میں امام دارقطنی کا تعارف اس طرح لکھا ہے۔

ابی الحسن علی ابن عمر بن احمد بن مہدی نسبة الى دار القطن محلہ کبیرہ بغداد، البغدادی الشافعی صاحب السنن (الرسالة المستطرفة ص ۲۱) قارئین کرام آپ نے دیکھا کہ علامہ محمد بن جعفر الکلتانی نے کتنی صراحت کے ساتھ محدث دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی شافعی المذہب لکھا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث عہد شاہ ولی اللہ کے لخت جگر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ آپ بہتان المحدثین

میں فرماتے ہیں کہ:

و کثرت ابو الحسن، در مذهب شافعی است

اور کثرت آپ کی ابو الحسن ہے، آپ شافعی المذہب ہیں۔

(بستان المحمدین ص ۱۱۹)

اسی طرح غیر مقلدین کے معروف عالم علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی تصنیف التعلیق المغنی میں آپ کے فقہ شافعی پڑھنے کی تصریح کی ہے اور لکھتے ہیں کہ

انه درس لفقه الشافعی علی ایسی سعید الاصطخیری

(التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی ص ۸ ج ۱)

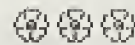
اسی طرح امام ولی الدین الخطیب صاحب مشکوٰۃ نے بھی آپ کے فقہ شافعی پڑھنے کی تصریح کی ہے۔ ملاحظہ کریں اکبال فی اسماء الرجال امام سبکی، امام بن تیمیہ، امام سمعانی، امام ذہبی، امام علامہ کتابی اور شاد عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین کی تصریحات کے مطابق امام دارقطنی شافعی المذہب ہیں۔ اب میں امام المحمد شین امام بخاری کا فرمان بھی نقل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک بھی امام دارقطنی شافعی المذہب ہیں چنانچہ اپنی معروف تصنیف فتح المغنی میں امام دارقطنی کا تعارف کا اس طرح لکھتے ہیں۔

البيضاوی الشافعی وهو الحافظ الفقیہ ابو الحسن علی بن عمر

(فتح المغنی ص ۳۷ ج ۴)

صاحب السنن

آپ بغدادی شافعی، حافظ فقیہ ابو الحسن علی بن عمر صاحب سنن ہیں۔



امام بیہقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام شیخ السنن بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ابو بکر احمد بن الحسن بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی ہے۔ اپنے وقت کے جلیل القدر محدث تھے طلب حدیث کے لیے بغداد، کوفہ، خراسان اور حجاز کا سفر کیا۔ آپ ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں امام حاکم، ابو طاهر، ابن فورک، مشکلم اصول، ابو علی رزو باری اور عبد الرحمن سلمی شامل ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے کتاب الاسماء والصفات، دلائل المنبوۃ، مناقب شافعی، کتاب دعوات الکبیر، کتاب الزہد، کتاب البعث والنشور، الترغیب والترہیب، کتاب الخلائق، اربعین کبریٰ، اربعین صغریٰ، کتاب الاسرار شامل ہیں۔ مگر ان تمام کتب میں سب سے زیادہ شہرت آپ کی کتاب السنن الکبریٰ کو ملی۔ اس کے علاوہ آپ کی ایک اور کتاب معرفۃ السنن و الاثار ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اسنے جلیل القدر محدث ہونے کے ساتھ ساتھ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مقلد تھے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ شافعی کی نصرت کیلئے بہت کام کیا۔ آپ کے شافعی ہونے پر محدثین اور ائمہ عظام کی تصریحات ملاحظہ کریں۔

امام المحرمین سیدنا امام ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرۃ الحفاظ میں امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو المعالی کا فرمان نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ:

ما من شافعی الا ولشافعی علیہ منۃ الا ابابکر البیہقی فان له العنة

علی الشافعی لتصانیفہ فی بصرة مذہبہ

ترجمہ: کوئی شافعی المذہب ایسا نہیں ہے جس پر امام شافعی کا احسان نہ ہو مگر ابو بکر بیہقی،

کیونکہ امام شافعی پر ان کا احسان ہے۔ اس لیے کہ انہوں نے مذہب شافعی کی نصرت کے

لیے بہت کام کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۱۵ ج ۳)

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام تاج الدین سبکی نے امام بیہقی کا تذکرہ بھی طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں کیا ہے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب معرفۃ السنن والآثار کے متعلق یوں اظہار خیال کیا ہے کہ کسی بھی شافعی فقیہ کو اس کے بغیر چارہ نہیں۔ ملاحظہ کریں طبقات الشافعیہ الکبریٰ۔

امام عبد الکریم سمعانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محمدت سمعانی نے امام بیہقی کے شافعی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے اور فرماتے ہیں کہ۔

وكان تصحيح نصوص الشافعي

یعنی امام بیہقی امام شافعی کے صریح اور منصوص اقوال کے تابع تھے۔

(الانساب ص ۴۱۲ ج ۲)

امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محمدت ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ میں بھی امام ابو العالی کے حوالے سے آپ کی شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔ تذکرۃ الحفاظ ص ۴۱۰ ج ۳۔ اس کے علاوہ آپ اپنی کتاب المعبر میں بھی آپ کے شافعی ہونے کی واضح الفاظ میں تصریح کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ
الاصنام العالم ابو بکر احمد بن الحسين بن علي الخضر جردى الشافعي
(المعبر فی خبر من خبر ص ۳۱ ج ۳)

امام سخاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

محمدت سخاوی شافعی نے بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی تصنیفات میں شافعی لکھا ہے۔
(ملاحظہ کریں فتح المغیث ص ۳۹ ج ۳)

امام ابن قاضی شہید دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن قاضی شہید دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہیں۔ اسی لیے آپ نے آپ کا ذکر اپنی کتاب طبقات الشافعیہ ص ۲۲۶ ج ۱ میں کیا ہے۔

محمدت ہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہیں حتیٰ کہ آپ کے بیان کے مطابق امام شافعی کے مذہب کی بنا جن احادیث و آثار پر ہے وہ سب امام بیہقی نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ میں جمع کر دی ہیں۔ چنانچہ آپ اپنی تصنیف اتحاف النبیہ میں اس کی تصریح کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ:

واما الاحادیث والآثار التي عليها بناء مذهب الشافعي فاجمع كتاب

فيها السنن الكبرى للبيهقي وهو مسند الشافعي في الحقيقة (اتحاف النبیہ ص ۱۳۱)

شاہ ولی اللہ کی رائے کے مطابق امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب السنن الکبریٰ حقیقت میں مسند شافعی ہے۔ کیونکہ آپ نے اس کتاب میں وہ احادیث و آثار روایت کیے جن پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی بنیاد ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے اپنی کتاب بہتان المحدثین میں امام بیہقی کی کتاب معرفۃ السنن والآثار کے متعلق ان الفاظ میں تحسین کی ہے۔

نیز تصنیف بیہقی است و گفته اند کہ معنی ابن نام آن است

معرفة الشافعي للسنن والآثار ولهذا تاج الدين سبكي گفته است کہ فقیہ شافعی را چارہ نیست ازین کتاب

یہ کتاب بھی تنقیدی کی تصنیف ہے۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ اس نام کے معنی ہیں "معرفۃ الشافعی بالسنن والآثار" اسی لیے تاج الدین بن کئی فرماتے ہیں کہ شافعی فقہ کو اس کتاب کی سخت ضرورت پڑتی ہے بغیر اس کتاب کے اس کو چارہ نہیں۔ (بستان المحمد شین ص ۱۳۲)

امام المحمد شین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام المحمد شین سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ جن کی جلالت علم و فضل پر تمام روئے زمین کے علماء اور فضلاء گواہ ہیں آپ نے بھی اپنی تصنیف الحاوی للفتاویٰ میں امام تنقیدی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ان الفاظ میں گواہی دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

وهو من كبار الشافعية

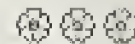
اور آپ کا شمار کبرائے شافعیہ میں ہوتا ہے۔ (الحاوی للفتاویٰ ص ۵۶ ج ۲)
ان تمام ائمہ محدثین مثل امام تاج الدین بن کئی، امام ابوالعزیز امام سخاوی، امام سمعانی، امام ذہبی، امام جلال الدین سیوطی، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ علیہم السلام کے نزدیک امام تہذیبی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہیں۔ ہمیں کسی بھی امام یا محدث کی تصریح نہیں ملی جو یہ کہتے ہوں کہ امام تنقیدی غیر مقلد تھے یا مجتہد مطلق مستقل تھے۔ امام تنقیدی کے اوکثر شافعی تھے۔ آپ کی تصنیفات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل سے بھری پڑھی ہیں۔ آخر میں معروف غیر مقلد عالم علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی کی رائے بھی نقل کی جاتی ہے۔ آپ اپنی معروف تصنیف التاج المکمل میں امام تہذیبی کا تعارف اس طرح لکھتے ہیں۔

ابوبکر، احمد بن الحسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی
البحسرو جردی، الفقیہ الشافعی الحافظ الکبیر المشہور

(الراج المکمل من جواهر تشریحات الطراز الاول ص ۲۲)

آپ نے دیکھا کہ غیر مقلدین علماء اور فضلاء کے ہاں بھی امام تنقیدی رحمۃ اللہ علیہ

شافعی المذہب ہیں۔



امام ابو عوانہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحمد شین امام ابو عوانہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے عظیم القدر محدث تھے۔ آپ کا نام یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن یزید انیسایوری ہے۔ بڑے بڑے ائمہ حدیث نے آپ کی تحسین کی ہے اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

کان ابو عوانہ من علماء الحديث و اثباتهم

امام ابو عوانہ علمائے حدیث اور اثبات میں سے تھے۔

(تذکرۃ الخطاط ص ۳ ج ۲)

آپ کی مشہور اور معروف تصنیف الصحیح المسند ابو عوانہ ہے۔ یہ کتاب آپ کی جلالت علمی پر دال ہے علماء اور محدثین نے اس کتاب کا شمار بھی صحیح احادیث کی کتب میں کیا ہے اور یہ صحیح مسلم پر متفرج ہے۔ آپ اسفرائن کے رہنے والے تھے بعد میں آپ نے نیشاپور میں سکونت اختیار کی طلب حدیث کے لیے آپ نے خراسان، یمن، حجاز، شام، اصفہان اور مصر کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ میں امام مسلم بن الحجاج، یونس بن عبد الاعلیٰ، محمد بن یحییٰ ذہلی، امام مزنی اور امام ربیع شامل ہیں۔

آپ کے تلامذہ میں امام طبرانی، امام ابوبکر اسمعیلی اور ابوعلی نیشاپوری اور بہت سے دیگر محدثین شامل ہیں۔ امام ابو عوانہ رحمۃ اللہ علیہ بھی امام شافعی کے مقلد تھے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام شافعی کا مذہب اسفرائن میں پہنچایا تھا۔ آپ کے متعلق محدثین کی آراء ملاحظہ کریں۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

حاکم الحدیث امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ محدث ابو عوانہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

وکان هو اول من ادخل کتب الشافعی و مذهبہ الی اصفرائین

آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام شافعی کی کتابیں اور آپ کا مذہب
اسرائین پہنچایا۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۳ ج ۳)

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے
امام تاج الدین سبکی فرماتے ہیں کہ

وهو اول من ادخل مذهب الشافعي الى اسفرانين
آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے شافعی مذہب اسفرانین میں پہنچایا۔
(طبقات الشافعية الكبرى ص ۳۲۱ ج ۲)

امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ذہبی شافعی نے امام ابو عوانہ کا ذکر تذکرۃ الحفاظ میں نہایت شرح و دست
کے ساتھ کیا ہے۔ اور آپ کے شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔ ملاحظہ کریں تذکرۃ الحفاظ
ص ۳ ج ۳ اسی طرح علامہ ذہبی نے العصر میں بھی آپ کو شافعی المذہب قرار دیا ہے۔
چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ۔

وكان معه حفظه فقيها شافعي اماما۔ (العصر فی خبر من خبر ص ۱۶۵ ج ۲)
اسی طرح امام ابن قاضي شہد التوثی ۸۵۱ھ نے بھی طبقات الشافعية میں آپ کے
مذہب شافعی کے اسفرانین میں داخل کرنے کا ذکر کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ انسہ اول من
ادخل مذهب الشافعي الى الشفانين۔ (طبقات الشافعية ص ۶۹ ج ۱)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث بند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی آپ کے شافعی المذہب ہونے
کی تصریح کی ہے۔ برتان محمد ثین میں فرماتے ہیں کہ

در مذهب شافعی بود و مذهب شافعی را اول کسی در اسفرانین
آور دور و اج داد و دست دو فقه شاگرد مزنی و ربیع بود کہ از اجل
اصحاب شافعی اند

امام ابو عوانہ شافعی المذہب تھے۔ اسفرانین میں مذہب شافعی کی ابتدا انہیں سے
ہوئی۔ اور آپ نے ہی اسے رواج دیا۔ امام ابو عوانہ فقہ میں مزنی اور ربیع کے شاگرد تھے جو
امام شافعی کے مخلص اور اعلیٰ شاگردوں میں سے تھے۔ (برتان محمد ثین ص ۹۸)
علامہ محمد بن جعفر الکلتانی رحمۃ اللہ علیہ

محدث محمد بن جعفر الکلتانی القاسی نے بھی اپنی تصنیف الرسالة المستطرفة میں امام
ابو عوانہ کو شافعی لکھا ہے۔ آپ امام ابو عوانہ کا تعارف ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

والحافظ ابو عوانہ يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن يزيد
الاسفراني النيسابوري الاصل الشافعي

اور حافظ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن یزید الاسفرانی نیشاپوری اصل
اور شافعی المذہب ہیں۔

اسی طرح امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح المغیث ص ۴۴ ج ۱ میں بھی آپ کو شافعی
المذہب لکھا ہے۔

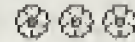
معزز قارئین کرام ان جلیل القدر ائمہ اور محدثین کی تصریحات کے مطابق امام
ابو عوانہ شافعی المذہب ہیں۔ اگر آپ غیر مقلد یا مجتہد فی الشرع یا مجتہد مطلق مستقل ہوتے تو
یہ محدثین عظام ضرور اظہار فرماتے۔ کسی امام یا محدث نے ان کے غیر مقلد ہونے کی تصریح
نہیں کی تمام نے آپ کے تعارف کے ساتھ شافعی ضرور لکھا ہے۔

آخر میں غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی کی تصنیف التاج المکمل

سے امام ابو عوانہ کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں آپ نے تراحت کی ہے کہ آپ نے
ہی اسرار میں شافعی مذہب کو رواج دیا اس لیے آپ لکھتے ہیں کہ۔

وابو عوانہ هو الذي اظهر لهم مذهب الامام الشافعي رحمه الله
تعالى باسفر اثنين بعد مارجع من مصر (الراج المکمل ص ۱۳۶)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب نے کسی
صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اسرار میں شافعی مذہب پہنچانے والی شخصیت محدث
ابو عوانہ ہے۔



امام ابن خزیمہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نای ابو عبد اللہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن یحییٰ
السلمی النیسابوری ہے۔ آپ ایک عظیم محدث اور حافظ الحدیث تھے۔ آپ امام احمد شین امام
ابن حبان رحمۃ اللہ کے شاگرد تھے۔ کتب حدیث میں صحیح ابن خزیمہ آپ کی تصنیف ہے۔ اس
میں آپ نے صحیحین کی طرح صحت کو شرط لازم قرار دیا ہے۔ آپ بھی شافعی المذہب تھے۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

امام احمد شین امام سخاوی شافعی نے اپنی معروف تصنیف فتح المغیث میں محدث
ابن خزیمہ کے متعلق شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔

امام الانصاری بکر ابن خزیمہ..... واسمه محمد بن اسحاق
السلمی النیسابوری الفقیہ الشافعی۔ (فتح المغیث ص ۳۰ ج ۱)

علامہ محمد بن جعفر الکلتانی القاسی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

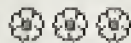
محدث محمد بن جعفر الکلتانی القاسی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الرسالة المستطرفة میں
آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

وابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن المغيرة السلمي
النیسابوری الشافعی شیخ ابن حبان (الرسالة المستطرفة ص ۱۸)

عمر رضا کمالہ

شیخ عمر رضا کمالہ نے بھی اپنی معروف تصنیف معجم المؤلفین میں امام ابن خزیمہ کو
شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن المغيرة النیسابوری الشافعی
(معجم المؤلفین ص ۳۰ ج ۸)



امام یحییٰ بن سعید القطان حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد بن یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے تلامذہ میں یحییٰ ابن معین، علی بن مدینی اور امام احمد بن حنبل کے نام قابل ذکر ہیں۔ امام احمد ثین امام یحییٰ بن سعید القطان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قابل صد افتخار شاگردوں میں سے تھے۔ آپ اکثر امام اعظم کے حلقہ درس میں شریک ہوتے تھے۔ اور امام اعظم کی شاگردی پر فخر کیا کرتے تھے۔ آپ بھی مسائل میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے تھے۔ بہت سے محدثین نے آپ کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے اور لکھا ہے کہ آپ امام اعظم کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس کے قول پر رائے پر فتویٰ دیا جائے انسان اسی کا مقلد ہوتا ہے۔ اب اگر کرام کی تصریحات ملاحظہ کریں کہ امام یحییٰ بن سعید القطان امام ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

امام الجرح والتعديل یحییٰ ابن معین کا فرمان

امام احمد ثین امام یحییٰ بن معین کے مطابق امام یحییٰ بن سعید القطان امام ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام ابی عبد اللہ حسین بن علی الصیرفی المتوفی ۳۲۶ھ نے اپنی تالیف اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ میں یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا ہے۔

قال یحییٰ ابن معین و کان یحییٰ بن سعید القطان یفتی بقول ابی حنیفہ یحییٰ ابن معین نے کہا کہ یحییٰ بن سعید القطان امام ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ (اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۱۳۹)

معزز قارئین امام ابن معین کے فرمان کے مطابق امام یحییٰ بن سعید القطان فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر کی رائے

محدث ابن حجر شافعی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب المعجم میں یحییٰ بن سعید القطان کا اپنا فرمان بھی نقل کرتے ہیں۔

قد اخذنا باكثر اقواله

یعنی ہم نے امام ابو حنیفہ کے اکثر اقوال اخذ کیے۔

(تہذیب المعجم تہذیب ترجمہ امام ابو حنیفہ)

امام ذہبی شافعی کی رائے

حافظ الحدیث محدث ذہبی کی رائے کے مطابق بھی یحییٰ بن سعید القطان امام اعظم کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ چنانچہ آپ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ

و کان یحییٰ القطان یفتی بقول ابی حنیفہ

اور یحییٰ القطان ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۸۲ ج ۱)

اسی طرح محدث ذہبی العصر میں بھی اس فرمان کو روایت کرتے ہیں۔

قال و کان یحییٰ القطان یفتی بقوله یحییٰ

اور یحییٰ القطان بھی امام ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

(العصر فی خبر من عصر ص ۳۲۵ ج ۱)

محدث ابن حجر کی ہمتی المتوفی ۹۷۳ھ کی رائے

محدث شہاب الدین احمد بن حجر الہمتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف الغیرات الحسنان میں سیدنا یحییٰ بن سعید القطان کا فرمان نقل کیا ہے۔

قال یحییٰ بن سعید القطان ما سمعنا احسن من رای ابی حنیفہ

یحییٰ بن سعید نے کہا کہ ہم نے امام ابو حنیفہ سے بڑھ کر کسی کو احسن رائے والا نہیں دیکھا۔
(الطہرات الحسان ص ۳۱)

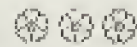
اس کے بعد ابن حجر مزیہ فرماتے ہیں کہ

"كان يذهب في الفتوى الى قوله" (الخيرات الحسان ص ۳۱)

اور بہت سے محدثین اور فقہانے اپنی کتب میں تصریح کی ہے کہ آپ امام اعظم ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ اس لیے اکثر فقہا مناقب میں آپ کو حنفیہ میں ذکر کرتے ہیں۔ جیسے امام ابن امیر از کردی المتوفی ۸۲۷ھ نے بھی مناقب ابی حنیفہ ص ۲۰۱ ج ۲ میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ آپ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

اگر محدث یحییٰ بن سعید قحطان غیر مقلد ہوتے تو یہ امر عظام اور جلیل القدر محدثین کبھی بھی یہ نہ لکھتے کہ آپ امام ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

یاد رہے کہ یہ جلیل القدر محدث یعنی یحییٰ بن سعید قحطان صحاح ستہ کے مرکزی راویوں میں شمار ہوتے ہیں اور کتب صحاح ستہ آپ کی روایت کردہ احادیث سے بھری پڑی ہیں۔



امام وکیع بن الجراح حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین سیدنا امام وکیع بن الجراح امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بلند پایہ شاگردوں میں سے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام وکیع بن الجراح کے شاگرد تھے۔ امام وکیع بن الجراح ایک بلند پایہ محدث تھے۔ امام الجرح والتعدیل یحییٰ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کو وکیع بن الجراح پر ترجیح دوں۔ (ملاحظہ کریں تہذیب الاسماء والغات ترجمہ وکیع للامام نووی) اتنا جلیل القدر محدث بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ کیونکہ بہت سے محدثین نے اپنی کتب میں اصرار کیا ہے کہ آپ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اب آپ محدثین کی آرا ملاحظہ کریں۔

امام المحدثین علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

حافظ الحدیث امام بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں امام وکیع بن الجراح کے متعلق لکھا ہے کہ۔

وکیع وکان یفتی بواہ

امام وکیع امام ابو حنیفہ کی رائے پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۲ ج ۶)

امام ابی عبد اللہ الصبری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۳۶ھ

امام ابی عبد اللہ الصبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام وکیع امام ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

كان يستقبل القيلة ويحفظ حديثه ويقوم الليل ويسر الصوم ويفتي

يقول ابی حنیفہ وکان قد سمع منه شیئا کثیرا (اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۱۳۹)

محدث صبری آپ کے خفی ہونے کو ہاجب وکل اعلان کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ وکیع بن الجراح امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ اور آپ نے امام اعظم سے فقہ اور حدیث کے متعلقہ علوم میں سے بہت کچھ اخذ کیا۔

امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تصنیف احمر میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ امام وکیع بن الجراح امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ۔

ويفتى بقول ابي حنيفة

کہ آپ امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

(الصر فی خبر من غیر ص ۲۴۲ ج ۱)

اسی طرح محدث ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ ص ۲۸۲ ج ۲ میں بھی امام وکیع بن الجراح کے متعلق یہ ہے فرماتے ہیں۔

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

مولانا شبلی نعمانی نے بھی امام وکیع بن الجراح کے متعلق اپنی معروف تصنیف سیرت العمان میں لکھا ہے کہ

”یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے۔ اور ان سے بہت سی حدیثیں سنی تھیں۔ اکثر مسائل میں امام صاحب کی تقلید کرتے تھے اور انہیں کو قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ

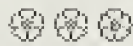
كان يفتي بقول ابي حنيفة او كان قد سمع منه شيئا كثيرا

(سیرت العمان ص ۳۶۸)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ علامہ شبلی نعمانی نے بھی امام وکیع بن الجراح کے خفی

المدہب یعنی امام اعظم ابوحنیفہ کے مقلد ہونے کی تصریح کی ہے کیونکہ امام وکیع بن الجراح امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

معزز قارئین اتنا جلیل القدر محدث بھی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کا مقلد تھا۔ یاد رہے کہ یہ امام بھی یعنی وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے آپ سے بکثرت روایت لی ہے۔ صحیح بخاری آپ کی روایت سے بھری پڑی ہے۔



امام المحمد ثین عبد اللہ بن المبارک حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحمد ثین سیدنا امام عبد اللہ بن المبارک امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجل تلامذہ میں سے تھے۔ بڑے عظیم الشان محدث اور بے بدل فقیہ اور مجاہد اسلام تھے۔ محدث نووی تہذیب الاسانوفات میں فرماتے ہیں کہ آپ ایسے امام ہیں کہ جس کے ذکر سے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور جس کی محبت سے مغفرت کی امید کی جاسکتی ہے۔

محمد ثین نے آپ کو امیر المؤمنین فی الحدیث مکھا ہے۔ آپ کا اپنا بیان ہے کہ میں نے چار ہزار شیوخ سے حدیث سیکھی۔ اتنا جلیل القدر محدث بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد اور مقلد ہے۔ اللہ عظام نے آپ کو طبقات حنفیہ میں رکھا ہے۔ بلکہ امام ابو عبد اللہ حسین بن علی البصری المتوفی ۲۳۶ھ نے اپنی تصنیف اخبار ابی حنیفہ واصحابہ میں امام عبد اللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا بیان بھی نقل کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

قال عبد اللہ بن المبارک لا نکذب اللہ فی انفسنا امامنا فی الفقه

ابو حنیفہ (اخبار ابی حنیفہ ص ۱۳۵)

معزز قارئین امام عبد اللہ بن المبارک ڈسکے کی چوٹ پر اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ نقد میں ہمارے امام ابو حنیفہ ہیں یعنی آپ فقہ حنفی کا بر ملا اعتراف کر رہے ہیں۔

یہی امام صیغری ایک دوسری جگہ امام عبد اللہ بن المبارک کا فرمان نقل کرتے ہیں جو کہ نہایت ہی ایمان افروز ہے۔ اور آپ کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کتنا قلبی لگاؤ تھا اور آپ نے کس قدر علوم امام اعظم سے اخذ کیے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

لولا انی لقیتم اباحنیفہ لکنت من الفلاسین الذین یمعنون القلوس

بیہداد ولولا انی لقیتم اباحنیفہ لکنت من المبتدعۃ

اگر میری ملاقات امام ابو حنیفہ سے نہ ہوتی تو میں قلوب کا بندو ہوتا اور میں بدعتی ہوتا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۱۳۵)

اللہ اکبر امام عبد اللہ بن المبارک کے اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کہتے کثر قسم کی حنفی تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر امام اعظم ابو حنیفہ سے اس شرف ملاقات نہ ہوتا تو ہم بغداد کی گلیوں میں روپے پیسے کا کاروبار کر رہے ہوتے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہوتی تو ہم بدعتیوں میں سے ہوتے۔

قارئین کرام آپ نے ملاحظہ کیا کہ امام ابن المبارک کا سیدنا امام اعظم سے کتنا کتنا شدید قسم کا تعلق تھا۔ آپ امام اعظم کی شاگردی پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے۔ اور فقہی مسائل وغیرہ امام اعظم کے درس سے اخذ کرتے تھے جب تک امام اعظم حیات رہے آپ امام اعظم کی صحبت میں رہ کر تحصیل فقہ حدیث اور اخذ فیض کرتے رہے۔

بہت سے محدثین اور فقہائے آپ کو طبقات حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ علامہ مولیٰ طاش کبریٰ زاد علیہ الرحمۃ نے منارج السعادات میں آپ کو حنفی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

ومن ائمة الحنفیہ عبد اللہ بن المبارک

اور ان کے حنفیہ میں سے ایک امام عبد اللہ بن المبارک بھی ہیں۔

(منارج السعادات ص ۱۱۲ ج ۲)

امام عبد اللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں قصیدہ بھی لکھا تھا۔ اور آپ کے اشعار جو امام اعظم کی شان میں ہیں بہت مشہور ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں چند اشعار نقل کیے ہیں۔ علامہ شمس العالی نے بھی سیرت النعمان میں آپ کا ایک شعر نقل کیا ہے

رایت اباحنیفہ حین تولی

ویطلب علمہ ببحر اعزیزا

(سیرت النعمان ص ۲۲۵)

بعض حضرات امام عبداللہ بن المبارک کو امام مالک کے اصحاب سے کہتے ہیں۔
میں کہتا ہوں کہ جب تک امام ابوحنیفہ حیات رہے امام عبداللہ بن المبارک ان سے اخذ فیض
کرتے رہے۔ آپ کے انتقال کے بعد سیدنا عبداللہ بن المبارک امام مالک کے پاس
حاضر ہوتے ہیں۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بہت سی احادیث میں فرماتے ہیں کہ
وچوں امام اعظم وفات یافتہ در مدینہ منورہ نزد حضرت امام

مالک تفرغہ نمودند

جب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہو گئی تو مدینہ منورہ میں امام مالک کی
خدمت میں رہ کر علم کی تکمیل کی۔ (بستان المحدثین ص ۱۵۶)

میں کہتا ہوں کہ اگر امام اعظم کی وفات کے بعد امام عبداللہ بن المبارک امام
مالک سے پڑھتے بھی رہے تو آپ حنفیوں سے کیسے خارج ہو گئے جبکہ آپ امام اعظم کی
وفات تک امام اعظم سے فیض حاصل کرتے رہے۔ کیونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۰ھ میں
انتقال فرماتے ہیں اور امام عبداللہ بن مبارک کی ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ میں وفات ہوئی ہے۔ آخر
میں امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کے وہ اشعار لکھے پاتے ہیں جو صاحب در مختار
نے روایت کیے

لقد زان البلاد من علیہا امام المسلمین ابو حنیفہ
امام صافری الاسلام نوراً امیناً للرسول وللخلفہ
فلعنہ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفہ

امام المسلمین ابوحنیفہؒ نے شہروں اور ان کے باشندوں کو زہنت بخشی۔ ابوحنیفہ امام
ہیں اور اسلام میں نور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے علوم کے امین ہیں۔
چنانچہ ریت کے ذرات برابر لعنت ہو اس پر کہ جو امام اعظم ابوحنیفہ کا قول (دشمنی سے) رد
کرے۔ معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ امام عبداللہ بن المبارک کہتے کچھ خفی ہیں کہ اس

مخلص پر لعنتیں بھیجتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کے قول کو دشمنی کی وجہ سے رد کرے۔ اور خود آپ امام
اعظم کے قول کو کیوں نہیں مانتے ہوں گے۔ ضرور بر ضرور ہر حال میں آپ ہی کے قول پر
فتویٰ دیتے ہوں گے۔

مجھے ایک صاحب فرمانے لگے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا قول ہے کہ جب
صحیح حدیث مل جائے تو میرے قول کو چھوڑ دو اور حدیث پر عمل کرو۔ میں نے کہا کہ آپ نے
امام ابوحنیفہ کے فرمان کو سمجھا ہی نہیں۔ امام صاحب کو اپنے تفسیر فی الدین پر اتنا اعتماد تھا کہ
آپ کا دینی مسائل میں ہر قول صحیح حدیث سے ہی اخذ تھا۔ ہم تو اس شخص کو مسلمان ہی نہیں
سمجھتے جو سنت رسول کو ترک کر کے کسی غیر نبی کی باتوں پر عمل کرے۔

عزیز ساتھیو! امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر قول قرآن اور حدیث سے ہی
ماخوذ ہے اس لیے امام عبداللہ بن المبارک بھی اتنی شدت کے ساتھ اس شخص پر تنقید فرماتے
ہیں جو امام اعظم کے قول کو رد کرے۔ اور دوسری بات یہ کہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ
ان لوگوں پر تو لعنتیں بھیجیں جو امام اعظم کے قول کو رد کرتے ہیں مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خود
امام اعظم کے قول پر عمل نہ کرتے ہیں یا امام ابوحنیفہ کے قول کو نہ مانتے ہوں۔



امام مکی بن ابراہیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ

خاتمہ الحفاظ امام مکی بن ابراہیم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بائیس ثلاثیات روایت کی ہیں یہ شرف امام بخاریؒ کو محدث مکی بن ابراہیم کی وجہ سے ملا کیونکہ ان ثلاثیات میں گیارہ تو صرف اور صرف امام مکی بن ابراہیم کی سند سے روایت ہیں۔

محدث مکی بن ابراہیم کو محدث ذہبی نے الحفاظ اور الامام جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ امام دارقطنی نے آپؒ کو "امام" اور "نامون" فرمایا ہے۔ (دیکھئے تذکرۃ الحفاظ ص ۳۳۲ ج ۱) امام مکی بن ابراہیم بڑے بچے اور کٹر قسم کے حنفی تھے۔ امام ابوحنیفہ کے مقلد تھے۔ آپ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شریک ہوتے رہتے تھے۔ آپ کے متعلق صدر الاسماء کی مناقب نعمان میں تحریر کرتے ہیں کہ

وكان يحب ابا حنيفة حباً شديداً او يتعصب لمذهبه

اور آپ امام ابوحنیفہ سے بڑی محبت کرتے تھے اور (حنفی) مذہب میں منصب واقع ہوئے تھے۔

معزز قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ امام محمد شین مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کتنے پختہ قسم کے حنفی تھے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جن کی ساری زندگی کا کل سرمایہ بائیس ثلاثیات ہیں۔ امام بخاری کو بجا طور پر ان پر فخر بھی کرنا چاہیے۔ ان ثلاثیات کو روایت کرنے والے محدث بھی حنفی ہی واقع ہوئے ہیں۔

محدث مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۵ھ میں فوت ہوئے۔

❦ ❦ ❦

علامہ ابن تیمیہ حنبلی

علامہ ابن تیمیہ کا شمار نامور محدثین اور فقہاء میں ہوتا ہے۔ ان کا نام احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام ابن تیمیہ ہے۔ انہوں نے جید علماء سے کتاب علم کیا ہے۔ احادیث مبارکہ کے اچھے حافظ اور جامع العلوم شخصیت تھے۔ تین سو سے زیادہ کتابیں ان کے قلم سے نکلیں۔ اکابر علماء نے آپ کے علم کو تسلیم کیا ہے لیکن اپنے بعض تعزلات کی وجہ سے ان کی شخصیت بڑی متنازعہ ہے فی زمانہ بعض مکاتب فکر ان کی رائے کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ خاص طور پر غیر مقلدین ان سے بہت استغبار کرتے ہیں۔

ابن رجب حنبلی آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

هو الامام الفقيه المجتهد المحدث المفسر الاصولي (الناج مکتل)

علامہ ابن تیمیہ بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ بڑے بڑے

محدثین نے گواہی دی ہے کہ آپ حنبلی تھے۔

علامہ محمد بن جعفر الکسانی آپ کے متعلق یوں تحریر کرتے ہیں۔

الامام تقي الدين ابي العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام

ابن عبد الله (بن تیمیہ) الحارانی الدمشقی الحنبلی الحافظ الجامع المصنف

(الرسالۃ المسطرہ ص ۱۵۷)

معروف غیر مقلد عالم علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنے مختلف

تصنیفات میں علامہ ابن تیمیہ کو حنبلی ہی لکھا ہے۔

چنانچہ آپ اپنی تصنیف البرہ ص ۲۸ میں علامہ ابن تیمیہ کو حنبلی لکھتے ہیں اسی طرح

آپ اپنی تصنیف الطبی ذکر الصحاح ص ۱۰۱ میں علامہ ابن تیمیہ اور ابن تیمیہ کا تعارف اس طرح

لکھتے ہیں۔

وهما امامان عالمان عاملان ثقتان ثقیان من افضل علماء الحنابلة

(المجلد فی ذکر الصحاح المبرور ص ۱۲۸)

علامہ ابن تیمیہ کو اب صاحب افضل علماء الحنابلہ یعنی تمام حنبلی علماء سے افضل لکھ رہے ہیں۔ اسی طرح اب صدیق حسن پھوپا پی غیر مقلد اپنی تصنیف التاج المکمل میں بھی آپ کو حنبلی ہی قرار دیتے ہیں چنانچہ اب صاحب تحریر کرتے ہیں کہ

شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام ابن تیمیہ الحارانی الدمشقی الحنبلی، تقی الدین ابو العباس (التاج المکمل ص ۳۲۹) ہم نے دیکھا کہ غیر مقلد علماء بھی علامہ ابن تیمیہ کو حنبلی المذہب ہی لکھتے ہیں یعنی آپ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے تھے۔

بلکہ علامہ ابن تیمیہ کے اساتذہ کرام بھی مقلد ہی تھے۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ علامہ ابن تیمیہ سے جواربعین روایت کی جاتی ہیں اس کے اکثر راوی مقلدین ہی ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ سے روایت کردہ اربعین علامہ کے فتاویٰ میں موجود ہے۔ یہ اربعین فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱۸ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ہم مثال کے طور پر چند مقلدین راویوں کے اساتذہ لکھتے ہیں جن سے علامہ ابن تیمیہ روایت لیتے ہیں۔ اور ان کے اسمائے گرامی کے ساتھ علامہ ابن تیمیہ خود ہی حنبلی، حنبلی، اور شافعی بھی تحریر کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ۔

(۱) اخبرنا الفقہ سبف الدین ابو زکریا یحییٰ بن عبد الرحمن بن

نجم ابن عبد الوہاب الحنبلی (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۸۰ ج ۱۸)

(۲) اخبرنا الفقہ الامام العالم العامل زین الدین ابو اسحاق ابراہیم

بن احمد بن ابی الفرج بن ابی طاہر بن محمد بن نصر عرف

بابن السدید الانصاری الحنفی (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۸۹ ج ۱۸)

(۳) وابو بکر ابن عمر بن یونس المزنی الحنفی

(۴) اخبرنا الشیخ الامام العالم فاضل القضاة شمس الدین ابو محمد عبد اللہ

بن محمد بن عطاء بن حسن الحنفی (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۹۳ ج ۱۸)

(۵) اخبرنا الشیخ الامام العالم العلامة الزاهد فاضل القضاة شمس

الدین ابو محمد عبد الرحمن بن ابی عمر محمد بن احمد بن

محمد بن قدامة المقدسی الحنبلی (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۹۵ ج ۱۸)

(۶) اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم الشافعی

(فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۹۵ ج ۱۸)

(۷) اخبرنا فاضل القضاة نفیس الدین ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن

علی بن جریر الحارثی الشافعی (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۱۱۵ ج ۱۸)

ہم نے دیکھا کہ علامہ ابن تیمیہ نے مقلدین حنفیہ، شافعیہ اور حنبلیہ سے روایت لی ہے اور ان مقلدین ائمہ عظام کو کیسے کیسے عظیم الشان الفاظ اور خطابات سے یاد کرتے ہیں۔

ہم علامہ ابن تیمیہ کے تفردات اور شذوذات سے برأت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی بقیہ علمی خدمات کو احسن نگاہ سے دیکھتے ہیں۔



سیدنا امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام المحدثین، زبدۃ المفسرین، غوث الاغیاث، قلب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ کا نام و نسب اس طرح بیان کیا جاتا ہے سیدنا عبدالقادر بن سید ابی صالح موسیٰ جنگلی بن سید عبداللہ بن سید یحییٰ بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جون بن سیدنا عبداللہ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نسب ماوری

ام الخیر سیدہ فاطمہ بنت سید عبداللہ بن ابی جہل الدین سید محمد بن سید محمود بن سید طاہر بن سید عبداللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ بن سیدنا امام محمد جواد بن سیدنا امام علی رضا بن سیدنا امام موسیٰ کاظم بن سیدنا امام جعفر صادق بن سیدنا امام محمد باقر بن سیدنا امام امام زین العابدین بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

امام المحدثین سیدنا امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنی حسینی یعنی نبیب الطرفین سید ہیں آپ ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ بعض محققین نے آپ کی تاریخ پیدائش ۴۷۰ھ بھی بتلائی ہے۔

امام المحدثین امام عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت کے جید علماء اور حفاظ حدیث سے علم حدیث اور فقہ حاصل کیا۔ علم حدیث میں آپ کے مندرجہ ذیل اساتذہ گرامی کے نام نامی بتائے جاتے ہیں۔ (امام قاضی ابی الحسین رحمۃ اللہ علیہ)

محدث باقانی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ

محدث جعفر السراج رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابی بکر بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے اساتذہ ادب میں امام ابی ذکریا القریظی زیادہ مشہور ہے۔ آپ شیخ الشیوخ یحییٰ بن علی حماد الدباس رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں بھی اکثر جایا کرتے تھے۔ امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد تھے۔ اساتذہ حنبلی کے مطابق انی اجتہاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے حنبلی المذہب ہونے کی تصریح بڑے بڑے ائمہ اور محدثین نے کی ہے۔ امام ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ۔

الشیخ القدوة ابی محمد عبدالقادر بن ابی صالح الحنبلی

(تذکرۃ الحفاظ ص ۲۷۲ ج ۳)

صرف حضور غوث اعظم ہی نہیں بلکہ آپ کے بیٹے بھی حنبلی المذہب تھے۔ چنانچہ حافظ ذہبی شافعی سیدنا عبدالرزاق بن عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

عبدالرزاق ابن الشیخ القدوة ابی محمد عبدالقادر بن ابی صالح الحنبلی الامام المحدث الحافظ الزاهد ابو بکر الحنبلی محدث بغداد۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۲۷۲ ج ۳)

اسی طرح اور بہت سے ائمہ عظام اور علمائے آپ کو حنبلی کہا ہے۔ صاحب بیجو الاسرار نے بھی آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے زبدۃ الآثار میں بھی آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

”مشہور ہے کہ آپ مذہب حنبلی پر تھے۔ اور بغداد میں اکثریت علماء حنابلہ ہی کی تھی۔ چونکہ امام احمد بن حنبل بھی بغداد میں رہے اس لیے ان کی تعلیمات کا زیادہ اثر تھا۔“

(زبدۃ الآثار مترجم ص ۵۴)

اسی طرح غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن خان نے بھی التاج المکمل میں آپ کے حنبلی ہونے کی واضح کاف الفاظ میں تصریح کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

عبدالقادر الجیلانی بن ابی صالح موسی بن جنکی دوست، نسبیہ الی الحسین بن علی رضی اللہ عنہما، الشیخ ابو محمد الجیلی الحنبلی الزاهد المشہور، صاحب المقامات والکرامات والعلوم والمعارف والاحوال المشہور، شیخ الحنبلیہ ولد بجیلان سنہ ۴۹۰ھ او سنہ ۴۹۱ھ عبد القادر جیلانی بن ابی صالح موسی جنکی دوست آپ کا نسب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ الشیخ ابو محمد الجیلی حنبلی المذہب ہیں زاہد مشہور ہیں۔ آپ صاحب مقامات، کرامات اور علوم و معارف ہیں اور آپ کے احوال مشہور ہیں۔ آپ شیخ احنابلہ ہیں۔ جیلان میں سنہ ۴۹۰ھ یا سنہ ۴۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔ (الناج المکمل ص ۱۶۰) اسی طرح علامہ صدیق حسن بھوپائی نے اپنی معروف تصنیف اطلالی ذکر اصحاب السلف میں بھی آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

ومن افوی الحجاج واسنی البراہین علی علو مقام هذا الامام الاجل الاکرم ورفعة مكانه وقوة مذهبه واجتهاده ان الغوث الاعظم والقطب الافخم الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جامع مذهبہ وتابع اقوالہ۔ ولذلك ثبت ذكره فی الحسنیة وکان حنبلیا علی المشہور المقرر انتهى۔ (المجلد ص ۳۰۰)

مندرجہ بالا عبارت میں علامہ صدیق حسن بھوپائی نے امام احمد بن حنبل کے مذہب کی سچائی کی دلیل ہی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ شیخ عبد القادر امام احمد بن حنبل کے مذہب کے حائل اور آپ کے اقوال کے تابع ہیں۔ اسی لیے آپ کا ذکر بھی حنابلہ میں کیا جاتا ہے۔

بعض لوگ سیدنا امام عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شافعی المذہب کہتے ہیں۔ جیسے معروف غیر مقلد عالم و اکرم محمد منیر زبیر سلفی اپنی تصنیف تاریخ اہل حدیث میں بھی

لکھتے ہیں۔ یہ کتاب اصل میں ایک اور غیر مقلد عالم شیخ احمد دہلوی کی تصنیف تعیین الفرقۃ الناجیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شافعی لکھا ہے۔ (ملاحظہ: تاریخ اہل حدیث ص ۳۴)

ہم نے مستند حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ آپ حنبلی ہیں اگر بالفرض آپ شافعی بھی ہوتے، ہیں تو مقلد ہی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام عبد القادر جیلانی مجتہد تھے۔ ہاں میں بھی اس رائے سے متفق ہوں مگر دیکھا یہ جائے گا کہ آپ مجتہدین کے کس درجہ میں شامل ہیں۔ مجتہد مطلق مستقل ہیں یا مجتہد مطلق منتسب یا مجتہد مطلق مستقل ہیں یا مجتہد مطلق منتسب یا مجتہد فی المذہب۔

میں نے اسما الرجال کی بہت سی کتب کا مطالعہ کیا مگر کسی بھی کتاب میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجتہد مطلق مستقل یا مجتہد مطلق منتسب نہیں لکھا گیا اور نہ ہی کسی شرعی مسئلے پر آپ کے اقوال ملتے ہیں کہ ہذا مذہب عبد القادر جیسے دوسرے ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے فقہی اقوال ملتے ہیں۔ البتہ چند ایک تحریرات ہماری نظروں سے گزری ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ سیدنا امام عبد القادر جیلانی مجتہد فی المذہب ہیں۔

معزز قارئین امام عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف مقلد محض یعنی ہماری طرح کے مقلد نہ تھے۔ بلکہ مجتہد فی المذہب تھے۔ جیسا کہ صاحب بیچ الاسرار نے بھی آپ کے مجتہد فی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ اسی طرح محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی زبدۃ الآثار تلخیص بیچ الاسرار میں آپ کے مجتہد فی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ مجتہد فی المذہب مجتہدین کے مدارج میں تیسرا درجہ ہے۔ یعنی آپ طبقات فقہاء کے تیسرے درجے پر ہیں۔ جیسا کہ ہم نے مجتہد کی بحث میں تصریح کی ہے۔ اور مجتہدین یعنی مجتہد مطلق منتسب اور مجتہد فی المذہب بھی اپنے مجتہد مطلق مستقل کے مقلد ہی ہوتے ہیں۔

بعض لوگ سیدنا امام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث اعظم کہنے سے منع کرتے ہیں۔ حالانکہ بڑے بڑے جلیل القدر علماء اور محدثین نے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم لکھا ہے شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ المذہبات شرح مشکوٰۃ میں آپ کو غوث اعظم لکھا ہے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد شہن فی الہند ہیں اور آپ کا لقب محقق علی الاطلاق ہے۔ تمام مذاہب کے پیروکار اس حقیقت کو نظر احسان سے دیکھتے ہیں۔ اشعۃ المذہبات کے علاوہ زبدۃ الانوار میں بھی آپ امام عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم لکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی کتب میں آپ کو غوث اعظم لکھتے ہیں۔

چنانچہ جمہور میں فرماتے ہیں کہ

اصل نسبت حضرت غوث الاعظم نسب اویسیہ است

یعنی حضرت غوث اعظم کی اصل نسبت نسبت اویسیہ ہے۔ (ہمد ۱۶)

ایک دوسری جگہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

از پنجاست کہ حضرت غوث الاعظم بہ تفاخر و کلمات کہریا یہ تکلم شدہ اند و تسخیر عالم

از ایشان ظاہری شود

یہاں پر بھی آپ نے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الاعظم لکھا ہے۔

اسی طرح غیر مقلدین کے امام علامہ صدیق حسن بھوپالی نے بھی الجملہ فی ذکر

الصالح السید میں اشعۃ المذہبات کے حوالہ سے آپ کو غوث الاعظم ہی تحریر کیا ہے۔

(ملاحظہ ہوا جلد ص ۳۰۰)

اسی طرح غیر مقلدین حضرات کے محترم شاہ اسماعیل دہلوی صاحب نے بھی اپنی

کتاب صراط مستقیم میں سیدنا عبدالقادر جیلانی کو غوث الاعظم ہی تحریر کیا ہے۔

اسی طرح غیر مقلد عالم و اکابر منیر زہیر سلفی صاحب نے بھی تاریخ اہل حدیث میں

آپ کو غوث الاعظم تحریر کیا ہے۔ ملاحظہ کریں تاریخ اہل حدیث ص ۴۲ بحر حال مقلدین ہوں یا

غیر مقلدین سب ہی جناب غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی کو عظیم محدث، فقیہ اور صلح اعظم مانتے ہیں۔ بڑے بڑے ائمہ عظام نے آپ کے مناقب میں کتب تحریر کی ہیں۔

(۱) الروض الزاھر فی مناقب الشیخ عبدالقادر از امام احمد قسطلانی

شارح بخاری بھجۃ الاسرار از علامہ نور الدین وبالحسن علی بن یوسف شطوطی

(۲) نزهتہ الخاطر القادر فی مناقب الشیخ عبدالقادر . از امام محلی

بن سلطان محمد قاری حنفی

(۳) نور الناظر فی اخبار الشیخ عبدالقادر . اس علامہ ابوبکر عبداللہ

تمیمی عراقی

(۴) راس المسافر فی مناقب الشیخ عبدالقادر . از امام عبداللہ بن

السعد الیافعی الشافعی

(۵) زبدۃ آثار تلخیص بھجۃ الاسرار . امام عبدالحق محدث دہلوی

(۶) روضة الناظر فی مناقب الشیخ عبدالقادر . علامہ مجدد الدین

فیروز آبادی صاحب قاموس

(۷) درر الجوھر فی مناقب الشیخ عبدالقادر . از علامہ سراج الدین

ابو حفص عمر بن علی

(۸) تفسیر الخاطر فی مناقب الشیخ سیدنا عبدالقادر . از سید

عبدالقادر اربلی

اسی طرح غیر مقلدین علماء میں سے علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی معروف

تصنیف التاج المحکم من جواهر مآثر الطراز الآخر والاول میں سیدنا امام عبدالقادر

جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفصل حالات نہایت ہی عمدہ طریقے سے تحریر کیے ہیں۔

امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام الحدیث ابن رجب کا نام زین الدین عبدالرحمن بن احمد ہے۔ ابن رجب کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ پہلے بغداد میں رہتے تھے۔ پھر دمشق چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ علم حدیث میں آپ کے تصانیف یا دگار ہیں۔ آپ مندرجہ ذیل کتب کے مصنف ہیں۔

شرح الجامع الترمذی

شرح بخاری

شرح الاربعین النوویہ

طبقات الحنابلہ وغیرہ

محدث ابن رجب ۷۵۵ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔

محدث ابن رجب حنبلی تھے۔ محدثین نے ائمہ کتب میں صراحت کے ساتھ آپ کے حنبلی ہونے کی شہادت دی ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکثافی المتوفی ۱۳۳۵ھ فرماتے ہیں کہ

الحافظ زین الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن احمد بن الحسن

بن محمد البغدادی ثم الدمشقی الحنبلی المعروف بابن رجب

(الرسالۃ المستطرفة ص ۱۴۱)

اسی طرح علامہ نواب صدیقی حسن جو پالی نے بھی التاج المکمل میں آپ کے

حنبلی المذہب ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ آپ التاج المکمل میں محدث ابن رجب

رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف ان الفاظ کے ساتھ لکھتے ہیں۔

العلامة زين الدين ابو الفرج عبدالرحمن بن شهاب الدين ابی

العباس احمد بن حسن (بن رجب) شيخ الحنابلہ والمحدثین

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ علامہ صدیقی حسن جو پالی غیر مقلد نے کئی صراحت کے ساتھ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ الحنابلہ یعنی حنبلیوں کے شیخ لکھا ہے۔ اسی طرح نواب صدیقی حسن جو پالی نے اپنی معروف تہذیب الخطہ میں بھی مختلف جگہ پر امام ابن رجب کو حنبلی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

الحافظ زين الدين عبدالرحمن بن احمد بن رجب الحنبلي

(الخطہ فی اذکار الصحاح السیاح ص ۲۱۹)

اسی طرح دوسری جگہ پر ہی الخطہ میں آپ نے ابن رجب کو حنبلی لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

(الحج ص ۲۳۳)



امام ابن الجزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابن جزری کا نام بانی محمد بن محمد بن علی المعروف بابن الجزری ہے آپ ۷۵۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے آپ نے علم حدیث وقت کے جدید محدثین سے حاصل کیا۔ جن میں حافظ الحدیث حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی کتب جو زیادہ مشہور ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

الحصن الحصین علم حدیث کی کتاب

التبصر فی القراءۃ العشر علم قرأت پر کتاب

تفریب لنشر انشراح فی القراءۃ العشر کا مختصر ہے

ادلة الواضحة فی تفسیر سورة الفاتحة سورة فاتحہ کی تفسیر

الجمال فی اسماء الرجال اسماء الرجال پر کتاب

توضیح المصابیح شرح المصابیح مصابیح کی شرح ہے۔

التعریف بالمولد الشریف میلاد النبی ﷺ پر مفید کتاب ہے

المسند فی ما يتعلق بمسند احمد علم حدیث کی کتاب

آپ کے دوسرے اساتذہ میں ابن ابی لیلہ، عزالدین بن جماعة اور محمد بن

اسماعیل بخاری شامل ہیں۔

محدث ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے مقلد تھے۔ بڑے بڑے آئمہ عظام

اور محدثین نے آپ کے شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالیہ

نے اپنی معروف تصنیف من عطاء کمال السنۃ میں آپ کو شافعی لکھا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

اخرج الامام العلامة شمس الدین محمد بن الجزری الشافعی

(مکر، عطاء کمال السنۃ ص ۱۹۸)

اسی طرح غیر مقلد بن میں سے نواب صدیق حسن بھوپالی نے التاج المکمل

میں اور علامہ عطا اللہ حنیف بھوجیانوی نے التعلیقات الظرف میں امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی لکھا ہے۔

محمد بن محمد الدمشقی الشیرازی الشافعی المعروف بابن

الجزری کان ابوہ تاجر الم یولدہ اربعین سنۃ، فلما حج شرب ماء زمزم،

ونوی حصول الولد، فاعطاه اللہ تعالیٰ هذا ابن السعید

محمد بن محمد الدمشقی الشیرازی شافعی جو ابن الجزری کے نام سے معروف ہیں۔

آپ کے والد تاجر تھے۔ چالیس سال تک اولاد نہیں ہوئی تھی پھر حج پر گئے اور آپ زم زم

پیتے وقت اولاد کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خوش نصیب بیٹا عطا فرمایا۔

(التاج المکمل ص ۳۶)

اسی طرح علامہ عطا اللہ حنیف بھوجیانوی امام ابن الجزری کا تعارف اس

طرح لکھتے ہیں۔

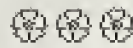
شمس الدین ابو الخیر محمد بن محمد بن علی الدمشقی ثم

الشیرازی قاضی القضاۃ المقرئ الشافعی المعروف بابن الجزری

(التعلیقات الظرف ص ۲۸)

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو شافعی المذہب

لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو آپ کے کتاب اتحاد النبیہ ص ۷۹۔



امام ابن عبد البر مالکی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابن عبد البر غنائے مغرب میں سے ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ کا نام یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم قرطبی ہے۔ آپ ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے۔ حافظ الحدیث علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر ہیں۔ ابو سعید نصرہ عبد الوارث بن سفیان اور دخل بن القاسم سے علم حاصل کیا۔ اس کے علاوہ عبد اللہ بن محمد بن عبد المؤمن سے بھی طلب حدیث کیا۔ اور دوسرے بہت سے محدثین کرام نے آپ کو اجازت دے کر رکھے تھے جن میں امام الحدیث ابن عبد البر مالکی مندرجہ صاحب الترغیب و الترہیب بھی شامل ہیں۔

آپ کی کتاب میں تمہید اور الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب زیادہ معروف ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی بہت سی کتب ہیں مثلاً طحاکی شرح الاستذکار

الدور فی اختصار المغازی ولسیر

کتاب العقل العقل الاما جافی او صافہم

جمہرة الانساب

بہجة المجالس وغیرہ

آپ ۴۶۳ھ میں شاطیہ میں فوت ہوئے

محدث ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ امام مالک کے مقلد تھے۔ اس لیے آپ کو مالکی کہا جاتا ہے۔ ابتدائی عمر میں آپ اصحاب ثواہر کے طریق پر تھے اس بات کی نشان دہی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے رشتان الحدیث میں بھی کی ہے۔ چنانچہ آپ کہتے ہیں کہ دور اول عمر ظاہرے بود بعد ازاں مالکی شہد مع ہذا میلانی فقہ شافعی ہم دارد۔

ابتدائی عمر میں اصحاب ثواہر میں سے تھے پھر مالکی ہوئے۔ اس کے باوجود فقہ

شافعی کی طرف بھی میلان تھا۔ (رشتان الحدیث مترجم ص ۱۸۴)

اسی طرح امام الحدیث ابن امام سخاوی شافعی نے بھی فتح المغیبت میں آپ کو مالکی لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتح المغیبت بشرح الدیۃ الحدیث ص ۳۴۹ ج ۲)

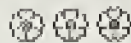
اس کے علاوہ امام زہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ میں بھی آپ کو مالکی ہی لکھا ہے۔ آپ بھی لکھتے ہیں کہ ابن عبد البر پہلے ظاہر تھے بعد میں مالکی ہو گئے ثم صار مالکیا۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۲۰۸ ج ۲)

غیر مقلدین نے بھی امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کو مالکی ہی لکھا ہے۔ علامہ سعید صدیق حسن بھوپالی نے اپنی تصنیف الخطہ میں مختلف جگہ پر آپ کو صراحۃً مالکی لکھا ہے۔

(ملاحظہ ہو کتاب البدی ذکر الصحاح ص ۹۶ ج ۳۵)

اس طرح عالم نبیل محدث محمد بن جعفر الکنانی التوفی ۱۳۴۵ھ نے بھی الرسائل المستطرفة میں آپ کو مالکی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ "ابی عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (بن عبد البر) الحمری القرطبی المالکی حافظ المغرب بن والمشرق"۔ (البرسات المستطرفة ص ۱۴) آپ ۴۶۳ھ میں فوت ہوئے۔



امام ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ

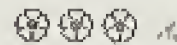
امام الحدیث حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ابو القاسم علی بن حسین بن ہشام دمشقی ہے۔ تاریخ الکبیر آپ کی معروف تصنیف ہے۔ آپ ۳۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۷۱ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔ محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد تھے۔ محدثین نے تصریح کی ہے کہ آپ شافعی تھے۔ چنانچہ امام ذہبی شافعی تذکرہ الحفاظ میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

ابن عساکر الامام الحافظ الكبير محدث شام فخر الائمة ثقة الدين ابو القاسم علي بن حسين بن هبة الله بن عبد الله بن الحسين الدمشقي الشافعي. (تذکرہ الحفاظ ص ۱۱۸ ج ۴)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کس صراحت کے ساتھ حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی لکھا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین میں سے نواب صدیقی حسن بھوپالی نے التاج المکمل میں بھی آپ کو شافعی ائمہ ہب لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

كان محدث الشام في وقته، ومن اعيان الفقهاء الشافعية. آپ اپنے وقت کے محدث شام تھے اور بہت بڑے شافعی فقہاء میں آپ کا شمار تھا۔ (التاج المکمل ص ۷۵)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ محدث ذہبی علیہ الرحمۃ اور علامہ صدیقی حسن بھوپالی نے صراحت کے ساتھ محدث ابن عساکر کو شافعی لکھا ہے۔



امام ابن جوزی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمن بن ابی الحسن علی ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے تھے۔ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ محدث ابن رجب آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

الحافظ المفسر الفقيه الوعظ الاديب، شيخ وقته و امام عصره. بڑے بڑے محدثین آپ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں جن میں

امام موفق الدین، حافظ عبدالغنی، امام ابن القطیعی اور محدث ابن الخوارشامی ہیں۔

اتنا جلیل القدر محدث بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ بڑے ائمہ عظام نے آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ محدث ذہبی شافعی تذکرہ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ

الامام العلامة الحافظ عالم العراق و واعظ الاطواق عبد الرحمن بن ابي الحسن علي بن محمد بن علي..... البغدادي الحنبلي.

(تذکرہ الحفاظ ص ۱۳۱ ج ۴)

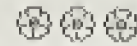
معروف غیر مقلد عالم علامہ عطا اللہ حنیف بھوجپانوی نے بھی تعلیقات الطرف علی اتحاف النبیہ میں بھی آپ کو حنبلی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

الحافظ جمال الدين ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن - مد المشهور بابن الجوزي الواعد البغدادي الحنبلي. (تعلیقات علی اتحاف ص ۴۱)

اسی طرح علامہ سید صدیقی حسن بھوپالی نے بھی التاج المکمل میں محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا وسیع تعارف لکھا ہے۔ آپ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

ابو الفرج عبد الرحمن بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن عبد اللہ من
نسی محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ القرشی التیمی البکری البغدادی،
الفقیہ الحنبلی الواعظ الملقب بجمال الدین الحافظ۔ (الترجیم المکمل ص ۵۴)
معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ غیر مقلدین علماء نے بھی امام ابن جوزی رحمۃ اللہ
علیہ کو حنبلی لکھا ہے۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ۵۰۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ میں وفات ہوئی۔



امام ابن الصلاح شافعی رحمۃ اللہ علیہ

محدث ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ کا نام ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن ہے آپ ایک
عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ اصول حدیث میں آپ کی کتاب "علوم الحدیث" بہت مشہور
و معروف ہے۔ یہ عظیم محدث بھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ ائمہ عظام نے اپنی
کتاب میں محدث ابن الصلاح کے نام کے ساتھ شافعی ہونے کی بھی تصریح کی ہے۔ علم
الرجال کے ماہر علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو شافعی المذہب ہی لکھتے
ہیں۔ چنانچہ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ

الحافظ المصنفی شیخ الاسلام تقی الدین ابو عمرو عثمان الشہر
زوری الشافعی (صاحب کتاب علوم الحدیث) (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۱۴ ج ۳)
اسی طرح غیر مقلدین میں سے نو اب صدیق حسن بد پانی نے التراجیم المکمل میں
آپ کو شافعی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسیٰ بن ابی النصر
النصیری الکوردی الشہر زوری المعروف بابن الصلاح الشرحانی الملقب
تقی الدین الفقیہ الشافعی (الترجیم المکمل ص ۷۰)
امام الحدیثین حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ ۶۴۳ھ میں ہوئی۔



امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد ثین حافظ نوویؒ کا اسم گرامی محی الدین ابو ذر یامحیی بن شرف ہے۔ آپ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ بڑے بڑے اہل ائمہ محدثین سے علم حدیث حاصل کیا آپ کی کتب میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب الجامع الصحیح المسلم کی شرح بہت معروف ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی کتاب اللہ ذکار اور الریاض بھی معروف ہیں۔ محدث نووی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ ائمہ عقلم نے آپ کے شافعی ہونے کی کتب اسماء الرجال میں تصریح کی ہے۔ حافظ الحدیث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے شافعی ہونے کی تصریح یوں کرتے ہیں۔

الإمام الحافظ الأوخد القدوة شيخ الإسلام علم الأولياء محي الدين
ابو زكريا يحيى بن شرف بن مري الحزامي الحواري الشافعي.

(تذکرہ حفاظ مس ۲۵ ج ۳)

معزز قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ محدث ذہبیؒ نے کئی صراحت کے ساتھ امام نوویؒ کو شافعی لکھا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین میں سے علامہ نواب صدیق حسن بھوپالیؒ نے اچھے فی ذکر الصحاحؒ میں آپ کو شافعی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

الامام الحافظ ابي زكريا محيى الدين يحيى بن شرف الخراسانى

(PFD 25)

التعريض الشامل.

امام المحمد شين قاضي عياض مالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد شین قاضی عیاض کا نام نامی عیاض بن موکی ہے۔ آپ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے الشافعی جریف حقوق المصطفیٰ آپ کی معروف تصنیف ہے۔ آپ کی کنیت ابو الفضل ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن حیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض شخص
آپ کے اساتذہ میں ابن رشد، ابن عتاب، ابن حمد بن اور ابو علی صدیقی اور ابن
الحاج شامل ہیں۔ الشفاء کے علاوہ آپ کی چند ایک کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

ترتيب المدارك وتقريب المسالك لمعرفة اعلام اهل مذهب مالك

كتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام

كتاب الالمام في ضبط الرواية وتقييد السماع

کتاب القیید

جامع الناریع اور مسلم شریف کی شرح الاکمال وغیرہ

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ امام مالک کے مقلد تھے۔ مختلف ائمہ حدیث نے آپ کو بالکل لکھا ہے۔ چنانچہ حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ ص ۹۹ ج ۳ میں آپ کو بالکل لکھا ہے۔

سی طرح ثواب صدیق حسن بھوپالی نے اگلے ص ۲۳۶ ص ۲۵۱ میں آپ کو مانگی لکھا ہے۔

قاضی عیاض، اہل رحمۃ اللہ علیہ ۷۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۳۲ھ میں مراکش میں فوت ہوئے۔

امام طبرانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد ثین طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی سلیمان بن احمد ہے۔ آپ شام میں ۲۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ نے طلب حدیث کیلئے حرمین الشریفین، یمن، مصر، بغداد، کوفہ، بصرہ اور صفہان وغیرہ کا سفر کیا۔ ابو زرعہ دمشقی، علی بن عبد العزیز بخاری، بشر بن موہب، اور یس عطا اور ان کے ہم عصروں سے حدیث کی سماعت کی۔ آپ کی کتب میں زیادہ مشہور مندرجہ ذیل کتب ہیں۔

المعجم الصغير، المعجم الاوسط، المعجم الكبير، کتاب الدعاء، دلائل النبوة، کتاب المسالك، کتاب عشرة النساء وغیرہ

آپ کی کنیت ابو القاسم ہے اور نام سلیمان بن احمد بن ایوب ہے۔ آپ ۳۶۰ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ امام محمد ثین حافظ ابو نعیم اصحابی صاحب حلیۃ الاولیاء نے پڑھا۔ یہ جلیل القدر محدث امام شافعی کا مقلد تھا۔ محدثین نے آپ کے شافعی ہونے کی تصریح کی ہے۔

محدث محمد بن جعفر الکلتانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو الرسالۃ المستطرفة میں شافعی لکھا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ

ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطر اللخمي الشافعي (الطبرانی) منسوب الى طبرية الشام، مسند الدنيا، الحافظ المكثر (الرسالۃ المستطرفة ص ۳۲)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کہتے ہیں کہ امام طبرانی پر فرقہ اہل عینیین جو اہل سنت کے دشمن تھے۔ آپ پر حجر کر دیا۔ جس کی وجہ سے آپ کی بصارت جاتی رہی۔ کیونکہ امام طبرانی احادیث رسول سے ان کا رد کیا کرتے تھے۔

امام خطیب بغدادی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد ثین خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۳۹۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام و نسب احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی ہے۔ آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ آپ نے طلب حدیث کیلئے کوفہ، بصرہ، نیشاپور، صفہان، ری، قزو، بغداد اور حجاز کا سفر کیا، حافظ ابو نعیم اصحابی، ابو سعید مالکی، ابو الحسن بن بشران اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ کی کتب میں جامع الآداب الروای والسمیع، تاریخ بغداد، الکفاۃ فی آداب الروایہ، شرف اصحاب الحدیث، السابق الملاح، المستوفی والمقتصر، تلخیص المشابہ، ردیۃ الایماء عن الابیاء وغیرہ شامل ہیں۔ امام ابن ماکول اور زعفرانی آپ ہی کے شاگرد ہیں امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام شافعی کے مقلد تھے۔ محدثین نے آپ کے نام کے ساتھ شافعی ہونے کی صراحت کی ہے۔ چنانچہ علامہ محدث محمد بن جعفر الکلتانی رحمۃ اللہ علیہ الرسالۃ المستطرفة میں لکھتے ہیں کہ

ابی بکر احمد بن علی بن ثابت (الخطیب البغدادي) الشافعي، الحافظ الشهير، صاحب التصانيف المنسوبة. (الرسالۃ المستطرفة ص ۳۵)

آپ جب حج کرنے گئے تو آپ زم زم پیتے ہوئے آپ نے تین دعائیں مانگیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جب میرا انتقال ہو تو مجھے سیدنا بشر حافی کی قبر کے پاس دفن کیا جائے۔ چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی۔

امام محمد ثین ابو بکر خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۳ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔ اور آپ کو سیدنا عرفین حضرت بشر حافی کے مزار کے پاس دفن کیا گیا۔

امام ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن احمد ہے اور ابن رشد کے نام سے معروف ہیں۔ آپ نے اپنے وقت کے جید علماء سے حدیث کی سماعت کی۔ علم حدیث کے علاوہ فلسفہ اور طب پڑھی آپ دقیق نظر رکھتے تھے۔ علم فلسفہ پڑھی آپ نے کتب تحریر کیں۔

آپ ۵۱۲ھ میں پیدا ہوئے آپ امام مالک کے مقلد تھے۔ علامہ سید صدیقی حسن بھوپالی نے التاج المکمل میں آپ کے مالکی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ آپ تخریج کرتے ہیں کہ

ابن رشد هو القاضي ابو الوليد محمد بن احمد بن رشد المالكي الاندلسي القرطبي، العالم الفيلسوف الطبيب المشهور، واحد احاد عصره ذكاء وعلماء واجتهادا (التاج المکمل ص ۳۰۳)

ترجمہ: ابن رشد جو کہ قاضی ابو الولید محمد بن احمد بن رشد مالکی اندلسی اور قرطبی ہیں۔ بڑے عالم فلسفی مشہور طبیب، اپنے زمانے میں زبان علم اور اجتہاد میں یکتا تھے۔

ابھی ہم نے دیکھا کہ نواب قدیق حسن بھوپالی نے محدث ابن رشد کو مالکی ہی لکھا ہے۔

امام ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سے سب سے مشہور کتاب ہدایہ الجہند و نہایہ المقصد ہے۔



امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام الحدیث ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم حافظ الحدیث تھے آپ ۲۳ شعبان ۷۷۳ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کیلئے اسکندریہ، شام، حجاز، یمن اور حلب میں سیاحت کی آپ کی کنیت ابو الفضل ہے۔ آپ ۶۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ میں قاہرہ میں فوت ہوئے۔ ہزاروں لوگ آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے اور بارشادہ وقت نے بھی آپ کے جنازہ کو کندہ دیا تاکہ برکت حاصل کرے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور بخاری شریف کی شرح فتح الباری ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی ایک شرح ہدی الساری بھی ہے۔ آپ کی اور بھی کثیر تصانیف ہیں جن میں بلوغ المرام، الدرر الکامنه، المصاب فی شرح قول الترمذی فی الباب، الدرر فی منتخب تخریج احادیث الحدیث یہ زیادہ مشہور ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی امام شافعی کے مقلد تھے۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بتان محدثین ص ۳۰۲ میں آپ کو شافعی لکھتے ہیں، اسی طرح علامہ محمد بن جعفر الکاتانی نے الرسالة المستطرفة میں بھی آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ (الرسالة المستطرفة ص ۱۳۳) غیر مقلدین میں سے علامہ سید صدیقی حسن بھوپالی نے حافظ ابن حجر کو شافعی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

الحافظ ابن حجر العسقلانی هو احمد بن علي بن محمد شهاب الدين المصري الشافعي (التاج المکمل ص ۳۶۸)



امام ابو بکر الخلال حبلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام نامی ابو بکر احمد بن محمد ہے۔ آپ اعداد کے رہنے والے تھے۔ امام
المحدثین امام احمد بن حنبل کے علوم کو آپ ہی نے مدون کیا تھا۔ آپ اپنے وقت کے جدید
محدث اور فقیہ تھے۔ بڑے بڑے محدثین آپ سے روایت کرتے ہیں۔ علم حدیث میں
آپ کی کتب بھی ملتی ہیں جن میں سے کتاب السنۃ اور کتاب العمل زیادہ مشہور ہیں۔

یہ جلیل القدر محدث بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد تھا۔ انہیہ نظام نے آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ علامہ محدث محمد بن جعفر اکثاف رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الرسائل المستطرفة میں آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

ابھی بسکھر احمد بن محمد بن ہارون البغدادی الحنبلی المعروف بالخلال مؤلف علم احمد بن حنبل و جامعہ و موتہ (الرسالۃ المثل فی ص ۳۳) ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون البغدادی حنبلی میں اور الخلال بھی مشہور ہیں آپ نے سبکی امام احمد بن حنبل کے علم کو جمع اور عدول کیا۔

امام ابو بکر الصديق رحمة الله عليه ۳۱ھ میں فوت ہوئے۔



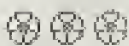
امام ابن نقطۃ حبیبی رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد شین بن نقطہ کا نام ابو محمد بن عبد الغنی ہے۔ آپ کا لقب معین الدین ہے۔ آپ کا لقب معین الدین ہے۔ اور ابن نقطہ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی کتب میں التبیان لمعرفۃ الرواة والسنن المسانید بہت مشہور ہے۔ اس کے علاوہ حافظ محمد بن طاهر المقدسی کی ایک کتاب پر ذیل بھی آپ کا موجود ہے۔ امام ابن نقطہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۶۴۹ھ میں ہوا۔ محدث ابن نقطہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ محدث محمد بن جعفر الکنتانی الرمالی المستطرف نے میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں لکھے ہیں۔

معین الدین ابوبکر محمد بن عبد الغنی بن ابی بکر بن شجاع
البغدادی الحنبلی الحافظ المعروف بابن نقطة. (المرآة المستظرة ص ۷۷)
اسی طرح غیر مقلدین میں سے اب صدیق حسن محمود پاٹ نے بھی امام ابن نقطۃ
کی ضلعی ہی نگاہ ہے۔ چنانچہ آپ التاج المکمل میں لکھتے ہیں۔

ابوبکر محمد بن عبدالغنی بن ابی یکر بن شجاع الحنبلی المعروف بابن نقطة الملقب بمعین الدین البغدادی المحدث۔ (التاج المکمل ص ۱۴۳)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ نواب صدیق حسن صاحب نے کتنی صراحت کے ساتھ محدث ابن نقطۃ کو ضعیفی لکھا ہے۔



امام بغوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام محی الدین بغویؒ کا نام حسین بن مسعود ہے۔ آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپؒ نے فقہ قاضی حسین بن محمد سے پڑھی۔ آپؒ معروف کتب کے مصنف تھے۔ آپؒ کی جو کتب مشہور ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شرح السنۃ حدیث کی کتاب ہے

(۲) التہذیب فقہ کی کتاب

(۳) الجمع بین الصحیحین تفسیر القرآن الکریم وغیرہ

علماء اور محدثین نے آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ علامہ محمد بن جعفر الکنتانی نے الرسالة المستطرفة میں آپ کو شافعی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

الفقیہ الشافعی، المحدث المفسر، صاحب المصنفات

المبارک له فیہا لقصدہ الصالح، المتعبد الشاک الربانی

امام بغوی عظیم فقیہ اور شافعی ہیں۔ مفسر، محدث اور بہت سی بابرکت کتابوں کے مصنف ہیں اور یہ آپ کی پاکیزہ نیت کی کا نتیجہ ہے۔ بڑے عبادت گزار شریعت کی پیروی کرنے والے عالم ربانی تھے۔ (الرسالۃ المستطرفة ص ۳۷)

اسی طرح نواب سید صدیق حسن بھوپاتی نے بھی التاج المکمل میں آپ کو شافعی

لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

ابو محمد، حسین بن مسعود بن محمد المعروف بالغری البغوی

الفقیہ الشافعی المحدث المفسر، کان بحرأ فی العلوم (التاج المکمل ص ۳۰)

اسی طرح محدث ہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی آپ کو شافعی المذہب

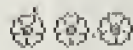
ہی لکھا ہے۔

دعے جامع ست درسد فن و ہریک راہ کمال رسانیدہ محدث

بے نظیر و مفسر بے عدیل ست و فقیہ شافعی

آپ کو تین فنون میں مہارت تھی اور ہر فن کو معراج کمال پر پہنچایا۔ بے نظر محدث اور بے عدیل فقیہ تھے۔ آپ کا مذہب شافعی تھا آپ ۵۱۶ھ میں فوت ہوئے۔

(ہستان المحدثین ص ۱۳۷)



امام سمعانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

تاج الاسلام امام احمد شہن عبدالکریم سمعانی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم الشان محدث اور فقیہ تھے۔ آپ کا نام ابو سعید عبدالکریم بن ابی بکر محمد بن ابی المظفر منصور اسمعانی ہے۔ آپ ۵۰۶ھ میں پیدا ہوئے علم حدیث کی طلب میں دور دراز علاقوں کا سفر کیا۔ آپ کی شیوخ اور اساتذہ کی تعداد چار ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے بہت سی یادگار تصانیف چھوڑی ہیں۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

الانساب۔ الذیل، تاریخ المروء، الامانی وغیرہ محدث سمعانی ۵۶۲ھ میں مرو میں فوت ہوئے۔

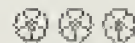
طیل القدر محدث بھی امام شافعی کا مقلد تھا۔ علامہ محمد بن جعفر الکتانی نے الرسائل المستطرفة ص ۱۰۳ میں آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے اس طرح غیر مقلدین سے نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے بھی التاج المکمل میں آپ کو شافعی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

تاج الاسلام، ابو سعد ویقال ابو سعید عبدالکریم بن ابی بکر محمد بن ابی المظفر منصور بن محمد التمیمی السمعانی المروزی الفقیہ الشافعی الحافظ۔ (التاج المکمل ص ۶۶)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی اور نواب سید صدیق حسن بھوپالی امام سمعانی کو شافعی ہی لکھا ہے۔

محدث سمعانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بھی عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ بھی امام شافعی کے مقلد تھے۔ نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ

وکان ابوہ اماماً فاضلاً محدثاً حافظاً فقیہاً شافعیاً (التاج المکمل ص ۶۶)



امام شرف الدین دمیاطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

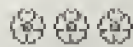
امام احمد شہن دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ ۶۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۷۰۵ھ میں وفات پائی۔ بڑے بڑے محدثین آپ سے روایت لیتے ہیں۔ جن میں امام ابن سید الناس، ہری، اور تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ اجمعین شامل ہیں۔

محدث دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔

امام احمد شہن حافظ ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو مسلک شافعی ہی لکھا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۵۸ ج ۳)

اسی طرح علامہ محمد بن جعفر الکتانی نے بھی آپ کو شافعی المذہب ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

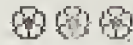
شرف الدین ابی محمد عبدالدؤمن بن خلف الشافعی الدمیاطی الامام العلامة الفقیہ النسابة الحافظ الحجۃ، شیخ المحدثین (الرسالة المستطرفة ص ۱۱۳)



امام ابو الفضل المقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام الحدیث ابو الفضل المقدسی کا نام سلیمان بن حمزہ تھا۔ آپ ۶۲۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔ آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ قاضی بھی تھے۔ آپ مسلک حنبلی تھے۔ نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے التاج المکمل میں آپ کو حنبلی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

سليمان بن حمزة الامام المقتضى مسند الشام ، نفى الدين
ابو الفضل المقدسى الجماعى النعماني الحنبلى . (التاج المکمل ص ۱۵۵)



امام ابن العربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام الحدیث ابن العربی کا نام ونسب یہ ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن احمد معروف بہ ابن العربی الاشعری۔ آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ اندلس کے عظیم فقیہ اور حافظ الحدیث تھے۔ آپ کے اساتذہ میں ابن الغرات، طراد بن محمد الذہبی، قاضی ابو الحسن خلفی، ابن مشرف، حافظ ابو القاسم بن عبد السلام الریسی، امام طبری اور امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں سے امام الحدیث ابن سبک، محمد بن یوسف بن سعاده اور شمس بن یحییٰ الزیادہ شہور ہیں۔ آپ کی کتب کی فہرست طویل ہے۔ سب سے زیادہ مشہور کتاب عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذی ہے آپ امام مالک کے مقلد تھے۔ ائمہ محدثین نے اپنی کتب میں آپ کے مائل ہونے کی تصریح کیا ہے۔ امام سخاوی شافعی التونی ۹۰۲ھ القول البدیع میں آپ کو مالکی لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

قال ابن العربي من المالكية . (القول البدیع ص ۲۰ ص ۲۵۸)

اسی طرح امام جلال الدین سیوطی شافعی نے بھی آپ کو مالکی لکھا ہے۔

(الحاوی للفتاویٰ ج ۱ ص ۲۵۸)

اسی طرح غیر مقلدین میں سے نواب صدیق حسن بھوپالی نے الجملہ میں تحریر کیا ہے کہ

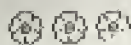
القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن العربی المالکی ال حافظ

(الجملہ فی ذکر الصحاح ج ۱ ص ۲۲۲)

اسی طرح معروف غیر مقلد عالم علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے بھی امام ابن

العربی کو مالکی ہی لکھا ہے۔ چنانچہ آپ اعلیٰ مفتی علی سنن الدارقطنی میں تحریر کرتے ہیں کہ

وقال ابن العربي من المالكية (العلیق مفتی علی سنن الدارقطنی ج ۳ ص ۲۲۸)



امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی احمد اور کنیت ابو البرکات، لقب بدر الدین اور خطاب مجدد الف ثانی ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبدالاحد تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اکتیس واسطوں سے پہنچتا ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے شیخ احمد بن شیخ عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالکئی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ رفیع الدین بن شیخ نصیر الدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین فرخ شاہ کابلی بن شیخ نور الدین بن شیخ نصیر الدین بن شیخ محمود بن شیخ سلیمان بن شیخ سعید بن شیخ عبداللہ الوہاب الاصغر بن شیخ عبداللہ الواعظ الاکبر بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بن شیخ ناصر بن شیخ عبداللہ بن شیخ عمر بن شیخ حفص بن شیخ عاصم بن حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت امام ربانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے امام ہیں آپ سرہند میں ۱۴ شوال ۹۷۱ھ حضرت امام ربانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے امام ہیں آپ سرہند میں ۱۴ شوال ۹۷۱ھ بمطابق پانچ جون ۱۵۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ مجدد وقت ہونے کے علاوہ ایک عظیم محدث اور فقیہ بھی تھے۔ آپ نے بہت تھوڑے عرصے میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ علوم متداولہ اپنے والد محترم علامہ عبدالاحد سے حاصل کیے۔ اس کے علاوہ تفصیل علوم حدیث کیلئے آپ نے بڑے بڑے فضلاء اور یگانہ روزگار محدثین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علم حدیث کی تفصیل حاصل کیا۔ سیالکوٹ میں محقق دوران اور عظیم محدث حضرت علامہ کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے علم معقولات حاصل کیا۔ علامہ کمال کشمیری علوم ظاہری اور باطنی میں اچھی مثال آپ تھے۔ آپ سیالکوٹ اور لاہور میں مسند علم و ارشاد

پر فائز رہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ علاوہ علامہ عبدالکیم سیالکوٹی جنہیں بحر العلوم بھی کہا جاتا ہے علامہ کمال کشمیری کے علاوہ میں سے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورہ حدیث امام الحدیث علامہ یعقوب کشمیری جو کہ حافظہ المحدث شیخ حسین خوارزمی کے شاگرد تھے سے کیا۔ علامہ یعقوب صرنی کشمیری التوتی ۱۰۰۳ھ بھی عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ نے شیخ الحدیث حافظ ابن حجر کی قدس سرہ سے حدیث کی سند لی تھی۔ امام الحدیث حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے امام ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے اس عظیم شاگرد سے حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی صحاح ستہ کے علاوہ مشکوٰۃ و شریف، مشکوٰۃ ترمذی اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع صغیر آپ نے علامہ یعقوب کشمیری ہی سے پڑھیں۔ اس کے علاوہ قصیدہ بردہ شریف کی اجازت بھی آپ ہی سے حاصل کی۔

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تصنیفات جو معروف ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ رسالہ محارف الدینیہ، مکاشفات علیہ، رسالہ روشیعیہ، رسالہ جہلیلیہ، رسالہ اثبات النبوة مبداء و معاد۔

اس کے علاوہ جو سب سے زیادہ شہرت یافتہ تحریر ہے وہ آپ کے مکتوبات ہیں جو دنیا بھر میں مشہور معروف ہیں۔ آپ کے یہ مکتوب تصوف، حدیث اور فقہ کا ایک عظیم ذخیرہ ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ بڑے بڑے محدثین نے آپ کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے بلکہ غیر مقلدین بھی آپ کو حنفی ہی سمجھتے ہیں ملاحظہ ہو غیر مقلدین کی معروف کتاب حلیۃ اور مرزائیت۔ اس میں مؤلف نے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حنفیوں کا مجدد ہی تحریر کیا ہے۔ میں نے کتاب حلیۃ اور مرزائیت سے جو غیر مقلدین نے اہل سنت حنفیہ کے خلاف لکھی ہے امام ربانی کے حنفی ہونے کا حوالہ اس لیے دیا ہے کہ غیر مقلدین بھی امام ربانی سے چڑتے ہیں کیونکہ حضرت مجدد حنفی تھے۔ اس سلسلے بھی چڑتے ہیں کیونکہ آپ نے

اہل تشیع کے رد میں کتب تحریر کیں جن میں آپ کی کتاب ردالرفضہ مشہور ہے۔

معزز قارئین برصغیر پاک و ہند کے غیر مقلدین کی اکثریت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو نظر احمسان سے دیکھتی تھی مگر آجکل کے غیر مقلدین صرف امام ربانی مجدد الف ثانی خفی قدس سرہ ہی کو نہیں بلکہ ائمہ حنفیہ کو اکثر اپنی کتابوں میں مجروح کرنے کے کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان ہی نفوس قدسیہ کی بدولت برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی عظمت کا دور دورہ ہوا اور لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لوگ مسلمان ہوئے۔ حضرت مجدد ہی وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے کفر شرک الحاد اور بدعت کے سیلاب کے آگے جسے نام نہاد حاکم وقت مغل شہنشاہ اکبر کی سرپرستی حاصل تھی بند باندھ دیا۔ وہی اکبر بادشاہ جو بعد تعظیمنے کروا تا تھا۔ جس کے دربار میں اسلام علیکم کی جگہ اللہ اکبر اور جو باجل جلالہ کہا جاتا، جس نے گائے کی قربانی پر پابندی لگائی جو خود ماتھے پر تلک سجا کر مندروں اور گرجوں میں جاتا۔ جس کے دربار میں اہل بیت اظہار کے نام پر صحابہ کرام کو سب و شتم کیا جاتا اور لوگوں کو گمراہ کیا جاتا اور شعائر اسلام کی بے حرمتی کی جاتی۔ اس عظیم فتنے کے دور میں برصغیر پاک و ہند میں ایک ہی واحد ہستی تھی جس نے اس بحر ظلمات کا مقابلہ جرات، مردانگی اور ہیبت سے کیا۔ اپنے علم عمل قول اور فعل سے دین اکبری کا خاتمہ کیا۔

تاریخ عالم میں فرعون کے بعد اگر کوئی حکمران ہے تو وہ اکبر بادشاہ تھا۔ جس نے اپنے آپ کو عبیدہ کر دیا۔ اور دین الہی کے نام سے بنادین رائج کیا۔ اسی لئے ہندو اور عیسائی موزہیں اکبر کو مغل اعظم اور اکبر اعظم ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں۔ اسی اکبر کے ہی دور میں ہندوؤں نے یہ جرات کی کہ مسلمانوں کی مساجد اور بزرگان دین کے مزارات کو گرا کر مندر بنوائے۔ یہی وجہ تھی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہندوؤں کے معاملہ میں نہایت ہی سختی فرماتے۔ انہیں خیالات کا اظہار معروف مؤرخ شیخ محمد اکرم نے اپنی کتاب ردو کوثر میں بھی کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

”ہندوؤں کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے بسا اوقات بڑی تلخی اور غیض و غضب کا اظہار کیا ہے۔ ہر کیف ان کا انداز فکر اور اسلوب اظہار ان صوفیہ سے بالکل مختلف ہے جنہیں ہندو احیائیت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ لیکن ہندو مسلم اختلافات کے متعلق تاریخ نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے نقطہ نظر کی تائید کی اور ہندو مسلم اتحاد کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔“ (ردو کوثر ص ۲۳۵)

شیخ محمد اکرم صاحب نے بالکل صحیح لکھا ہے کیونکہ روایتی صوفیہ سے ہٹ کر امام ربانی نے تجدید احیائے دین کی تحریک شروع کی۔ امام ربانی خود بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے۔ آپ کے لاکھوں تلامذہ بھی محدث اور فقیہ تھے۔ علم شریعت، قرآن و حدیث پر آپ کی نظر و تفتیش تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نے روایتی صوفیاء کے طریقہ سے ہٹ کر فرائض تجدید ادا فرمائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کے دور میں اکبری دین اور الحاد کے علاوہ ملحدین صوفیاء سے بھی واسطہ پڑا۔ یہ وہ لوگ تھے جو محدثین اور مشائخ کے اقوال کی غلط تشریحات اور گمراہ کن تلامذات کر کے عوام کو گمراہ کر رہے تھے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کا بھی خوب رد فرمایا۔ اور آپ اسی لیے اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

”تمام مشائخ کے اقوال و اعمال کو سردار دوجہاں علیہ السلام کے اقوال و اعمال پر جانچو“ (مکتوب نمبر ۲۷۲ دفتر اول)

مجدد الف ثانی

یوں تو بڑے بڑے علماء اور صالحا اور مشائخ عظام نے امام ربانی کی تشریف آوری اور پیدائش سے متعلق اپنے اپنے اقدار میں بظاہر تیں دیں۔ خصوصاً حضور سیدنا نوح الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا جہد مبارک حضرت مجدد کی خدمت میں پیش

کرنے کے لیے اپنے بیٹے سیدنا امام عبدالرزاق حبلی رحمۃ اللہ علیہ کو دیا۔ اس واقعہ کا ذکر صاحب روضۃ القیومیہ نے کیا۔ منقول ہے کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز جنگل میں مراقبہ میں تھے کہ یکایک آسمان سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم منور ہو گیا اور آپ کو القاء ہوا کہ یہ نور اس صاحب عزیز کا ہے جو تقریباً پانچ سو سال بعد ظاہر ہوگا جب تمام عالم میں شرک و بدعت بچھل جائے گی اور وہ دنیا سے شرک و لجاجد کو نابود کر دے گا۔ دین اسلام کی تجدید کر کے دین کو تازگی بخشے گا۔ اس کے فرزند بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔ اس واقعہ کے مشاہدہ کے بعد حضرت غوث الاعظم قدس سرہ نے اپنے خرقہ خاص کو اپنے نکالات سے ملو کر کے اپنے صاحبزادے تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہ کو تفویض کر کے ارشاد فرمایا:

”یہ خرقہ ہماری نسل سے سلسلہ بہ سلسلہ اس بزرگ کو پہنچانا۔“

چنانچہ آپ کی اولاد اطہار میں وہ خرقہ ایک کے بعد دوسرے کے سپردہ و تاراجی کہ ۱۰۱۳ھ میں حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ کی نسل میں سید شاہ سکندر قادریؒ نے حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے حکم کے مطابق وہ خرقہ حضرت مجددیؒ کی خدمت میں پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

اسی طرح برصغیر پاک و ہند کے علما میں سے سب سے پہلے امام المحمد شین فی البند علامہ عبدالکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد الف ثانی لکھا اور تجدید الف کے اثبات میں ایک رسالہ بھی تصنیف فرمایا جس کا نام دلائل التجدد تھا۔ علامہ عبدالکیم سیالکوٹی بڑے عظیم مجدد اور فقیہ تھے۔ اور امام اعظم بوخاریہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے آپ کو خصوصی محبت اور لگاؤ تھا۔ تذکرہ علمائے ہند اور حدائق حنفیہ میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ تقریباً ایک سال تک اکبر کے بیٹے جہانگیر نے گمراہ غلام اور دربار امراء کے بہکاوے میں آ کر آپ کو پابند سلاسل کیا (گو الیاء کے قلعہ میں)۔

حضرت مجددؒ نے نہایت ہی صبر و تحمل اور ہمت کے ساتھ ان سختیوں کا مقابلہ کیا بالآخر دہلی جہانگیر آپ کا معتقد ہو گیا۔

آپؒ نے جہانگیری اور اکبری دور کی بدعات کا قلع قمع فرمادیا بادشاہ کے دربار سے مجاہد بالکل قطعی طور پر ختم کرادیا۔

برصغیر میں جہاں جہاں مساجد شہید کی گئیں تھیں دوبارہ تعمیر کروائی گئی گائے کی قربانی شروع کروائی اور تمام ارکان سلطنت نے ایک ایک گائے دوبار عام کے دروازے پر اپنے ہاتھ سے ذبح کی دوبار عام کے قریب ایک مسجد بھی تعمیر کروائی تاکہ بادشاہ اور امرا سلطنت نماز باجماعت ادا فرمائیں۔ شہروں میں مفتی اور قاضی مقرر فرمائے۔ اور خلاف شریعت قوانین کا خاتمہ کر دیا۔ اور دینی تعلیم یعنی قرآن حدیث اور فقہ کو عام کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ساتھ صاحبزادگان تھے۔

خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید، خواجہ محمد معصوم

خواجہ محمد فرخ، خواجہ محمد عیسیٰ، خواجہ محمد اشرف

اور خواجہ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ اجمعین

آپؒ کے تمام صاحبزادگان بھی فاضل تھے۔

خواجہ محمد صادق حضرت محمد طاہر بندگی لاہوری اور علامہ محمد معصومؒ کے شاگرد تھے

خواجہ محمد سعیدؒ خواجہ محمد صادق اور شیخ محمد طاہر لاہوری کے شاگرد تھے۔ آپؒ نے مشکوٰۃ المصابیح پر حاشیہ بھی لکھا۔

خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ امام ربانی کے عظیم فرزند اور اصل خلفاء میں سے تھے۔
خواجہ خلیفہ محمد فرخ، خواجہ محمد عیسیٰ اور خواجہ محمد اشرف کا جلد ہی انتقال ہو گیا۔

خواجہ محمد یحییٰ اپنے بھائی خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم کے شاگرد تھے۔ اس کے علاوہ امام احمد شین محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے سند حدیث لی۔ حضرت مجدد الف ثانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ امام عظیم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت بڑے مداح تھے۔ آپ کے مکتوبات میں جابجا امام اعظم کا ذکر ملتا ہے۔

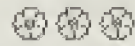
اسی طرح حضرت مجدد کے تمام خلفاء اور آپ کی اولاد اور آج تک ساری نسل حنفی المذہب ہے۔ اسی طرح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے علمائے کرام اور صلحائے عظمیٰ آج تک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی تبلیغ اور رد بدعات کرتے ہیں۔ اسی مجددی سلسلہ کی عظیم روحانی شخصیت خواجہ خواجگان سید نور محمد چورانی قدس سرہ المتوفی ۱۲۸۶ھ ہیں جن کے فیض سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان راہ ہدایت پر آئے۔ آپ نائب مجدد الف ثانی اور غوث وقت تھے۔ آپ کے والد گرامی سید فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ بھی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی پیشوا تھے۔ خواجہ نور محمد چورانی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی ساری کی ساری اولاد اہل پار پابند شریعت تھی۔ حنفی المذہب تھے۔ یعنی امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد تھے خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کی نسل پاک سے ہی ایک عظیم روحانی شخصیت میرے مرنے پر میرے شیخ قطب زمان حضرت خواجہ مختار الحسن شاہ چورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی تھے۔ جن کی ساری زندگی تبلیغ اور ترویج و اشاعت اسلام کیلئے وقف تھی۔ آپ شریعت کے اس قدر پابند تھے کہ اگر کوئی چھوٹی سی بات بھی شریعت مطہرہ کے خلاف دیکھتے تو فوراً اصلاح فرماتے۔ اسی عظیم روحانی شخصیت کے فرزند ارجمند، عالم باعمل، امام اہل سنت قاطع شرک و بدعت علامہ سید اسد اللہ شاہ غالب ہیں۔ یہ وہ عظیم ہستی ہے جس کے اپنے پرانے سب احترام کرتے ہیں حتیٰ کہ غیر مقلدین حضرات بھی آپ کے نہایت معتقد ہیں۔ آپ ایک خوش گفتار، لہذا اور

با کردار شخصیت کے مالک ہیں۔ شریعت مطہرہ کی سختی سے پابندی کرتے ہیں اپنی تقاریر میں اکثر غالی و بیروں اور بدعات کا رد فرماتے ہیں جب بھی بات کرتے ہیں تو قرآن و حدیث سے متعلق مآخذ سے حوالہ جات دیتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات کا جب بھی تذکرہ شروع ہوتا ہے آپ کی آنکھوں میں عشق مصطفیٰ کی بدولت آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ رد بدعات کے حوالے سے ایک بات یاد آئی کہ حال ہی میں چودہ شریف میں ۲۰۰۵ء کو عمر کے موقع پر آپ نے رد بدعات کے حوالہ سے نہایت ہی مدلل تقریر فرمائی۔ آپ بعد اپنے مریدین کے حضرت سید محمود الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مزار پر حاضری کے لیے اور فائجہ کے لیے گئے ہزاروں کا مجمع تھا۔ ایک شخص نے وہاں پر نفعت پڑھی۔ جس میں ایک شعر کچھ اس طرح بھی تھا کہ باج کر یا رکھنا لے تو اس بات پر میرے شیخ طریقت علامہ سید اسد اللہ شاہ غالب نے نہایت ہی مدلل اور پراثر تقریر کی اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا کہ نہ چنا کا نا ذحول ڈھکے ہماری مذہب میں ہرگز جائز نہیں ہیں۔ اگر یہ چیزیں جائز ہوتی تو آج مدینہ شریف کی گلیوں میں قرآن و سنت کی بجائے رقص و سرور کی آوازیں آرہی ہوتی۔ علامہ سید اسد اللہ شاہ صاحب کی اس پراثر اور مدلل تقریر سے حاضرین عیش و عشرت کر اٹھے اور آئندہ ایسی خرافات چڑھنے سے توبہ کی۔ راقم الحروف اس محفل میں موجود تھا۔

سادات عالیہ چودہ شریف تمام کے تمام عالم باعمل تابع سنت اور حنفی المذہب ہیں۔ معزز قارئین میں ذکر رہا تھا حضرت مجدد الف ثانی کا۔ یعنی آپ بھی امام اعظم کے مقلد تھے آخر میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کا شعر یاد آیا جو آپ نے حضرت مجدد کی بارگاہ میں حاضری کے وقت کہے جو آپ کے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سے عقیدت کے مظہر ہیں۔
حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لہ پر ۔۔۔ دو خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے ۔۔۔ اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب سرار

سردان دھجکی جس کی چھانگیر کے آگے جس کے ٹکس گرم سے ہے گری احرار
وہ بند میں سرمایہ ملت کا تھہپان اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار
امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ فروری ۱۰۳۲ھ میں
فوت ہوئے بمطابق ۱۰ اکتوبر ۱۶۲۳ء

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ
کان عالماً عادلاً عارفاً كاملاً
(ایچہ اعلوم ص ۶۹۸)



نواب صدیق حسن بھوپالی کی کتاب التاج المکمل اور المجلد

مقلدین ائمہ عظام اور محدثین کے متعلق مزید حوالے

معزز قارئین علامہ سید نواب صدیق حسن بھوپالی جو کہ غیر مقلدین کے امام ہیں
نے اپنی کتاب التاج المکمل میں جو اہر مآثر الطراز الاخر والا اول اور المجلد میں بہت سے
محدثین کو حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی لکھا ہے۔ اس کے علاوہ معروف، غیر مقلد عالم علامہ عطا
اللہ حنیف بھوجپانوی جو کہ شیخ الحدیث بھی ہیں اور ایک عظیم مصنف بھی ہیں نے بھی اپنی
کتاب میں محدثین کو اہل الرجال کی مختلف کتب کے حوالے سے حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی تحریر کیا
ہے۔ مزید محدثین کے فقہی مذاہب ان ہی دونوں علماء کی کتب سے تحریر کیئے جاتے ہیں۔

○ امام بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام الحدیث امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

محمود بن احمد بن موسیٰ الحنفی المعروف بالحنفی (التاج المکمل ص ۴۷۴)

○ امام عبدالعزیز الدار کی شافعی

امام عبدالعزیز دار کی شافعی مذہب ہیں۔ آپ کے متعلق نواب صاحب تحریر
کرتے ہیں کہ:

ابو القاسم، عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد الدار کئی الفقیہ

الشافعی (التاج المکمل ص ۴۷۷)

○ امام ابوالقاسم قشیری شافعی التوفی ۴۶۵ھ

نواب صاحب لکھتے ہیں کہ:

ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری الفقیہ الشافعی

○ امام ابن عبد الحكيم المتوفى ٢١٢ هـ المالكي

ابو محمد عبدالله بن عبد الحكيم بن اعين بن ليث بن رافع الفقيه
المالكي المصري (الترج المكلل ص ٢٤)

○ امام الباجي مالكي المتوفى ٢٤٢ هـ

ابو الوليد سليمان بن خلف بن سعد بن ايوب بن واث التميمي
المالكي الاندلسي الباجي (الترج المكلل ص ٢٥)

○ امام رلي شافعي المتوفى

الشيخ شهاب الدين احمد بن حسن الرملي المقدس الشافعي
(الطبعة ص ٢٥٢)

○ امام ابن ملقن شافعي المتوفى

الشيخ سراج الدين عمر بن علي بن الملقن الشافعي (الطبعة ص ٢٥٢)

○ امام قاسم بن قطلوبغا حنفي المتوفى

الشيخ زين الدين قاسم بن قطلوبغا الحنفي (الطبعة ص ٨٨)

○ امام زرقاني مالكي

عائمة المحدثين محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن
علوان الزرقاني المصري المالكي (الطبعة ص ١٩١)

○ امام بلقين شافعي

العلامة سراج الدين عمر بن رسلان البلقيني الشافعي (الطبعة ص ٢١٩)

○ امام تلمساني مالكي

العلامة ابي عبدالله محمد بن احمد بن مرزوق التلمساني
المالكي (الطبعة ص ٢٢٠)

○ امام رضي الدين صفاني حنفي

الامام رضي الدين حسن بن محمد الصفاني الحنفي صاحب
المشاقي (الطبعة ص ٢٢٢)

○ امام نسفي حنفي

الامام نجم الدين ابي حفص عمر بن محمد النسفي الحنفي (الطبعة ص ٢٢٢)

○ امام زرشي شافعي

الشيخ بدر الدين محمد ابن بهادر بن عبدالله الزرشي الشافعي
(الطبعة ص ٢١٤)

○ امام بزدوي حنفي

الامام فخر الاسلام علي بن محمد البزدوي الحنفي (الطبعة ص ٢٢٢)

○ امام حرملة الرميلى المصري الشافعي

ابو عبدالله حرملة بن يحيى بن عبدالله بن حرملة بن عمران التميمي
الرميلى المصري، صاحب الامام الشافعي (الترج المكلل ص ٢٨)

○ امام كليمي الشافعي

ابو عبدالله الحسين بن الحسين بن محمد بن حليم الفقيه
الشافعي المعروف بالحليمي الجرجاني ولد بجر جان سنة ٥٠٠ هـ

(الترج المكلل ص ١٠١)

○ امام ابو الفرج الحراني المتوفى ٥٩٦ هـ خبلي

ابو الفرج، عبد المنعم بن ابي الفتح الحنبلي المذهب (الترج المكمل ص ٢٩)

○ امام الكياهراسي شافعي المتوفى ٥٠٣ هـ

ابو الحسن علي بن محمد بن علي الطبري المعروف بالكياهراسي الفقيه الشافعي (الترج المكمل ص ٤٤)

○ امام الفضل النخعي المالكي

ابو الحسن علي بن الانجب ابي المكرم الفضل اللخمي المقدسي المالكي المذهب (الترج المكمل ص ٤٢)

○ امام خلعي شافعي المتوفى ٣٩٢ هـ

ابو الحسن علي بن حسن بن الحسين بن محمد القاضي المعروف بالخلعي الموصل الاصل المصري البدار الشافعي (الترج المكمل ص ٤٦)

○ امام محمد بن نصر الترمذي الشافعي المتوفى ٢٩٥ هـ

ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر الترمذي الفقيه الشافعي (الترج المكمل ص ١٠١)

○ امام تقال شافعي

ابو بكر محمد بن علي بن اسماعيل القفال الشافعي الفقيه الشافعي (الترج المكمل ص ١٠٢)

○ امام قضاة شافعي

ابو عبد الله محمد بن سلامة بن جعفر بن علي القضاة الشافعي (الترج المكمل ص ١٠٣)

○ امام ابن زكي الدين دمشقي شافعي المتوفى ٥٩٨ هـ

ابو المعالي محمد بن ابي الحسن علي بن محمد المعروف بابن زكي الدين الدمشقي الفقيه الشافعي (الترج المكمل ص ١٠٣)

○ امام سرخسي حنفي المتوفى ٣٣٨ هـ

الحنفي كان اداة علامة حجة (التعليقات الطراف ص ١٣٠)

○ امام مرعيني حنفي المتوفى ٥٩٣ هـ

من اجل فقهاء الحنفية (التعليقات الطراف ص ١٢٩)

○ امام غزالي شافعي المتوفى ٥٠٥ هـ

الفقيه الشافعي المتكلم الاشعري (التعليقات ص ١٣٢)

○ امام بيضاوي الشافعي المتوفى ٦٨٥ هـ

العلامة ناصر الدين ابو الخير عبد الله بن عمر البيضاوي الشافعي (التعليقات ص ١٣٢)

○ امام مازري مالكي المتوفى ٥٣٦ هـ

ابو عبد الله محمد بن علي بن عمر بن محمد التميمي المازري الفقيه المالكي المحدث (الترج المكمل ص ١٠٩)

○ الامام ابن الدبرتي شافعي المتوفى ٦٣٤ هـ

ابو عبد الله محمد بن ابي المعالي سعيد بن ابي طالب يحيى بن ابي الحسن المعروف بابن الدبرتي الفقيه الشافعي (الترج المكمل ص ١٢٣)

○ امام ابن حجر عسقلانی شافعی المتوفی ۸۵۲ھ

الحافظ ابن حجر العسقلانی هو احمد بن علی بن محمد شہاب

(الترجیم المکمل ص ۳۶۸)

الدین المصری الشافعی

○ امام محمد بن العلاء البخاری حنفی

محمد بن محمد العلاء البخاری العجمی الحنفی ولد سنة ۱۹۷ھ

(الترجیم المکمل ص ۳۶۸)

هو تلميذ الثقاتاني

○ امام زین الدین حنبلی

زين الدين محمد الانصاري الخوزجي الحنبلي (الترجیم المکمل ص ۳۹۴)



امام ابو حفص کبیر حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام اکبر ثین امام ابو حفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ کا نام احمد بن حفص اور کنیت ابو حفص ہے۔

علم فقہ وحدیث میں امامت کے مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ کے اساتذہ میں امام ابو یوسف حنفی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن الشیبانی حنفی (امام ابو حنیفہ کے شاگرد) شامل ہیں۔ آپ بخارا کے رہنے والے تھے۔ آپ کے عظیم محدث اور حنفی فقیہ تھے۔ محدثین نے آپ کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف اولیاء جال الحدیث میں فرماتے ہیں کہ

بخارا میں علمائے احناف کے امام ومقتدائی ہیں اور ان کے شاگردوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ کوئی انہیں شمار نہیں کر سکتا۔ (اولیاء جال الحدیث ص ۵۱)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری کے مقدمہ میں تحریر فرمایا کہ امام بخاری نے بھی ان کے سامنے زانوئے تلمذہ کیا ہے۔ چنانچہ ابو حفص کبیر اکثر امام بخاری کے بارے میں فرماتے تھے کہ

هذا يكون له صيت يعني اس شخص کا ہر طرف شہرہ ہوگا۔

(اولیاء جال الحدیث ص ۵۲)

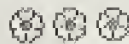
اسی طرح مولوی فقیر محمد چلمی نے بھی اپنی تالیف حدائق الحنفیہ میں آپ کو طبقات حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ (حدائق الحنفیہ ص ۱۶۹)

محدث ابو حفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۲۱۷ھ میں ہوئی۔

آپ کے بیٹے کا نام بھی ابو حفص ہے جو کہ ابو حفص صغیر کے نام سے مشہور ہیں۔

یہ بھی عظیم محدث اور فقیہ تھے اور حنفی المذہب تھے۔ مولوی فقیر محمد چلمی لکھتے ہیں "ادت تک طلب علم میں امام بخاری کے رفیق رہے یہاں تک کہ بخارا میں ریاست مذہب حنفیہ کی آپ پر مبنی ہوئی اور احمد یادوامصار نے آپ سے حلقہ کیا۔ (حدائق المذاہب ص ۱۸۲)

آپ کا نام ثانی محمد بن احمد بن حفص بن البرقان ہے اور ابو حفص صغیر کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کو شیخ حنفیہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ ۲۶۲ھ میں ماورمضان میں فوت ہوئے۔



امام ابو بکر جصاص حنفی رحمۃ اللہ علیہ

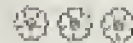
امام احمد ثین ابو بکر جصاص رازی رحمۃ اللہ علیہ ۳۵۵ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے آپ کا نام احمد بن علی بن حسین رازی المعروف جصاص ہے۔ آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ فن حدیث میں امام ابو الحسن کرشی، محدث ابو العباس احمد اور حافظ عبد الباقی قانع کے شاگرد تھے۔ آپ نے محدث ابی حاتم اور امام عثمان داری سے بھی سنا اور روایت کیا۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابو بکر محمد بن موسیٰ خوارزمی، امام نسفی، امام ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن مہدی جرجانی، محدث ابن السلسلہ یا ابن سلمہ اور امام ابو الحسن محمد بن احمد زعفرانی شامل ہیں۔ امام ابو بکر جصاص ایک عظیم محدث اور حنفی فقیہ تھے۔ حافظ خطیب بغدادی نے آپ کو علمائے حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی فرماتے ہیں کہ ”خطیب بغدادی نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ابو بکر جصاص علمائے حنفیہ کے امام تھے اور زہد و تقویٰ میں ان کی بزرگی تمام عالم اسلام میں مشہور تھی۔“ (اولیاء رجال الحدیث ص ۶۲)

اسی طرح مولوی فیروز محمد جمالی لکھتے ہیں کہ

”امام ابو حنفیہ کے مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی اور دور دور سے لوگ واسطے استفادہ کے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔“ (حدائق المحققین ص ۲۰۴)

یہ جلیل القدر محدث ۳۷۷ھ میں فوت ہوا۔

احکام القرآن امام جصاص کی معروف تصنیف ہے۔



امام حاکم شہید حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد ثین امام حاکم کا نام محمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن عبد المجید بن اسماعیل بن حاکم مروزی ہنکی ہے۔ آپ ایک بلند پایہ محدث اور فقیہ تھے۔ آپ نے طلب حدیث کیلئے دور دور تک سر کیا۔ مولوی فیروز محمد جمالی حدائق حنفیہ میں تحریر کرتے ہیں کہ

آپ نے حدیث کو مروی میں محمد بن حمد ویدہ شاگرد امام احمد بن حنبل اور محمد بن عصام اور رے میں ابو انجم بن یوسف اور بغداد میں یحییٰ بن خلف اور کوفہ میں ابی العباس بکلی اور کتب میں فضیل بن محمد اور مصری احمد بن سلیمان مصری اور بخارا میں محمد بن سعید نو حاکم ہاؤزی اور ان کے طبقہ سے سماعت کیا۔ (حدائق المحققین ص ۱۹۵)

علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی نے بھی آپ کو محدثین حنفیہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ

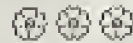
”یہ فقہ حنفی کے بہت بڑے عالم اور نہایت ہی بلند پایہ محدث تھے۔ ساتھ ہزار حدیثیں ان کو زبانی یاد تھیں۔“ (اولیاء رجال الحدیث ص ۹۵)

آپ ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”جس زمانے میں آپ بخارا کے قاضی ہوئی تو بادشاہ وقت امیر حمید کو بھی آپ فقہ حنفی کی تعلیم دیتے تھے۔“ (اولیاء رجال الحدیث ص ۹۵)

یہ جلیل القدر محدث ۳۴۳ھ میں نماز پڑھتے ہوئے بحالت جہدہ شہید ہوئے۔

امام احمد ثین امام حاکم صاحب مستدرک آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔



حافظ الحدیث امام ذہبی شافعی کی کتاب تذکرۃ الحفاظ سے مزید

○ محدثین کے مذاہب کا بیان

○ امام عبداللہ بن ابی راؤدہ ہستانی حنبلی

○ امام الحدیث امام ابو داؤد کے عظیم فرزند حافظ الحدیث امام عبداللہ بھی امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۲۸ ج ۲)

○ فقہ بصرہ احمد بن سلیمان زبیری شافعی

○ بصرہ کے عظیم فقہ اور محدث احمد بن سلیمان زبیری شافعی تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۲۸ ج ۲)

○ حافظ الحدیث ابوبکر ابن الحداد شافعی

○ ابوبکر ابن الحداد کثیر الحدیث محدث ہیں اور شافعی ہیں۔ امام نسائی سے حدیث بیان کرتے تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۲۸ ج ۲)

○ امام علی بن حسین بن جنید رازی المتوفی ۲۹۱ھ

○ حافظ الحدیث علی بن حسین رے کے عظیم محدث تھے۔ امام مالک کے مقلد تھے۔ آپ کی احادیث جمع کرتے تھے۔ اور مالکی کے لقب سے مشہور ہوئے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۲۹ ج ۲)

○ امام خللال بغدادی حنبلی المتوفی ۳۱۱ھ

○ حافظ الحدیث امام خللال بغدادی کا نام احمد بن محمد ہے اور ابوبکر کنیت ہے۔ آپ بغداد کے عظیم محدث اور فقہ تھے۔ آپ امام احمد بن حنبل کے علم کے مرتب کرنے والے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں کتاب العلل، کتاب الجامع اور

کتاب السنہ مشہور ہیں۔ امام خللال بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حنبلی تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۳۸ ج ۲)

○ امام ابن مرتب شافعی المتوفی ۳۰۶ھ

○ آپ کی کنیت ابوالعباس اور نام احمد بن عمر بن مرتب ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے ہیں اور شافعی مذہب کے بہت بڑے فقہ تھے۔ آپ کو قدوۃ الشافعیہ بھی کہتے تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۲۳ ج ۲)

○ امام ابن الجباب قرطبی مالکی المتوفی ۳۲۲ھ

○ قرطبہ کے عظیم محدث تھے۔ آپ کا نام احمد بن خالد ہے اور کنیت ابوعمر ہے۔ آپ امام مالک کے مقلد تھے۔ اور فقہ مالکی کے عظیم امام تھے۔
(تذکرۃ الحفاظ ص ۵۶۷ ج ۳)

○ امام ابن زیاد نیشاپوری المتوفی ۳۲۳ھ

○ آپ کی کنیت ابوبکر اور نام عبداللہ بن زیاد ہے، شافعی مسلک کے بہت بڑی فقہ اور عظیم محدث تھے۔ آپ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ امام حاکم آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے میں عراقی شافعیوں کے امام تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ مترجم ص ۵۶۹ ج ۳)

○ امام ابوالعرب مغربی مالکی المتوفی ۳۳۳ھ

○ آپ افریقہ کے رہنے والے حافظ الحدیث اور نامور مورخ بھی تھے۔ قاضی عیاض نے آپ کو مالکیوں میں شمار کیا ہے، یہ محدث امام مالک کے مذہب کے مفتی تھے طبقات اہل افریقہ، کتاب فضائل سنون اور کتاب تاریخ آپ کی تصانیف ہیں۔
(تذکرۃ الحفاظ مترجم ص ۶۱۱ ج ۳)

○ امام مجاہد حنبلی بغدادی المتوفی ۳۳۸ھ

آپ کا نام احمد بن سلیمان ہے اور کنیت ابو بکر ہے۔ بغداد کے عظیم محدث اور فقیہ ہیں، حسن بن مکرم، امام ابو داؤد سجستانی، محدث ابن ابی الدنیا، احمد بن محمد برقی، یحییٰ بن جعفر، ہلال بن علاء اور ان کے طبقہ سے سماع حدیث کیا۔ ابن شہین، دارقطنی، حاکم، ابن مندہ اور ابو بکر قسطلی اور دوسرے بہت سے محدثین نے آپ سے سماع حدیث کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ مترجم ص ۵۹۸ ج ۳)

○ امام وہب بن مسرہ مالکی المتوفی ۳۳۶ھ

مالکی مذہب کے عظیم فقیہ اور محدث تھے۔ آپ کی کنیت ابو الحرم ہے۔ آپ اندلس کے رہنے والے تھے۔ وادی حجارہ میں فتویٰ کا دار و مدار آپ پر تھا۔ آپ نے محمد بن وضار اور عبید اللہ بن یحییٰ سے سماع حدیث کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۱۲ ج ۳)

○ امام ابو النصر طوسی المتوفی ۳۳۳ھ

آپ کا نام محمد بن محمد بن یوسف ہے۔ عظیم محدث اور فقیہ ہیں، امام حاکم آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ امام زہد اور باکمال اویب تھے۔ اپنے وقت کے شیخ الشافعی تھے۔ امام دارمی اور محمد بن انصر مروزی اور دوسرے بڑے بڑے محدثین سے سماع حدیث کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۱۳ ج ۳)

○ امام ابو الولید قزوینی نیشاپوری المتوفی ۳۳۳ھ

آپ کا نام حسان بن محمد ہے۔ خاندان بخاریہ سے تعلق تھا۔ آپ ایک عظیم شافعی فقیہ اور حافظ الحدیث تھے۔ امام حاکم فرماتے تھے کہ آپ خراسان میں اہل حدیث کے امام تھے۔ آپ بہت عابد اور زاہد تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۱۴ ج ۳)

○ ابن الحداد کنانی مصری المتوفی ۳۴۳ھ

آپ کی کنیت ابو بکر، نام محمد بن احمد بن محمد بن جعفر ہے۔ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ آپ امام شافعی کے مسند کے پیروکار تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۱۷ ج ۳)

○ امام اسماعیلی جرجانی شافعی المتوفی ۳۷۱ھ

آپ کا نام گرامی ابو بکر احمد بن ابراہیم اور لقب اسماعیلی ہے۔ آپ جرجان کے رہنے والے تھے۔ آپ ایک ممتاز محدث اور فقیہ ہیں۔ اپنے علاقے میں شافعیوں کے بڑے فقیہ تھے۔ بڑے بڑے محدثین سے جیسے محمد بن حسن امام حسن بن علویہ، ابراہیم بن زہیر حلوانی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ اور ابن خزیمرہ سے سماع حدیث کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۲۵ ج ۳)

○ امام قاضی ابو زرعہ رازی شافعی المتوفی ۳۲۳ھ

آپ مشہور محدث ابن السنی کے نواسے ہیں۔ حافظ الحدیث ہیں۔ آپ کا نام نامی رواج بن محمد ہے۔ آپ مذہب شافعی تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۷۷ ج ۳)

○ امام ابن السقاء سفر اکنی شافعی المتوفی ۳۷۲ھ

آپ کی کنیت ابولعل اور اسم گرامی محمد بن علی بن حسین ہے۔ آپ اسفرائن کے رہنے والے بلند پایہ حافظ الحدیث تھے۔ آپ عظیم محدث حافظ ابو عوانہ کے شاگرد تھے۔ آپ امام شافعی کے مذہب کے پیروکار تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۷۸ ج ۳)

○ امام اصیلی اندلسی مالکی المتوفی ۳۹۲ھ

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام عبد اللہ بن ابراہیم ہے۔ امام قاضی عیاض نے آپ کو مالکیہ میں شمار کیا ہے آپ ایک عظیم حافظ الحدیث تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۶۹۱ ج ۳)

○ امام نقاش اصہبانی حنبلی المتوفی ۳۱۴ھ

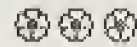
آپ کی کنیت ابو سعید اور نام محمد بن علی بن عمرو ہے۔ آپ کا لقب نقاش ہے۔ آپ اصہبان کے رہنے والے تھے۔ امام احمد بن حنبل کے مقلد یعنی حنبلی مذہب رکھتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۲ ج ۳)

○ امام برقانی شافعی المتوفی ۳۲۵ھ

آپ کا لقب شیخ بغداد کنیت ابو بکر اور نام احمد بن محمد بن احمد ہے۔ آپ خوارزم کے رہنے والے تھے۔ آپ بہت بڑے حافظ حدیث تھے امام ذہبی نے آپ کو شافعی لکھا ہے۔ آپ ابواسحاق شیرازی نے بھی آپ کا شمار طبقات الشافعیہ میں کیا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۹ ج ۳)

○ امام محمد بن ناصر حنبلی المتوفی ۵۵۰ھ

آپ کی کنیت ابو الفضل اور نام محمد بن ناصر ہے۔ عظیم حافظ حدیث تھے۔ پہلے آپ شافعی تھے۔ بعد میں امام احمد بن حنبل کا مذہب اختیار کیا۔ اور ساری عمر حنبلی مذہب پر کار بند رہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۶ ج ۳)



غیر مقلدین کے امام نواب صدیق بھوپالی کی کتاب ابجد العلوم سے محدثین کا فقہی مذاہب کا بیان

○ امام بھصاص حنفی المتوفی ۳۷۰ھ

آپ کا نام احمد بن علی ابو بکر الرازی ہے اور بھصاص کے نام سے معروف ہیں آپ کے متعلق صدیق حسن بھوپالی فرماتے ہیں کہ والفتت الیہ ریاسة الحنفیة (ابجد العلوم ص ۶۳۳)

○ امام فخر الاسلام بزدوی المتوفی ۳۸۲ھ

آپ کا نام ابو الحسن علی بن محمد ہے۔ نواب صدیق حسن آپ کے متعلق لکھتے ہیں فقیہ ماوراء النہر علی مذہب ابی حنیفہ (ابجد العلوم ص ۶۳۳)

○ امام شاشی المتوفی ۳۳۶ھ

آپ کا نام ابو بکر محمد بن علی القفال بن اسماعیل الشاشی ہے۔ آپ کا شمار علمائے شافعیہ میں ہوتا ہے۔ (ابجد العلوم ص ۶۲۸)

○ امام سراج الدین ابوالسنائ المتوفی ۶۸۲ھ

آپ کا نام محمود بن ابی بکر بن احمد المارموسی ہے۔ آپ کے متعلق نواب صاحب تحریر کرتے ہیں کہ صاحب الکتاب مطالع الانوار و بیان الحق کان شافعیاً (ابجد العلوم ص ۶۲۷)

○ امام یافعی شافعی المتوفی ۷۷۷ھ

نواب صدیق حسن بھوپالی نے آپ کو شافعی شمار کیا ہے۔ (ابجد العلوم ص ۶۲۶)

- محدث عماد الدین الکاتب المتوفی ۵۹۷ھ
- آپ کا نام محمد بن صفی الدین اصفہانی ہے۔ نواب صاحب نے آپ کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ مکان فقہیہا شافعی المذہب۔ (ایجدالعلوم ص ۶۲۵)
- امام بدر الدین عینی حنفی المتوفی ۸۵۵ھ
- آپ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالی تحریر کرتے ہیں کہ وولسی قضا الحنفیۃ بالقاهرة وکان اماماً عالمیاً علامہ۔ (ایجدالعلوم ص ۶۲۵)
- امام سمعانی شافعی المتوفی ۵۶۲ھ
- امام تاج الاسلام ابو سعید السمرقانی عبد الکریم بن ابوبکر شافعی المذہب تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۶۲۲)
- امام سبط ابن الجوزی حنفی المتوفی ۶۵۳ھ
- شمس الدین ابوالمنظر یوسف بن تواد علی حنفی المذہب ہیں۔ (ایجدالعلوم ص ۶۱۹)
- ابوالفرج ابن الجوزی حنبلی المتوفی ۵۱۴ھ
- ابوالفرج عبدالرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بغدادی حنبلی تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۶۱۸)
- حافظ ابن کثیر شافعی المتوفی
- ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرطبی شافعی المذہب تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۶۱۷)
- امام دیمیری شافعی المتوفی ۸۰۸ھ
- امام کمال الدین محمد بن موسیٰ الدیمیری شافعی المذہب ہیں۔ (ایجدالعلوم ص ۶۰۵)
- امام ابن رجب حنبلی تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۴۳۸)
- امام سراج الدین بلقینی شافعی تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۴۶۴)

- محمد بن عبد اللہ بن مالک الطائفی الشافعی تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۵۸۲)
- عثمان بن عمر بن ابوبکر بن یونس مالکی تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۵۸۲)
- امام قطب الدین شیرازی شافعی تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۵۹۶)
- امام شریف جرجانی حنفی تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۵۹۷)
- امام قاضی عضد الدین الایبکی شافعی تھے۔ (ایجدالعلوم ص ۵۹۸)
- نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے ایجدالعلوم میں حنفی امر کا ذکر کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ
- فمن الحنفیہ
- الامام القاضی ابو یوسف، وکان من اهل الاجتهاد
- والامام محمد وقد بلغ رتبة الاجتهاد ايضاً
- وابن المبارك المحدث المروزی
- والامام داود بن نصير الطائفي الكوفي
- ووكيع بن الجراح
- ويحيى بن زكريا
- والحسن بن زياد الزلوي الكوفي
- وحمام بن ابي حنيفة الامام
- واسماعيل بن حماد المذکور
- ويوسف بن خالد صاحب ابي حنيفة

وعافيه بن يزيد الكوفي

وحبان ومندل ابنا علي الغزي

وعلي بن مهر الكوفي

والقاسم بن معن واسد بن عمرو

واحمد ابو حفص كبير

وخلف بن ايوب من اصحاب الامام احمد

وشداد بن حكيم

وموسى بن نصر الدين رازي

وموسى بن سليمان الجوزجاني

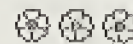
وهلال بن يحيى النصري

(ابجد العلوم ص ٦٣٨)

خاتمة الكتاب

والحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم



ماخذ كتب

قرآن مجيد

الحاوي للفتاوى..... امام جلال الدين سيوطي رحمه الله عليه

تذكرة الحفاظ..... امام ذهي رحمه الله عليه

البحر في خبر من غير..... امام ذهي رحمه الله عليه

الانساب..... امام سمعاني رحمه الله عليه

عمدة القاري شرح بخاري..... امام بدر الدين عيني رحمه الله عليه

اخبار ابني حنيفة واصحابه..... امام ابني عبد الله الصميري رحمه الله عليه

الخيرات الحسان..... امام ابن حجر عسقلاني رحمه الله عليه

مناقب ابني حنيفة..... امام ابن المنذر الزكري رحمه الله عليه

تهذيب التهذيب..... حافظ ابن حجر رحمه الله عليه

فتح المغيب..... امام سخاوي رحمه الله عليه

معجم المؤلفين..... شيخ عمر رضا كحالم

الرسالة المسطرة..... علامه محمد بن جعفر الكنتلي القاسمي رحمه الله عليه

طبقات الشافعية الكبرى..... امام تاج الدين عسقلاني رحمه الله عليه

طبقات الشافعية..... امام ابن قاضي شهاب رحمه الله عليه

حجة الله البالغة..... شاه ولي الله محدث دهلوي رحمه الله عليه

الانصاف في بيان سبب الاختلاف..... شاه ولي الله محدث دهلوي رحمه الله عليه

عقد الجريد..... شاه ولي الله محدث دهلوي رحمه الله عليه

اتحاف النقيب ما يحتاج اليه محدث والفقير..... شاه ولي الله محدث دهلوي رحمه الله عليه

بستان المحمد شین... شاه عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

قنادی عزیز می مترجم... شاه عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرۃ المحمد شین... علامہ غلام رسول سعیدی

المخطی فی ذکر الصحاح السنہ... نواب صدیق حسن بھوپالی

الناج السککل من جوابہ رمۃ الطراز الاخر والاول... نواب صدیق حسن بھوپالی

ابجد العلوم... نواب صدیق حسن بھوپالی

اعلام المتوہین... علامہ ابن تیمیہ

قنادی ابن تیمیہ... علامہ ابن تیمیہ

قنادی رضویہ... امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

امام بخاری شافعی... علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح... مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

رود کوثر... شیخ محمد اکرام

مکتوبات... امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

القول البدیع... امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

التعلیق المفنی علی سنن الدار قطنی... مولانا شمس الحسن عظیم آبادی

اشعۃ المنہات شرح مشکوٰۃ... شاه عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

زبدۃ الآثار... شاه عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اہل حدیث... ڈاکٹر محمد منیر زبیر سلفی

سیرت النعمان... علامہ شبلی نعمانی

مضاح المسعودۃ... علامہ مولیٰ طاش کبری زادہ رحمۃ اللہ علیہ

ظفر المصلین باحوال المصنفین... مولانا محمد حنیف گنگوہی

العرف الشذی علی جامع الترمذی... مولانا انوار شاہ کشمیری

فقد الحقیقہ... علامہ ابو یوسف محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الکلام المفید... مولانا محمد سرفراز خان مسعود

ہدیۃ الوارثین... علامہ اسماعیل پاشا بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

فیض الباری شرح بخاری... مولانا انوار شاہ کشمیری

الایض الجنی فی السانید الشیخ عبدالغنی... محدث محمد بن یحییٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

فتح الباری شرح بخاری... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد الساری شرح بخاری... امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

بشیر القاری شرح بخاری... علامہ سید غلام حبیلانی

اتحاف الثمنا... نواب صدیق حسن بھوپالی

الجامع الفرید...

الشہر ست... امام ابن الدیم رحمۃ اللہ علیہ

تحفۃ الاحوذی... مولانا عبد الرحمن مبارک پوری

تاریخ اختلاف... امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

جوامع السیرہ... علامہ ابن حزم

اجتماع الجیوش الاسلامیہ... علامہ ابن قیم

طبقات الفقہاء... امام ابی ہاشم شیری رحمۃ اللہ علیہ

العمراس... علامہ عبدالعزیز باری رحمۃ اللہ علیہ

الایض بمعرفۃ روائع الآثار... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

تجلیل المسند ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

نودی شرح مسلم امام نودی رحمۃ اللہ علیہ

تیسیر الباری شرح بخاری مولانا وحید الزمان

مسک ثانی شیخ عبدالرشید صدیقی

سفر نسائی مترجم ترجمہ وحید الزمان

جامع الحق مفتی احمد یار خان نعیمی

ہدایات شاہ ولی احمد محدث دہلوی

در مختار

حضور اکرم ﷺ ”دین ہمہ“ اوست ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے آپ کو دیکھا اور آپ ہی کو اپنایا۔ دین ان کے لیے ایک ذوق کی صورت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی شخصیت میں مجسم تھا۔ صحابہ کرامؓ کے بعد تدوین علوم کا زمانہ شروع ہوا۔ اور امت مسلمہ کے اجتماعی شعور نے اس سلسلہ میں تقسیم کار کی راہ اپنائی۔ صوفی، مفسر، محدث، فقیہ، متکلم اور نحوی مختلف نام سامنے آئے اور مختلف طبقات وجود میں آ گئے۔ ان میں ہر طبقہ میں کئی ایک داستان فکر کی نمود بھی ہوتی تھی۔ یہ سب کچھ زمانے کے تغیر و تبدل کا لازماً تھا اور ایسا ہی ہونا تھا یہی زندگی کی ضرورت تھی اور اسلام کے ایک ”زندہ دین“ ہونے کی دلیل بھی۔ یہ علامت اور حقیقت بھی تھی کہ اسلام ایک جانہ پیغام نہیں ہے بلکہ ایک متحرک دین ہے۔ اس تقسیم کار نے مسلم معاشرے میں بڑی آسانیاں پیدا کر دیں اور ہر طبقہ اپنے اپنے کام میں منہمک رہا۔ محدثین نے پوری دلچسپی اور عرق ریزی سے حدیث جمع کی اور فقہاء نے راتوں کو جاگ جاگ کر ان احادیث کی معنویت کو تلاش کیا اور زندگی کی ضروریات کا قانونی اور شرعی حل ان سے مستطیع کیا۔ آج کا الیہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں کو ہر کام میں کچھ بلکہ بہت کچھ الٹا ہی نظر آتا ہے۔ اور وہ جب تک ہر کام کو مشکوک ہے معنی بلکہ شرک اور بدعت ثابت نہ کر لیں امن چین بھیب نہیں ہوتا۔ جن اسالیب کار کو صدیوں کے ایک مسلسل عمل نے متعین کیا اور ان کی افادیت پر زمانوں کی گواہی نے صاد کیا۔ یہ احباب دنوں میں اسکو گرانا چاہتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ

ع ہستی بسا نا کھیل نہیں ہے ہستے ہستے ہستی ہے

جناب معظم رشید صاحب نے تحقیق کا ایک خوبصورت راستہ تلاش کیا ہے۔ اور اہل حدیث جو واقع میں اہل حدیث ہیں۔ ان کا طرز عمل اور فقہاء اور فقہ کے بارے میں ان کی آراء و افکار کو منضبط اور مربوط کیا ہے۔ یہ کتاب ہمیں ”اسلاف“ کے اصل ”سلفی مسلک“ کے بارے میں آگاہ کرتی ہے اور غور و فکر کے درجے کھولتی ہے۔ اللہ انہیں جزائے دارین سے نوازے۔

زاوہ نشین

محمد رضا الدین صدیقی